Vol I
No 22

Monday
30th March 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday 30*th March* 1953

THE HOUSE MET AT THREE OF THE CLOCK

[Mr Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker Let us take up questions Shri M Buchiah

Minor Irrigation Projects

*285 (87) *Shri M Buchiah* (Sirpur) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) The policy of the Government in relation to the Minor Irrigation Projects?

(*b*) Do the Government intend repairing all the breached tanks in the State?

مسٹر ا سال ورکس (سری مہدی نو رسنگ) (سے) گو نمنٹ کی لیسی
س کے سے ھی ع ھیں کو سالہ ھو کے حب تکمیل کو پہچانا ہے
ن سکیس کی تکمیل کے لیے ۸ لاکھ و ں ھوگا و ( ) کے
کا سالے کی نوعیت ہے ں کے سو و ما س کیس (Minor Projects)
یوں ہا کی مطلاح س سلہ م ماہر تک (Medium size Project) کہیے
ھیں مطلب نویوں س وت سہ ھیں م ہے برسکس ھیں جسمیں سا
مصوبہ س سال کی سا بکا سرطے کلس مہیا ہوں

(ی) سرکار ھے کس کے لیے طے یہ ملہ شکستہ تالاؤں کی مرمت کی سکی

سری م شیا و یے تالاب کیسے سال کے عرصہ میں تکمیل ھو جا سکیں ؟

سری مہدی نو رسنگ سا کہ س سہ ن ہے ہے سال کا ہے ج سالہ
منصوبہ کے حب و ھ تالاب مرمت سکے ھیں س سال ی ۲ ۳ ع س
(ی) تالاب ( ) لاکھ کے سو سے بنا کیے سکیں و آ ئندہ ی سال س
و ھرا یہ بد تالاب و کرو آٹھ لاکھ کے صرفہ سے تکمیل ہا سکے

سری مسری و ملو (سبھی) کیا ل مسٹر ہے ھیں کہ سحر م و کس
تعمیر کرنے کی جائے گر سکروڑ ھوں (Major dam works)

1

تالاب تعمیر کرنے میں اس سے گرو مور فوڈ کمپین (Grow More Food compaign)
میں کیا کامیابی ہوسکتی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ: کیا آنریبل ممبر کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی اس
وقت یہ ہے کہ جو اسکیمیں زیر تکمیل ہیں انہیں مکمل کردیا جائے کوئی نیا
اسکیم شروع نہیں کیا جارہا ہے ۔ آنریبل ممبر کا سوال اس وقت قابل غور ہوگا
جب کہ حکومت کے سامنے یہ سوال ہو کہ نئے اسکیمیں شروع کیے جائیں یا
چھوٹے تالابوں کو تعمیر کیا جائے ۔

شری جی ۔ سری رامولو: کیا آنریبل ممبر جانتے ہیں کہ ہر ضلع میں جیسے
سنکیں (Tanks) ہوئے ہیں ان میں سے بہ سال بعض کی رپیر (Repair)
ہوئے ہیں ۔

شری مہدی نواز جنگ: تالابوں کی درستی کی اسکیم شروع کردی گئی ہے جہاں
سروے (Survey) مکمل ہوچکا ہے مرمت کا کام شروع کروایا گیا ہے
اور جہاں جہاں سروے کا کام ختم ہوا ہے وہاں رقمی گنجائش کے لحاظ سے کام شروع
کروایا جائے گا ۔

شری ایم بچھیا: جن تالابوں کی درستی کے لیے روپیہ گذشتہ دو سال منظور
ہوچکے ہیں ان کا کام بھی شروع نہیں کیا گیا ہے کیا آنریبل ممبر کو اس کا علم ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ: ممکن ہے کہیں ایسا ہوا ہو ۔ سررشتہ کی کوشش تو
یہ ہے کہ جلد کام شروع کیا جائے ۔ ہوتا یہ ہے کہ سررشتے کے عملے کی کمی کی وجہ
سے دیر ہوتی ہے لیکن اب عملہ بڑھایا گیا ہے اس لیے دیر نہ ہوگی ۔

شری جی ۔ سری رامولو: کیا آنریبل ممبر بتلائے ہیں کہ اس کا وقت کتنا ہورہا ہے ؟ اس شروع ہونے تک کتنے تالاب مکمل ہوسکے ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ: اندازہ ہے کہ اس دو سال کے عرصہ میں ان سب تالابوں
کی مرمت کا کام مکمل ہوجائے گا ۔

Construction of Road

288 (313) *Shri Sriharı* (Kinwat) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the public of Adilabad represented to the Deputy Collector of Adilabad for the construction of a road between Mahar and Adilabad *via* Unakdeo?

(b) If so what steps have been taken thereon?

سری مہادی وار جنگ ی ڈاو ڈی کو کی طلاع ں ہے

سری مری ھری س رحو ست کی وصولی کے بعد کیا لا گ کمس کی کوئی کمی ہوں تھی ؟

سری مہادی وار جنگ میں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ اسی د و ست کے وصول ہونے کا علم ں ہے

Tungabhadra Dam

287 (358) *Shri L K Shroff* (Raichur) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether any reports rergarding the washing away of the face stones of certain sections and leakages in the Tungabhadra dam have been received by the Govern ment?

(*b*) If so whether the same has been enquired into and if so with what result?

شری مہادی وار جنگ ا ک سی اطلاع وصول ہوئی ہی کہ بند کے د پھر ی جگہ سے ھٹ گئے ھیں اس کے متعلق معمات کی گئی سون سب افسروں نے معاینہ کیا ذرمن کے عہدہ داروں نے بھی اسکو دیکھا اور معمولی بات معلوم ہوئی ھو ہ کی پانی کا جو نا اگیا تھا اسکی ھا ٹ (Height) ھی مکمل نہیں ہوئی تھی اگر یہ ا ہی وری ھا ٹ پر ہوجاتے اور پرو ٹکشن ورک (Protection work) بھی پورا ہوجاتے و ای سے رول (Roll) ہو جائے لگے گا جو پھرا بھی جگہ سے ھٹ گئے ہیں انہیں درست کرد ا جا رہا ہے یہ معاملہ کوئی قا ل تو س نہیں ہے

Shri L K Shroff Is there any truth in the widely cir culated rumour that the Asst Engineer in charge of the particular reservoir has given a report that it was due to some Engineering defect?

سری مہادی وار جنگ یہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ اسکو نظر انداز نہیں کرسکتے اس طرح کا نقصان کرنا گیا ہے میرے پاس اسسٹنٹ افسر کی رپورٹ وصول نہیں ہوئی البتہ ایک دوسری رپورٹ وصول ہوئی ہی وہ رپورٹ ایسی ہی کہ رپورٹ کرنے والے نے اوسکی ظاہری حالت دیکھ کر اور اپنے خیال میں اوس سے متاثر ہوکر رپورٹ کی ہی لیکن اس میں کوئی اہمیت نہیں ہی

شری سی ہیری راملو کیا تنگبھدرا کی ندی میں طغیانی آنے کی وجہ سے امپیرینگ کا سامان اور ویلیوایبل (Valuable) چیزیں اس میں بہہ گئیں ؟

سری مہدی نواز جنگ ۔ میں نہیں سمجھا ۔ ذکر کیوں ہے ہے کہ فرمائے

سری سی ۔ سری راملو ۔ سنگھید کی ندی میں جب طغیانی تی ہی ہے کیا انجینیرنگ کا بہت سا سامان بہہ گیا ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ یہ سوال کا اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے پھر اس سوال کا جواب پہلے دیا جاچکا ہے

Shri L K Shroff Is it a fact that Engineers from Madras side inspect the reservoir section of the Hyderabad side and Engineers from Hyderabad side inspect the Madras side?

سری مہدی نواز جنگ ۔ وہاں کا طریقہ کار یہ ہے کہ جائنٹ انسپکشن (Joint inspection) ہوتا ہے کیونکہ دونوں ہی کام کے ذمہ دار ہیں جامعہ گرسنہ مہینہ میں جائنٹ انسپکشن ہوچکا ہے

Shri L K Shroff What is the opinion expressed by the Madras Engineers with regard to these things?

سری مہدی نواز جنگ ۔ دونوں طرف ہی یہی حالت ہے ۔ ادھر جو حالت ہے وہی حالت اودھر بھی ہے ۔ ریت کے ٹیلے گونڈ اس طغیانی کی وجہ سے گردوں میں سے اور اوپر آگئے ۔ اس طرح کنہ کے پتھروں کو صدمہ پہنچا

All weather Roads

*288 (859) *Shri L K Shroff* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether the construction of all weather roads linking the three taluq headquarters of Kustagi Elburga and Koppal of Raichur district has been sanctioned?

(b) If so at what stage is the construction now?

سری مہدی نواز جنگ ۔ (کسٹگی) کپل اور ایلبرگہ میں آل ویدر روڈس ( ) موجود ہیں

Repairs to Tanks

*289 (891) *Shri Jai Ram Reddy* (Narsapur) Will the hon Minister for Public Works pleased to state

(a) Since how long the canal which passes through the villages of Marepalli and Anant Sagar supplies water to the tank in Malkapur taluq which is in breached condition?

(*b*) When will it be repaired?

(c) The estimated expenditure for its repairs?

(*d*) The extent of extra land that will be brought under cultivation after its repairs?

(*e*) Whether it is a fact that after the repairs of the above canal the Malkapur tank will get a maximum supply of water?

شری مہدی نواز جنگ:- کنال (Canal) سکستہ حالت میں ہیں ہے لیکن یہ ایک سو برس کا ڈنال ہے جب سے کہ تالاوں کی مرمت کا کام تکمیل کو پہنچ جائیگا تو اس کا بھی سروے (Survey) کیا جائیگا اس کی تکمیل کے لیے ( ) ہزار روپیہ درکار ہونگے اس کنال کی تکمیل کے بعد توقع کی جاسکتی ہے کہ (۲۰۰) ایکر اراضی زیر کاشت آسکے گی یہ بھی توقع ہے کہ مرمت نال کی تکمیل کے بعد ملکا پور تالاب میں پانی زیادہ آئیگا

شری جے رام ریڈی:- کیسے تالاب زیر تعمیر ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ:- میں آپ کا سوال نہیں سمجھا

شری جے رام ریڈی:- ان میں بارے میں اسپ ساگر اور ملکا پور کا ذکر کیا گیا تھا آپ نے کہا کہ تالابوں کی تعمیر مکمل ہو جانے کے بعد کام ہاتھ میں لیا جائیگا میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون سے تالاب زیر تعمیر ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ:- آپ کا سوال یہ تھا کہ جو کنال اسپ ساگر اور بارے پلی کے تالاوں کو پانی پہنچاتا ہے ملکا پور تعلقہ میں کیا شکستہ حالت میں ہے اس کا یہ جواب دیا گیا کہ شکستہ حالت میں نہیں کہ یہ تالاب ایک سو برس کا ہے اس کی مرمت کے لیے ( ) ہزار روپیہ درکار ہونگے اور (۲۰۰) ایکر اراضی زیر کاشت آسکیگی اس کام کو اوس وقت ہاتھ میں لیا جائیگا جب کہ دوسرے تالاوں کی مرمت کا کام تکمیل کو پہنچ جائے

شری جے رام ریڈی:- سال میں کتنے مہینے یہ نالا رواں رہتا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ:- اس کا مجھے علم نہیں

*290 (892) *Shri Jai Ram Reddy* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Kathwa from Kondapur tank in Sangareddy taluq which irrigates Turpole village is not in good condition?

(*b*) Whether it is true that large quantity of water is being wasted due to its present condition?

(c) When was it repaired last?

(d) Whether Government intend to repair it before the commencement of the Monsoon?

شری مہدی نواز جنگ (اے) کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے (بی) کا جواب
یہ ہے کہ اس کا کچھ تو سستری کا ہے اور کچھ بی کا ہے اس میں کہیں کہیں
سور ہو رہی ہے (سی) کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ اس کو مینٹین (Maintain)
نہیں کر رہی ہے لیکہ رہا جب کبھی ضرورت ہو اس کام کو انجام دیا کری ہے
(ڈی) کا جواب یہ ہے کہ اسی ری ہے اور ضروری صلاح و مرمت کی جائیگی
یہ کام اوس وقت ہاتھ میں لیا جائیگا جب رقم منظور ہو جائیگی

Construction of Anicut

291 (393) *Shri Jai Ram Reddy*: Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(a) Whether there is any proposal before the Government for the construction of anicut in the vicinity of Mominpet village in Vicarabad taluq of Medak district?

(b) Whether a plan has been prepared after necessary survey?

(c) The estimated expenditure of the construction?

(d) When will the construction work be started?

(e) Whether sufficient water will be stored in the nearby tanks under this anicut?

شری مہدی نواز جنگ (اے) سردست ابھی کوئی ہیڈ ورکس کے زیر
(بی) کا جواب ہے کہ ایسا ہوا ہے اس کی ہوئی ہی
اسی اوس وقت ہاتھ میں لی جائیگی جب کہ سکیمہ الاونس کی تکمیل ہو جائے
(سی) کا جواب یہ ہے کہ یہ اس وقت معلوم ہوگا جب اس تکمیل ہو جائے (ڈی) کا
جواب یہ ہے کہ ابھی اس کے بعد کسی کام کے شروع ہونے کے
امکانات پیدا ہونگے (ای) کا جواب یہ ہے کہ اس کا اندازہ اسکی تکمیل کے بعد کیا
جائیگا کہ کسقدر پانی جمع ہو سکے ہے اور کسقدر اراضی زیر کاشت آ سکی ہے

شری جے رام ریڈی یہ تالاب کسی عرصہ میں درست ہو جائیگا؟

شری مہدی نواز جنگ اس کا جواب میں نے پہلے سوال کے جواب میں عرض
کیا ہے اس سال تالاب بنانے کی تجویز ہے ان سالوں میں اس کی توجہ کی
جاسکی ہے کیا دو ہزار تالاب بنائے جا سکیں گے اس کے لیے دو کروڑ ۸ لاکھ روپیہ
خرچ ہوگا اس لیے یہ سمجھ جانا چاہیے کہ دس سال کے بعد ہم اس پر غور کرسکیں گے

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri J Anand Rao

†*(The member was not found in his seat)

Agreement with Khammam Municipality

=*298 (508) *Shri K Venkayya* (Madhira) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether there is an agreement between the Khammam Municipality and the Electricity Department of Hyderabad?

(*b*) If so the terms of the agreement?

شری مہدی نواز جنگ (الف) کا جواب یہ ہے کہ اگریمنٹ (Agreement)
ہوا ہے اوس کے اہم شرائط یہ ہیں کہ محکمہ برقی میونسپل بورڈ (Municipal Board)
کو تاریخ گرڈ سے پانچ سال تک برقی کی طاقت فراہم کریگا ضلع کا محکمہ
برقی میونسپالٹی کو راستے کی روشنی کے لیے ہر ۴ (۴) یونٹ کے ہر یونٹ
کے لیے دو روپے آٹھ آنے اور ( ) یونٹ کے ہر یونٹ کے لیے پانچ روپے چارج
(Charge) کریگا ۔ ابتدائی جاری ہونے والوں کی روشنی کی فٹنگس (Fittings)
وغیرہ کے بارے میں جو تکلیف ہونگے میونسپل بورڈ مہیا کریگا میونسپل بورڈ کی جانب
سے کم از کم دو سو لائٹس قائم کرنے کا انتظام کیا جائیگا پانچ سال کے بعد باہمی
رضامندی سے اس اگریمنٹ پر نظر ثانی ہوسکے گی

Shri K Venkayya Are the conditions of the agreement fulfilled properly?

شری مہدی نواز جنگ جہاں برقی سربراہی کا کام چھوٹے پیمانہ پر ہے
واقعہ یہ ہے کہ اسکیم ادھوری حالت میں ہے تجویز یہ ہے کہ چار سو کیلوواٹ
(Kilowatt) کی قوت بہم پہنچائی جائے سردست ( ) کیلوواٹ کی قوت
بہم پہنچائی جا رہی ہے (۴) لاکھ کی اسکیم منظور ہوئی ہے اوس میں سے دو لاکھ
صرف کیے گئے ہیں تجویز ہے کہ تھرمل اسٹیشن سے طاقت سربراہ کی جائے جب گرڈ اگر
مکمل ہو جائے تو یہ طاقت مل سکتی ہے ریوائزڈ اسٹیمیٹ (Revised estimate)
کے لحاظ سے چار لاکھ روپیہ منظور کرنے ہونگے یہ سب ہو تو اسکیم مکمل کو پہنچیگا
اور وہاں کی حالت اطمینان بخش ہوگی

---

†*292 (494) Answer under unstarred questions and answers

=*The questions which were ordinarily tabled by Shri B Krishnaiah were put by Shri K Venkayya under authorisation

Provision of Staff

294 (510) *Shri K Venkaiah* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

Whether and if so what action is being taken to provide staff for the office of the Electrical Engineer Khammam?

شری مہدی نواز جنگ ۔ صورت حال یہ ہے کہ وہاں جو اسٹاف کی ضرورت ہے
وہ موجود ہے ۔ سابقہ اضافہ کا سوال ہی نہیں ہوا

Suspension of Gang Workers

*295 (631) *Shri Bhujang Rao* (Jintur) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

Whether it is a fact that the gang workers on the road between the villages of Akoli and Nagpur Jintur taluq Parbhani district have been suspended for the last 4 or 5 months and that the charges against them have not yet been investigated?

شری مہدی نواز جنگ ۔ اسکے متعلق مواد طلب کیا گیا ہے جوں ہی وہ وصول
ہو جائے ہاؤز کے سامنے رکھدیا جائیگا

Embezzlement of Government Funds

*296 (854) *Shri L K Shroff* Will the hon Minister for Public Health and Medical be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Assistant Surgeon of Government Hospital Munirabad has embezzled Government funds?

(b) If so what action has been or is being contemplated to be taken against the Doctor?

شری مہدی نواز جنگ ۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ابھی کوئی اطلاع وصول
نہیں ہوئی

Shri L K Shroff Is it not a fact that the audit report has confirmed the allegations against the Doctor?

Shri Mehdi Nawaz Jung There is no report I shall make enquiries

Leprosy in State

*297 (489) *Shri Gopidi Ganga Reddy* (Nirmal General) Will the hon Minister for Public Health and Medical be pleased to state

The number of persons suffering from leprosy in the State with special reference to Nirmal taluq?

شری مہدی نواز جنگ ۔ حیدرآباد اسٹیٹ میں جذام کے مریضوں کی تعداد (۹۳) ہزار ہے اور نرمل میں (۲) ہے

شری مرزا شاہجہان بیگ (گی) ۔ حیدرآباد میں جذامی عام طور پر پھرتے ہیں اور سڑکوں وغیرہ کو بیمار کرتے ہیں اسکے متعلق گورنمنٹ کیا ایکشن لے رہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ جذام کی بیماری کو روکنے کے لیے جو کارروائی کی جا رہی ہے اس کا مفصل جواب کل دیا گیا ہے ۔ اضلاع میں کئی مقامات ہیں جہاں ایسے بیماروں کو رکھا جا سکتا ہے جہاں آباد بارانی سے قطعی ہی ایسے لوگوں کو رکھنے کا انتظام ہے ۔ عوام کو بھی ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہیے تاکہ ایسے بیماروں کو ان مقامات پر بھیجا جاسکے جہاں ان کے لیے انتظام کیا گیا ہے

شری ایم بچھا ۔ آبادی کا اتنا بڑا حصہ اس بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ کیا ہے ؟

Mr Speaker How can he answer that question? The question does not arise out of the reply

Shri K Ananth Reddy (Bhalkonda) I wish to ask an important supplementary question

Mr Speaker The supplementary question should arise out of the reply

شری ایس رنگا ریڈی ۔ بجٹ میں اینٹی لیپرسی (Anti leprosy) کے لیے جو رقم رکھی گئی ہے اسکا مقصد کیا ہے ؟

Mr Speaker How does that question arise?

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی ۔ نرمل کے لیے کیا انتظام کیا گیا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ ڈیپس (Dapps) یا ای انجکشن سربراہ کیے گئے ہیں

Monthly Receipts of Hospitals

*298 (515) *Shri Bhagwanrao* (Basmath General) Will the hon Minister for Public Works Medical and Public Health be pleased to state

(a) The monthly receipts from the in patient wards of Basmath and Purna Civil Hospitals during 1952?

(b) The total expenditure incurred on these hospitals during this period?

سری مہدی نواز جنگ : دریافت کیا گیا ہے کہ سیلو اور ورنا کے سول ہاسپٹل میں ان پیشنٹس (In patients) کی تعداد کیا ہے۔

Mr Speaker He wants the monthly receipts

Shri Mehdi Nawaz Jung There are no paying wards in the hospitals and therefore there can be no monthly receipts The treatment is free and gratis

جو صرفہ دواؤں پر عائد ہوتا ہے اوسکی مقدار سیلو کی حد تک (۸۲۹۲) روپیہ ہے اور ورنا کی حد تک (۸۶۱) روپیہ ہے

سری کاشی رام رنگی (للگنڈ عام) دواؤں کا خرچہ کیسا ہوتا ہے ؟

سری مہدی نواز جنگ : اس کا جواب میں نے پہلے دیا ہے کہ دواؤں کا خرچہ علاقہ سال کے اخراجات کے کم ہوا ہے

Medicine Chests

299 (680) *Shri Bhujanga Rao* Will the hon Minister for Public Health and Medical be pleased to state

(a) The number of medicine chests supplied to Jintur taluq Parbhani district with details as other names of villages, the persons to whom they have been handed over and the arrangements made for their distribution?

(b) Whether establishment of Ayurvedic dispensaries in the towns of Bari Koldi Charthana Bhugaon Vasa and Adagaon of Jintur taluq Parbhani district is under the consideration of the Government?

(c) Whether it is a fact that the construction of a building for the Government Hospital at Jintur is under consideration and if so when will it be completed

سری مہدی نواز جنگ : جنتور تعلقہ کے حسب ذیل اصحاب کو دواؤں کے صندوق دیے گئے ہیں اور جنکے حوالے کیے گئے ہیں انکی تفصیل یہ ہے

۱	چارٹھانہ	سری ہ شنکر راؤ مانو راو
۲	واسہ	سری یسونت راو سنا راو
۳	اڈگاؤں	سری رنگناتھ راؤ

٦	واسور	سری نامی رام
	نوری	سری بابو راؤ
	کوری	سری مدا سو راؤ
	ا گاؤں	سری رامسور
۸	انے گاؤں	سری سکر راؤ
۹	اسطے گاؤں	سری بابا راؤ هوسی

حزو (ی) کا حواب یہ ہے کہ بہیں یہ مسئلہ زیر عور بہیں ہے

حزو (سی) کا حواب یہ ہے کہ حسور میں دوا حانہ کی عمارت کی تعمیر زیر غور ہے لیکن رقم فراهم نہ ہونے کی وجہ سے کام معطل ہے حب مکمل جمع ہو حاسکے تب اس پر غور کیا حاےگا

شری بهیکهگ راؤ کب تک اسکی تکمیل ہوگی ؟

شری مہادی نوار ہنگ سردست میں کا امکان بہیں ہے

شری بهیکهگ راؤ کیا آپ اندر ملاسکیے ہیں ؟

شری مہادی نوار ہنگ آیندہ بجٹ میں اگر گنجایش نکلے تو اسکی کوشش کی جاسکی

شری بهیکهگ راؤ کیسے سپیون میں دوا بهیلائی کی جاتی ہے ؟

سری مہادی نوار ہنگ اس کا انحصار نو زاد نر موسمی حالات وعیرہ پر ہوتا ہے حب کبھی ادویات حتم ہو جاتی صدر دوا خانہ سے انکی تکمیل کردی جاتی ہے

شری بهیکهگ راؤ سال میں کتنی مرتبہ دوا میں سربراہ کی جاتی ہیں ؟

سری مہادی نوار ہنگ میں نے کہا ہے کہ حب کبھی ادویات ختم ہو جاتیں صدر دوا خانہ سے انکی سربراہی ہوتی ہے

شری رنگ راؤ دلشمکھ (کنگاکهیڑ) جن لوگوں کو میڈیکل حسٹ دیا جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے کہ وہ لوگ دواؤں کا استعمال بهی بہیں جانے کہ کونسی دوا کس مرض کے لیے استعمال ہونی چاہیے ؟

شری مہادی نوار ہنگ کوشش اس امر کی کی جاتی ہے کہ میڈیکل حسٹس (Medical chests) سمجهدار اور پڑهے لکهے لوگوں کے حوالہ کی جاتیں ملازمین تعمیرات کے سپروائیزرس (Supervisors) وغیرہ ایسے لوگوں کو یہ میڈیکل حسٹس دیے جاتے ہیں

سری کسب راؤ واگھمارے (نگلور عموط) کیا یہ صحیح ہے کہ سل بیماروں کو جو دوائیں دی جاتی ہیں وہ عام طور پر بیچ لیتے ہیں ؟

سری مہدی نواز جنگ یہ ضروری نہیں کہ سل بیماروں کے حوالہ کی جائیں تو وہ انہیں فروخت کریں یہ عام اخلاقی کمزوری ہے جو آہستہ آہستہ ختم ہوگی

سری پھنگ راؤ حسور حلقہ میں وز ونڈک دوا جات بانٹے کی نسبت جو پوچھا گیا ہے اسکی نسبت میں یہ دریافت کرنا ہے کہ ایورویدک دوا جاتوں کی نسبت حکومت کی کیا پالیسی ہے ؟

سری مہدی نواز جنگ گورنمنٹ کی پالیسی (Policy) یہ ہے کہ ایورویدک طریقہ علاج کو حتی الامکان پھیلایا جائے اسلیے کہ اس علاج میں جو دوائیں دی جاتی ہیں وہ دیگر علاجوں کے مقابلہ میں ارزاں ہوتی ہیں اور عام طور پر رعایا کو اس پر عقیدہ ہے اسلیے دیہاتی پاپولیشن (Population) میں ایورویدک طریقہ علاج کو عام کرنا یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے

سری آنامی راؤ گوائے (ہی) کیا آنریبل منسٹر واقف ہیں کہ جہاں چند مریض ان دواؤں سے اچھے ہوئے ہیں وہاں غلط علاج کی وجہ سے کچھ لوگ مرے بھی ہیں ؟

سری مہدی نواز جنگ جو دوائیں دی جاتی ہیں ان میں کوئی مہلک چیزیں تو نہیں ہیں یہ دوائیں معمولی امراض جیسے پیٹ کی خرابیاں اور دیگر معمولی موسمی بخار نزلہ زکام وغیرہ کے لیے ہیں اس سے لاکھوں لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان دواؤں کے استعمال سے کسی خطرناک صورت کے پیدا ہونے کا امکان نہیں ہے

سری سی ایچ وینکٹ راما راؤ (کریم نگر) کیا یہ صحیح ہے کہ ان دواؤں میں پلوڈرین کی گولیاں بھی رکھی جاتی ہیں ؟

سری مہدی نواز جنگ ہاں یہ ملیریا کے علاج کے لیے رکھی جاتی ہیں

سری سی ایچ وینکٹ راما راؤ کیا کرانک ملیریا میں پلوڈرین کا کھانا مہلک نہیں ہوسکتا ؟

سری مہدی نواز جنگ میں تو اس فن کا ماہر نہیں ہوں میں ڈاکٹر سے دریافت کرونگا

Accommodation of Students

*300 (112) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(a) The limit to the number of students to be accommodated in the School or College class rooms?

(b) Whether the limit is strictly observed?

मिनिस्टर फार अज्यूकेशन अंड रूरल रिकन्स्ट्रक्शन (श्री देवीसिंग अचव्हाण) —(अ) स्कूल और कॉलिज के हर जमात म जो लडके शरीक किय जाते ह अुनकी तादाद यह ह। स्कूल के अक क्लास म ४ मिटर साय स मिअरी के लिये १२ मिटर साय स प्रॅक्टिकल के लिय ४ बी असली मिअरी के लिय १२ बी असली प्रक्टिकल के लिय ४ अम् असली मिअरी के लिय १२ अम् असली प्रॅक्टीकल के लिय ६ मिटर आदूस के लिये २५ और मदी अ के लिय २५

(बी) यह हुदूद कायम किय गय ह लेकिन असे लडको की तादाद कमा या ज्यादा होती है अिसम भी कभी कमी या अिजाफा किया जाता ह।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव — हाय स्कूल्स के बारे म आपन नही बताया।

श्री देवीसिंग चव्हाण तमाम स्कूल्स के लिये ४ लडको की तादाद मुकरर की गयी ह।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव —अिससे ज्यादा हो जाय तो क्या किया जाता ह?

श्री देवीसिंग चव्हाण —लडके ज्यादा हो जाते ह तो आम तौर से अुनको भी शरीक कर लिया जाता ह।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव —वरगल म कओ स्कूलो म अ से अफ तक सेक्शस होन पर भी कओ लडको को शरीक करन की गुजायश नही रहती अिस लिय अितने लडको को वापिस जाना पडता ह क्या अिसके फिगर्स हुकूमत के पास हैं?

श्री देवीसिंग चव्हाण —खास किसी स्कूल के फिगर्स मेरे सामने नही ह लेकिन आम तौर पर यह हालत है।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव —वरगल म कओ लडको को स्कूलो म अॅड मिशन (Ad mission) नही मिलती अिसके क्या वजूहात ह?

श्री देवीसिंग चव्हाण —आम तौर पर तमाम लडको को शरीक किया जाता है। बहुत तादाद बढ जाने के बाद कुछ लडको को अिन्कार किया जा सकता है।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव —जिनको अिन्कार किया जाता है अुनका क्या हाल होगा?

श्री देवीसिंग चव्हाण —वे दूसरे स्कूलो में शरीक हो सकते हैं।

श्री रंगराव परसराम देशमुख —ऑनरेबल मिनिस्टर साहब ने बतलाया कि अक जमात म ४ लडके लिये जाते ह और अिससे ज्यादा आये तो भी लिय जाते ह। तो क्या अक क्लास म ७ ८ लडके हुए तो अेक टीचर अुनको पढा सकता है?

Mr Speaker He has already given the answer

Night Schools

801 (113) *Sh i Ch Venkatrama Rao* Will the hon Min ster for Education be pleased to state

The number of n ght schools for adults and students attending therein in the State?

श्री देवीसिंह च हाण १९५२ ५३ म न ऑट फार अड टस (N gl t Schools for Adults) ५ ह और जिनमे १ ८७६ लडके तालीम पाते ह

Application of Teachers

302 (114) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the applications of teachers ntending to appear for higher academic examina tion are not considered favourably?

(b) Whether it is also a fact that they have to give an undertaking that they would not claim a higher pay after they pass the examination?

(c) If so why?

श्री देवीसिंह चव्हाण —(अ) आम तौर पर उनके अप्लीकेशन्स अनफेवरेबल तौर (Un favorable) कन्सीडर (Cons der) नहीं किये जाते और इम्तिहान में शरीक हो न की आमतौर पर उनको इजाजत दी जाती ह।

(बी) हा

(सी) इम्तिहान पास होते ही हायर ग्रेड (Higher Grade) नही दी जाती लेकिन व्हेकन्सी (Vacancy) होने पर उनकी और दूसरे लोगों की सीनियारिटी (Senority) सनियारिटी का लिहाज रखते हुवे उन्हे हायर ग्रेड (Higher Grade) दी जाती ह

श्री सी वेंक्ट राम राव —क्या कोई रूल्स बनाये गये ह जिनके तहत ऐसी केसेस डिस्पोज होती ह ?

श्री देवीसिंह चव्हाण —रूल्स (Rules) बनाये गये हैं और उनकी कॉपी (Copy) असेम्बली के टेबल पर रखी गयी ह

श्री सी वेंक्ट राम राव —क्या यह सही है कि जिस डिपार्टमेंट के पास दरख्वास्ते पेश करने के बाद कई कई साल तक पता नहीं लगता कि वे इम्तिहान के लिये अपीयर (Appear) हो सकेंगे या नहीं

श्री देवीसिंग चव्हाण ऐसी बात नहीं है उनको पांच या छः महीने पहले से ही दरख्वास्त देनी पड़ती है ताकि डिपार्टमेंट इन्तजाम कर सके

श्रीमती संगम लक्ष्मी बाई (मुशीराबाद) यह परमिशन (Permission) परमनन्ट टीचर्स (Permanent teachers) को दी जाती है या टम्परेरी टीचर्स (Temporary teachers) को भी जाती है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण परमनन्ट टीचर्स (Permanent teachers) को ही इजाजत दी जाती है

Adult Education

303 (451) *Srimati S Laxmi Bai* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(*a*) The new methods Government intend to introduce for adult education in Cities and Districts of the State with special reference to labourers?

(*b*) The methods adopted by the adjacent States for solving the problem of adult education?

श्री देवीसिंग चव्हाण सिर्फ लिखना पढ़ना ही नहीं सिखाया जाता बल्कि सेहत किस तरह से अच्छी रखी जाय यह भी सिखाया जाता है किसी तरह से हाईजीन (Hygiene) और सिविक राईट्स (Civic rights) के बारे में भी शिक्षा दी जाती है कभी कभी फिल्म और दूसरे तरीकों से भी उनको तालीम दी जाती है

(बी) पड़ोसी राज्यों में किसी तरीके से तालीम दी जाती है

श्रीमती संगम लक्ष्मी बाई यह पढ़ाई रात में होती है या दिन में ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —कुछ स्थानों में रात में पढ़ाई होती है और कुछ में दिन को भी होती है लेकिन ज्यादा तालीम जो है वो रात में डिस्ट्रिक्ट्स में होती है ज्यादा रात के वक्त पढ़ाई दी जाती है

श्रीमती संगम लक्ष्मी बाई —पढ़ानेवाले टीचर्स ट्रेन्ड (Trained) होते हैं या मामूली टीचर्स ही पढ़ाते हैं ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —आम तौर पर जो शिक्षक स्कूलों को शिक्षा देते हैं उनको एक दो महीने ट्रेनिंग क्लासेस में ट्रेनिंग दी जाती है और बाद में उनको वहां मुकर्रर किया जाता है

श्रीमती संगम लक्ष्मी बाई अभी कितने एडल्ट्स (Adults) तालीम पा रहे हैं ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —अभी मेरे पास इसके आंकड़े नहीं हैं

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाओी —जो औरतें खासकर मिडिल क्लास (Middle Class) की जो सुबह या रात म काम म व्यस्त रहती ह लेकिन दोपहर म बेकार रहती ह अुनके लिए दोपहर म शिक्षा पान का क्या कोओी अिन्तजाम ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —जिस तरह से बेकार रहनवाले अडल्टस के लिए हुकूमत की तरफ से कोओी अिन्तजाम नही किया गया ह लेकिन न्यू कौन्सिल आफ सोशियल वर्क (New Council of Social Work) जैसे खानगी अिदारे यहां के काम करते हं अुनको हुकूमत की तरफ से ग्रांट (Grant) दी जाती ह। और तलंगाना या हुकूमत के डिपार्टमेंटस ह वहां सरकारी तौर पर हुकूमत की तरफ से तालीम दी जाती ह हालाकि हर अक अडल्ट (Adult) को तालीम देने का अिन्तजाम हुकूमत न नही किया ह।

श्री व्ही डी देशपांडे (शिप्पागुडा) क्या डोमस्टिक वर्क (Domestic Work) को आनरेबल मिनिस्टर बेकार समझते ह।

(Answer was not given)

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाओी — दूसरे आन्ध्र देश म गवनमट के अफसर घरो पर जाते ह और बहुनो को बुलाकर शिक्षा देते हैं। क्या अिस तरह का कोओी अिन्तजाम हुकूमत यहा कर रही ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —दूसरे स्टेटस म क्या हो रहा ह अिसका अिल्म हुकूमत को नही ह।

श्री गोपाळ शास्त्री देव (मुधोळ) गत साल म कितन अडल्टस को शिक्षा दी गओी ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —फिगस (Figures) मेरे पास नही ह। दूसरा सवाल पूछा जाय तो जवाब दे सकूगा।

श्री रंगराव परसराम देशमुख —अिसके कुछ मिडल स्कूल्स ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —अुसके भी फिगर्स मेरे पास नही ह। अिसके लिये नोटीस चाहिये

Spinning on Charka or Takli

*304 (452) *Shrimati S Laxmi Bai* Will the hon Minister for Education be pleased to state

Whether there is any proposal to introduce Spinning on Charka or Takli as a compulsory subject in Primary or Middle Schools to encourage handicrafts?

श्री देवीसिंग चव्हाण —प्रायमरी स्कूल्स के लिये हुकूमत न नया सिलेबस (Syllabus) बनाया है। अुसमें प्रोव्हीजन (Provision) किया गया ह कि स्पिनिंग (Spinning) सिखाया जाय। अिसके लिये करीकुलम (Curriculum) भी बनाया गया है लेकिन अुसको फौरन अमल में लाया जाये या नही अिसके बारे में हुकूमत गौर कर रही ह।

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाओी —क्या अिसके लिये टीचर को ट्रेनिंग दिया जा रहा है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — जिस के बारे में अभी कोई अकवाय नहीं किया है।

श्रीमती सगुणा देवी जी — क्या इस के लिये कोई शिकायत थी ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — जी नहीं सीध्यार ने जिस पर कोई शिकायत।

Number of Schools

305 (522) *Shri Bhagwan Rao*: Will the hon Minister for Education be pleased to state

(*a*) The number of Primary Middle and High Schools in Parbhani district?

(*b*) The percentage of students that passed from the Government High Schools of Parbhani district in 1952?

श्री देवीसिंग चव्हाण —(ओ) परभणी जिले में कुल हाय स्कूल्स चार हैं जिनमें अक विमन्स वाली है और अक लडकियों का है। मिडिल स्कूल्स १२ हैं जिनमें अक अेडेड मिडिल स्कूल (Aided Middle School) है प्रायमरी स्कूल्स (Primary School) लडकों के ४२१ है लडकियों के ५८ है शड्यूल्ड कास्ट (Scheduled Castes) के लिये अक और वालन्टरी अेडेड प्रायमरी स्कूल्स (Voluntary Aided Primary Schools) ५२ हैं जिस तरह से कुल ५३७ प्रायमरी स्कूल्स हैं।

(बी) १९५२ में १२९ लडके मेट्रिक परीक्षा में शरीक हुये और उनमें से ६३ कामयाब हुये यानी कामयाबी का ४८.८ परसेन्टेज (Percentage) है।

श्री रंगराव परशराम देशमुख — क्या यह सही है कि प्रायव्हेट स्कूल (Private School) के लडके गवर्नमेन्ट स्कूल के लडकों से ज्यादा परसेंटेज से कामयाब होते हैं ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —यह तो मुझे मालूम नहीं है। लेकिन आम तौर पर यह भी तजुरबा है कि वहां के गवर्नमेन्ट स्कूल के लडके अच्छी तरह से कामयाब होते हैं।

*306 (682) *Shri Bhujanga Rao*: Will the hon Minister for Education be pleased to state

(*a*) The number of Aided Primary Middle and High Schools in Jintur taluq Parbhani district?

(*b*) The reasons for not opening the Fifth Standard in the Girls School with Marathi medium in Jintur proper?

(*c*) Whether it is a fact that opening of a High School at Jintur was sanctioned last year but sufficient staff has not been provided so far?

(*d*) If so for what reasons?

8

श्री देवीसिंग बक्षुणा —जिन्तूर तालुके म मिडिल स्कूल १ ह और प्रायमरी स्कूल्स ४७ लडको के लिये और ७ लडकियो के लिय वालन्टरी अडड प्रो।यमरी स्कूल्स १ और शाडल्य कास्ट के लिए अक गवनमट स्कूल जिस प्रकार प्रायमरी स्कूल्स ह।

(बी) लडकियो के स्कूल म पाचवी जमात खोलन के बारे म दरख्वास्त वसूल हुवी ह लेकिन हुकूमत न जिस संबध म कुछ पाबंदी लगाअी ह कि वाहरियो की तरफ से कुछ कान्ट्रीब्यूशन (Contribution) वसूल होना चाहिये और जहा भी का ट्रीब्यूशन मिला वहा तरक्कीह दी जायगी जिन्तूर म जिस सबध म सेटिस्फक्टरी रिस्पास (Satisfactory response) नही मिला जिस लिये वहा पाचवी जामत नही खोली गयी।

(सी) और (डी) आअिंदा साल अक्सपान्शन (Expansion) के सिलसिलेमें मजु स्टाफ (Staff) मिल जायगा।

श्रीमती शाहजहा बेगम —लडको के स्कूल के लिय कान्ट्रीब्यूशन (Contribution) नही मागा जाता लेकिन लडकियो के स्कूल के लिये मागा जाता है यह क्या बात है?

श्री देवीसिंग चव्हाण – बिला लिहाज सेक्स (Sex) के हुकूमत लोगो दीगर अखराजातके लिय से कान्ट्रीब्यूशन (Contribution) चाहती ह।

श्री भुजगराव —जिन्तूर म लडकियो के लिय पाचवी जमात खोलन के मुतालिक जो दरख्वास्त दी गयी थी अुसके बारे म हुकूमत न कहा था कि दूसरे और मुकामात पर रकम दी गयी ह जिसलिय आपको रुपया अब नही दिया जा सकता। और जिस तरह से अुनकी दरख्वास्त पर गौर नही किया गया क्या यह सही ह।

श्री देवीसिंग चव्हाण —जहा तक हुकूमत को जिल्म ह वहाके लोगो न कान्ट्रीब्यूशन नही दिया जिसलिय पाचवी जमात खोली नही जा सकी। अगर वहा के लोग अब भी कॉन्ट्रीब्यूशन देन के लिय तयार ह तो जमात खोली जा सकती ह।

श्री रगराव परसराम देशमुख —जिन्तूर के हायर स्कूल के लिय स्टाफ मिला नही या जिन्स्पेक्टर आफ स्कूल्स न वहा भजा नही?

श्री देवीसिंग चव्हाण —जब तक किसी स्कूल म १ वी तक की जमातो क खि तब म नही होता तब तक पूरा नया स्टाफ नही भजा जाता जब कभी अक या दो क्लासेस खोल जा ते ह तो अक या दो टीचस भेज जाते ह।

श्री के अेल नरसिंहाराव (यल्लन्दू–जनरल) —क्या जहा पढा न भी मिल्स वहा ६ स्कूल्स म खोलन की हुकूमत की तजवीज मजिल्सी है?

श्री देवीसिंग चव्हाण —किसी जगह पर स्कूल निका न्दा काकी अख्बाब पर मुनहसर होता ह। लेकिन छोटी आबादी के गावों के लोगो की ख्वाहिश हो तो चदा जमा कर के स्कूल खोला जा सकता ह

श्री अण्णाजीराव गव्हाणे —कितनी पापुलेशन (Population) में गवर्नमेंट हाय स्कूल खोलने की हुकूमत की पालिसी है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण इसके लिये डिपार्टमेंट ने रूल्स बनाये हैं। अलग अलग जगह के स्कूल्स के लिये अलग अलग तादाद रखी है।

श्री रामराव क्या रूल्स पर पूरा अमल हो रहा है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण पूरा अमल हो रहा है और अमल करने के लिये ही रूल्स बनाये गये हैं।

श्री भुजंगराव जिन्तूर में अभी जो प्रायमरी स्कूल का स्टाफ है वह कायम रखा जाय जिसके बारे में दरख्वास्त दी गयी थी और जिसके लिये पैसे की ज़रूरत नहीं थी लेकिन इस पर गौर नहीं किया गया।

श्री देवीसिंग चव्हाण – मिडिल स्कूल या प्रायमरी स्कूल में जो स्टाफ रखा जाता है वो वहां की हर जमात में जितने लड़के आते हैं वह रखा जाता है। अगर काफी लड़के न आते हों तो वहां के हेड मास्टर या लोगों के कहने पर स्टाफ नहीं रखा जाता।

श्री भुजंगराव हाय स्कूल में टीचर को भरती के लिये अहकाम दिये गये थे लेकिन उसकी बराबर तामील न होने की वजह से टीचर नहीं गये क्या यह सही है ?

मिस्टर स्पीकर —इसका जवाब पहले ही गया है।

Transfers of Teachers

*307 (682 A) *Shri Bhujanga Rao* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the D P I has issued orders to the Inspectors of Schools to transfer teachers either to their own villages or to nearby village schools?

(*b*) If not, the reasons for following the above practice in Jintur taluq?

श्री देवीसिंग चव्हाण – डी पी आय की तरफ से ऐसे कोई अहकामात नहीं दिये गये हैं।

(बी) जिन्तूर तालुके में इस तरह की कोई प्रैक्टीस है जिसके बारे में हुकूमत को कोई इल्म नहीं है।

श्री भुजंगराव —दीगर मवाजियातमें उन्ही मुकामके मुदर्रिस को रखने की क्या वजह है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —कुछ मुदर्रिसीन अपने गांव में पहले से ही काम कर रहे हैं लेकिन इसमें हुकूमत की पालिसी का सवाल नहीं है।

श्री मुकरराम —अभी मुलाज़म पर हाज़ ।

श्री देवीसिंग चव्हाण – दूसरा मोहर ... ।

मुलाज़ नौकरी पर फिर से मुकर्रर किया गया है।

श्री मुकरराम — ... ।

श्री देवीसिंग चव्हाण —हुकूमत के पास शिकायत आयेगी तो गौर किया जायगा।

سری دیوی سنگھ چوہان ... طرح ہوں گے

مسٹر اسکر ... ہو گیا ہے ؟

Loss in Government Banks

808 (519) *Shri G Sreeramulu* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

The amount of money lost in the various Government banks in the State due to thefts etc since Police Action?

Minister for Finance Statistics (Dr G S Melkote) It is difficult to answer this question because there are no Government Banks in Hyderabad, (the Hyderabad State Bank is the Shareholders Bank doing Government business) and the scope of the words Theft etc is not quite clear If the object of the question is to ascertain the amount of Government losses, for any reason whatsoever at the Branches of Hyderabad State Bank, I am afraid, it is not possible to collect and give the requisite information in respect of a period extending over 4½ years at such a short notice

Distribution of Profits

809 (814) *Shri Shrihari* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

The amount and percentage of profits, distributed amongst the Members by the Taluqa Agricultural Co operative Association of Adilabad in 1952?

श्री देवीसिंग चव्हाण —आदिलाबाद के ताल्लुका अग्रीकल्चरल असोसियेशन की तरफ से १९५२ में कोई मुनाफा तकसीम नहीं किया गया है।

श्री अ दद — क्या हिंद असोसियशन की तरफ से पहले किस साल में मुनाफा तकसीम हुआ ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — १९४६ में हिंद टाका (I A C A) को १७ २४४१ रु मुनाफा हुआ था। यानि अकाउंट निकालने के बाद ४५ रुपया तकसीम किया गया जिसका ९ सदा ३ १४ होता है

श्री चौहरी — १९४७ में अक ही बार मुनाफा तकसीम हुआ। अुसके बाद हिसाबात क्यो नही हुआ ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — १९४९ में हिंद टाका की डिस्टर्ब कंडीशन्स (Disturbed Condition) होने की वजह से कोअी मुनाफा नही हुआ। १९४७ में ९१५ रुपय मुनाफा हुआ था लेकिन मुनाफा बहुत थोडा होने की वजह से तकसीम नही किया गया। १९४९ से १९५ तक ३ १४१४८ मुनाफा हुआ है। यह आडिट (Audit) हो रहा है अिसलिये तकसीम नही हुआ।

श्री चौहरी — क्या यह सही है कि १९५ ५१ के हिसाबात अब तक तकसीम नही हुए ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — कोआपरेटिव्ह असोसियशन का साल जून में खतम होता है। तो १९५२ जून तक हिसाब आडिट हो रहे हैं। २ ३ साल के हिसाबात रह गय हैं अिसलिय अकसाथ आडिट हो रहे हैं।

श्री चौहरी — क्या १९५ से ५२ तक के हिसाब आडिट किय गय थ ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — १९५ ५१ के आडिट रिपोर्ट वसूल हो गय हैं लेकिन अुनमें कुछ तनकीह की जरूरत है। अिसलिय तफसीलात तलब किय गय हैं। १९५१ ५२ के हिसाबात अभी आडिट नही हुए हैं।

श्री चौहरी — पहले की कितनी रकम असोसियशन में है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — अिसके लिय नोटीस दीजिय।

श्री के अल नरसिंहराव — अच्छी आमद होने के बावजूद मुनाफा क्यो नही तकसीम किया गया ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — तमाम वाकयात आपके सामने रख हैं। अच्छी आमद होने के बावजूद आडिट नहीं हुआ तो मुनाफा तकसीम नही किया जा सकता।

Number of Cattle in the State

*810 (517) *Shri G Sreeramulu* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(*a*) The number of bulls, bullocks buffaloes, cows and she-buffaloes in the state?

(b) Whether there is any proposal before the Government to improve the conditions of health of the cattle useful for agriculture?

(c) Whether there is any scheme for providing the needy agriculturists with first rate bullocks and cows either at lower prices or on taccavi basis?

श्री देवीसिंह चव्हाण —

(अे) और (बी) — के जवाब में मैं कहना चाहता हूं कि व्हेटरनरी डिपार्टमेंट जानवरों की सीहत अच्छी रखने के लिये ही काम करता है । जिसके अलग अलग पहलू होते हैं । अगर आप चाहें तो पढ़ सकता हूं ।

(सी) हुकूमत के पास ब्रीडिंग बुल्स (Breeding bulls) सप्लाय करने का कोअी प्रपोजल (Proposal) नहीं है ।

श्री श्रीरामुलु ब्रीडस (Breed) सुधारने के बारे में हुकूमत ने क्या कोशिश की है अुसके तफसीलात बतलाये जाय ।

श्री देवीसिंह चव्हाण — हैदराबाद में ही बफेलोज (He buffaloes) शी बफेलोज (She buffaloes) शीप (Sheeps) बैल आदि के ब्रीड (Breed) सुधारने के लिये कॅटल ब्रीडिंग फार्म्स (Cattle Breeding Farms) कायम किये गये हैं और जिस तरह अुनके ब्रीड बढ़ाने की कोशिश की जाती है । अुनमें जो बुल्स अच्छी नस्ल के तयार होते हैं वे सस्ते दाम दाम पर रिआया को फरोख्त किये जाते हैं ।

श्री श्रीरामुलु अब तक कितने अच्छे बुल्स निकले हैं ?

श्री देवीसिंह चव्हाण — कॅटल ब्रीडिंग फार्म्स से जो बुल्स (Bulls) दिये जाते हैं वे छोटे बच्चे हों तो भी दिये जाते हैं जिसलिये अुनके अलग फिगर्स मेरे पास नहीं हैं । लेकिन डिपार्टमेंट की तरफ से अब तक जो ब्रीडिंग बुल्स दिये गये हैं अुनकी तादाद ८ है ।

श्री श्रीरामुलु सवाल के ब में जो स्टॅटिस्टिक्स मांगे गये हैं वे आपने नहीं दिये ।

श्री देवीसिंह चव्हाण — अुनका बुल्स (Bulls) ४ ४३ बुलक्स (Bullocks) ३६७०३२४ ही बफेलोज (He buffaloes) ४५३३७९ गायें २८१२६४६ और शी ११५२९४३ हैं ।

श्री श्रीरामुलु साल दो साल से बुलक्स की तादाद बढ़ रही है या घट रही है ?

श्री देवीसिंह चव्हाण — जैसे जिन्सान का सेन्सस (Census) हर दस साल के बाद किया जाता है वैसे ही जानवरों का सेन्सस पांच साल के बाद किया जाता है । अब दो साल में अुनकी तादाद घटी या बढ़ी मालूम नहीं होता ।

श्री बद्री श्री देशपांडे — क्या जनरल सिन्सस के बाद बुलबुलों की तादाद घटी है ?

श्री वेंकटेश्वर अन्नपूर्णा — कोई भी सेन्सस तो नहीं हुआ है लेकिन आवश्यक मेंबर को दिलचस्पी हो तो वे मेरे पास पहुंचा सकते हैं ।

श्रीमती संगम लक्ष्मी बाई — जैसे मनुष्यों का सेन्सस लिया जाता है वैसे क्या पशु और मत्स्यों का भी लिया जाता है ? (Laughter)

Mr Speaker Not allowed

Unstarred Questions & Answers

Nimmapalli Project Scheme

*292 (494) *Shri J Anand Rao* (Sircilla-General) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Survey Party after surveying the Nimmapalli Project Scheme in Sircilla taluq recommended to the Government for its execution three years back?

(b) If so the reasons for not implementing the same in spite of the area under it being a scarcity area?

(c) What step do the Government intend taking in this regard?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) Yes

(b) Due to the urgency of taking up surveys of breached tanks under the Special Programme the estimating work of this project had been held over It is not in scarcity area

(c) The Project is included in the 15 year plan and is scheduled to be taken up in 1959 60

Salaries of Government Servants

76 (77) *Shri G Sreeramulu* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

The number of Government servants drawing salaries between

(a) Rs 200 and Rs 500 per month,

(b) Rs 100 and Rs 200 per month,

(c) Rs 50 and Rs 100 per month

(d) Rs 20 and Rs 50 per month

(e) Rs 5 and Rs 20 per month

(f) Less than Rs 5 per month

Dr G S Melkote It is difficult to give accurate information on the subject without undertaking a detailed examination of the relevant record I therefore give approximate figures

	Gazetted	Non gazetted	Total
(a)	986	3 077	4 063
(b)		11 422	11 422
(c)		38 907	38 907
(d) (e) & (f)		77 964	77 964 (A)

Note (1) Information relates to 1952 53

(2) Secretariat and other allowances are not taken into consideration

(3) Temporary staff is also included

(4) Broadly speaking the number of posts would correspond to the number of employees in Government service

(a) This is exclusive of Government staff such as Patwaries Patels, Menials and other staff which are not employed on regular monthly pay scales

(b) Source The Hyderabad Government Bulletin on Economic Affairs September 1952

Business of the House

Mr Speaker Let us proceed to the next item A question of privilege has been raised by Shri M Narsing Rao Rule No 216 (1) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules runs as follows

The Speaker if he gives consent under rule 218 and holds that the matter proposed to be discussed is in order shall after the questions and before the list of business is entered upon call the member concerned who shall rise in his seat and while asking for leave to raise the question of privilege, make a short statement relevant thereto "

So I call upon Shri Narsing Rao

* مسٹر ایم نرسنگ راؤ (ملکاجگری عام) جناب اسپیکر صاحب میں ایوان کے سامنے ایک پرولیج کا سوال اٹھانا چاہتا ہوں اور اسکی اجازت چاہتا ہوں یہ جو واقعہ ہے تعلق رکھتا ہے واقعہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ع کا ہے سب جانتے ہیں کہ ۲۸ مارچ کو شام کے بارے بجے ... کے تقریبا دو سو سٹوڈنٹس کا مجمع اس ایوان کے کمپونڈ میں گھس پڑا اور نعرے لگاتے ہوئے شور و غل کرتے ہوئے ایوان کے کاروبار میں خلل ہوا جس کی بنا پر ایوان کا کاروبار ... کے لیے ملتوی کرنا پڑا ایوان کے سامنے ڈی ماسٹا بل کا ایک اہم سوال زیر بحث تھا اس کے متعلق شہر میں بھی جلوس نکالے گئے اور مظاہرے کیے گئے ان ہی مظاہروں کا کچھ حصہ جہاں پہنچا تھا اور اسمبلی کے کمپونڈ میں داخل ہوگیا مختلف نعرے لگائے اس عمل کی نسبت میں ایوان کی توجہ ان جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میں یہ ایوان کے پریولیجز (Privileges) کی خلاف ورزی ہوئی ہے پرولیجز کے سوال اس سے پہلے بھی ایوان میں اٹھے ہیں لیکن پریولیجز کے ... اس میں شک نہیں کہ عوام کو ریپریزنٹیشن (Representation) کرنے یا ریپریزنٹیشن پیش کرنے کا حق حاصل ہے لیکن یہاں عوام کے منتخبہ نمائندے موجود ہیں جو عوام کے حقوق کی نمائندگی کرتے ہیں اور انکی مطالبات کو پیش کرتے ہیں اس سے کسی کو انکار نہیں ہے کانسٹی ٹیوشن میں بھی اسکا پراویژن (Provision) رکھا گیا ہے لیکن اس طرح شور و غل کرتے ہوئے نعرے لگاتے ہوئے گھس آنا اعتراض کے قابل بات ہے اس بارے میں

Mr Speaker There should be no lengthy speech

مسٹر ایم نرسنگ راؤ میں اس بارے میں جناب کی توجہ مئی پارلیمنٹری پریکٹس (May's Parliamentary Practice) کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں ایڈیشن ( ) صفحہ ( ) پر لکھا ہے کہ

'It is a breach of privilege for any number of persons to come in a riotous tumultuous or disorderly manner to either House in order either to hinder or promote the passing of any Bill or other matter depending before such House or to incite other persons to do so'

ان میں جب بھی رولنگس دی گئی ہیں میں ان سب کا تذکرہ نہیں کرونگا میں ایسی بھی نہیں جانا چاہتا کہ یہ مجمع ڈس آرڈرلی (Disorderly) تھا یا نہیں میں کسی کی بھی وضاحت کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن اس کی اب ضرورت نہیں سمجھتا یہ مسئلہ اہم ہے اس ایوان کی ڈگنیٹی (Dignity) کو مینٹین (Maintain) کرنے کا سوال ہے کوئی کام خلاف ضابطہ ہونا چاہیے اسلئے میں نے ایوان کے سامنے اس مسئلے کو لایا ہے میری درخواست منظور کی جائے اور یہ پرولیجز کمیٹی کے حوالہ کی جائے تو مناسب ہے

* Confirmation not received

مسٹر اسپیکر سوال یہ ہے کہ کیا یہ درخواست ولیج کمی
(Privileges Committee) کے سپرد کرنے کے لئے ایوان کی اجازت ہے ؟

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir I take strong objection to the question of privilege just now raised before the Assembly The people came here to represent certain matters and to present a petition to you—which is their legitimate right The Government by imposing Section 144—an uncalled for action—interfered with their rights and it is against that order they wanted to protest In fact it is they who should file a petition before this House saying that they were obstructed from exercising their legitimate rights by the Home Minister and the Government I therefore take strong objection to the question of privilege being taken up on this issue As I said it is their privilege that was interfered with by the Government and as such it is they who should put in a petition which I shall in due course bring before the House

Under these circumstances I take strong objection to this

Mr Speaker Clause 216 (2) runs as follows

After the member has asked for leave of the Assembly to raise the question of privilege the Speaker shall ask whether the Member has the leave of the Assembly If objection is taken the Speaker shall request those members who are in favour of leave being granted to rise in their seats and if 14 members rise accordingly the Speaker shall intimate that leave is granted If less than 14 Members rise the Speaker shall inform the Member that he has not the leave of the Assembly

Accordingly I ask those persons who are in favour

Shri V D Deshpande In the first place I would request you to consider whether any *prima facie* case exists for treating this matter as a question of privilege because it is said in Rule No 216 (1) that The Speaker if he gives consent under rule 218 and

Mr Speaker I have already given consent under Rule No 218

Now Members who are in favour of referring this question may stand in their seats

(Several hon Members in the Congress benches rose in their seats)

Mr Speaker As there are more than 14 Members I refer this question to the Committee of Privileges

Shri V D Deshpande Sir I rise to a point of informa tion I want to know the parties concerned with this

Mr Speaker The Committee of Privileges will decide whether there is a breach of privileges or not after consider ing several matters that are connected with it

Legislative Business

Mr Speaker The next item on the Agenda is Shri K V Ranga Reddy to introduce L A Bill No IX of 1953

The Minister for Revenue Excise Customs and Forests (Shri K V Ranga Reddy) Sir I beg to introduce L A Bill No IX of 1953 the Registrar General of Births Deaths and Marriages Bill 1953

Mr Speaker L A Bill No IX of 1953 the Registrar General of Births Deaths and Marriages Bill 1953 is intro duced

L A Bill No VI of 1953 the Hyderabad Currency Demonetization (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill 1953

**Dr G S Melkote* Mr Speaker Sir Demonetization of the Hali Sicca is a matter which affects the whole popula tion of Hyderabad Hon Members are aware that I have been drawing the attention of the House to this aspect of the matter repeatedly As contended by some hon Members it is an all Hyderabad question and that all parties political and others are united and demanded with one voice that the Hali Sicca should end There is no difference of opinion on that point—and I expected that they would extend their

*Confirmation not received

hand of co operation in all the measure the Government might take for making this change over as smooth as possible but some hon Members have put forward that the Treasury Benches did not take into consideration the difficulties that would be encountered by both the labour as well as the non gazetted staff I should like to repeat in very clear terms that this is a matter which affects the whole population of Hyderabad and the different sectors of public—Government servants non official section of the public like Doctors Merchants Druggists etc Labourers Kisans and so on—in different ways How they are going to be affected I am going to make it clear shortly but my contention is that in these various sectors of population there may be medical men who are poor there may be lawyers who are poor and there may be druggists who are poor It need not necessarily mean that only the non gazetted staff or the labour classes are affected by this These two sections of population can organise themselves very well That section of the population which is least organised is the kisan section They are not able to bargain collectively with any power—whether it is industries or the Government That is the most populous section and hence whatever measures we take they should be such as to benefit largest section of the population In this connection I wish to divide the population into three categories for purposes of this demonetization question namely the upper class the lower middle class and the poorer section—because as I said each of these sections gets affected economically in one way or other though in a different manner Whatever relief give to the lower middle class and the poorer section will automatically accrue to both the labour class as well as the non gazetted staff So the plea that is put forward here that this is a special class by itself and should be treated on a different footing etc does not appeal to me very much Not that I am not prepared to treat them as a separate class When the need to be considered like that arises I shall certainly do so But at this juncture I should say that we are considering the problem as a whole—as this affects the whole population of Hyderabad When that is the case I am at a loss to understand what is working as a fear complex in the minds of certain people There are some hon Members here who say that with the change over from O S to I G currency the price structure would vary It is not as if that

the demand is less and the supply is more The position of supply and demand being the same a change over from one c 1 rcy to anoth r should not affe t the pr ce structu e If it did affect at all it would result in advantage and not act as a deterrant That is the reason why I have been saying repeatedly on the Floor of the House that this change over will actually reduce the cost of goods rather than enhance it I shall develop this argum nt presently in the economic s de I can only say that mu h at this juncture Many Professors of Economics tell me that sin e the change over is from a cheaper to a costlier currency money unit will be less and in view of that there would be deflation and not inflation That is to say normally speak ing in the hands of the people there will be less amount of money but the price structure will not vary

It has been said that the *pros* and *cons* of this measure should have been worked out much arlier and that people should have been kept informed of every step that the Gov ernment intended taking I must say here a d now that this matter has been engaging the very serious attention of the Government for the past three months When I went to Delhi —the Chief Minister was also present then—this question was taken up both with the Prime Minister as well as with the Finance Minister I think it was somewhere about the end of October Subsequently when Shri Deshmukh came down here this matter was placed before him After that when the officers of the Reserve Bank came down here then also this matter was discussed with them For the past one month there have been endless telegrams representat ons and telephonic conversations Our sole intention is to make this change over as smooth as possible so that the people of Hyder abad are not adversely affected It was about the 26th of March or so that I finally decided to go over to Delhi Then the procession and other things followed It is a different question and I don t wish to dilate on that As I said I had already decided to go to Delhi to finalise some of the minor matters Our Government could not take any final dicision for the simple reason that currency was a central subject and any change that had to be brought in would have to take place with the concurrence and consent of the Central Gov ernment only It was here we were placed at a disadvantage

It does not mean that we did not put forth all our difficulties before the Central Government In this connection I would like to emphasise that Government does not feel that it is a separate entity by itself and that people are different from it I should say that every difficulty of the people is the difficulty of the Government as such and that Government is one with the people in pressing the legitimate demands to the extent possible A number of representations waited on me as well as on the Chief Minister The mercantile Community has placed its grievances before us The representatives of labourers including those belonging to the INTUC met me and placed their grievances They were very cordial to me There may be differences of opinion but the meeting was conducted in a very cordial manner Besides I have received several representations from many individuals who perhaps after reading the newspapers apprehended that certain factors would develop Some of them even made valuable suggestions All these things have been taken into consideration and the Government felt that in a matter like this affecting the whole population we should make the people feel that we are one with them That was the stand which we have taken throughout All the decisions that have been taken by this Government after the consultations with the Central Government which was kind enough to look into the real grievances of the people—are as a result of that Finally the Centre has agreed for certain things and given us some concessions What those concessions are I shall place before the House later on For the consideration of this issue what are the things that we should look into? It is not that the people are against it it is not that the Government is against it and it is not that political parties are against it What is wanted is a smooth change-over which would not affect the people of Hyderabad especially the poorer sections Who are the people that would behave in a manner as to make the people feel that this change over has an adverse affect? It is again a small percentage of the working class who like to take advantage of the situation and act in an anti social manner at this juncture In the past also whenever anti social activities in any sector affecting the public took place Government always took such measures as would ease the situation and Government will not hesitate to take similar measures even now That was why the Chief

Minister day before yesterday in Press Conference and also yesterday in the Hou e and I in my reply to the budget debate have appealed for the co operat on of all sections of the populat on The people themselves have sometimes to take certa n measures to counter act the bad effects of the anti social activities It is not that the public at large are helpless in the matter I may mention here that a section of the trade union actually came to me and placed the matter before me I said to them Day in and day out you shout down with so and so today you are not against the Gove n ment because the Government is of the people We want to make the change over to I G Currency as smooth as possi ble If there are ny anti ocial activities going on why not the resistance to such activities start from the people them selves? We are of course go ng to have the District and Central Advisory Committees in connection with demonetiza tion wherein there will be representation to various section and we will count their co operation We will tell the people the merchant class and others that any kind of anti social activities are against the interests of the people We will also see that the shops declare that there will be no increase in the price structure consequent on the change over and such of those shops that fail to do this should be condemned by the people It is in the people s interests that they should not go to those shops Naturally our instinct tells us that articles should be cheaper If we do this collectively no merchant would dare to increase the price structure I was about to call a Press Conference and the representatives of the differ ent parties including the representatives of trade union and non gazetted officers and place before them the intentions of the Government This could have taken place on the 22nd or 23rd March 1958 but unfortunately it did not come off for the simple reason that some of the final touches could not be completed That was due to factors over which I had no control As discussion on Budget was going on I could not immediately leave for Delhi In any case the help and co operation of the Public will to a great extent redress the wrong that we imagine will be done to a section of the people

But I want to know what are the difficulties that the poorer section of the population are likely to encounter? People

have mentioned various things I have actually worked out the details in this connection What worried the Government just as it worried the hon. Members, was the fact of allowing higher denomination notes in circulation for a period of two years and demonetizing the one rupee-notes and small coins (of lesser denomination) from 1st April 1953 Thus Government did not view this point lightly Let us see in what manner it affects the people I would like to place before you the economic side of the question In Hyderabad, the per capita income is somewhere about Rs 160 H S per annum in Bombay state it is somewhere about Rs 220 and in India in general it is about Rs 250 The per capita income of Rs 160 H S in Hyderabad is comparatively less In the neighbouring provinces we find that on account of the average income being higher I G pie, i e 1/12th of an anna, which was in circulation previously was discarded now Their transactions now are in I G pies i e 1/4th of an I G anna They have adjusted themselves to that level because of the higher income Here the income is low Our denomination also right from wages has been less in value i e 1/6th of O S anna What is operating in the neighbouring provinces today is 1/4th of an anna, while here it is 1/6th of an anna In view of the less value of O S small denominations the percentage increase in cost of purchase would affect the poor man to the extent of 75 01 when transactions are made in I G pies That is one dub *versus* one I G pies when transactions are made in this manner one would lose to the extent of 75 01 per cent when it is 2 dubs *vs* 2 pies it would be 74 99 when it is 3 dubs *vs* 2 pies it would be 16 67 when it is 4 dubs *vs* 3 pies it would be 81 25 per cent. when it is 5 dubs *vs* 3 pice it would be 5 00 per cent when it is 1 anna *vs* 4 pies it would be 16 67 per cent when it is 7 dubs *vs* 4 pice it gets equalised when it is 8 dubs *vs* 5 pice it would 9 88 per cent when 9 dubs *vs* 6 pies it would be 16 67 per cent when it is 10 dubs *vs* 6 pice it would 5 00 per cent when it is 11 dubs *vs* 7 pice it would be 11 86 when it is 2 annas *vs* 7 pice it goes down to 2 08 per cent, and after 8 annas *vs* 14 pice it is insignificant It would be seen from this that it is in the lower denominational factors that our people are going to suffer heavily The earning capacity of our people is less and naturally with coins of smaller denominations they have to purchase smaller quantities and also spend less amount of

money by rounding off the transactions in this manner I shall now take the index numbers of cost of living for working class in Hyderabad A poor man or a lower middle class man spends on an average on food 2 25 per cent on fuel and lighting 6 87 per cent on clothing 11 08 per cent on rent 5 81 *per cent on miscellaneous items 10 66* and on intoxicants 3 88 per cent Miscellaneous is a very important item where they lose heavily and where they deal in dubs because it is less than two annas The items under Miscellaneous are pan chalia, beedies cigarettes, chutta, earthenware grinding charges soap washerman s charges sweeper's charges hair oil bangles etc This miscellaneous forms about 10 66 per cent Here the poor man spends money of lesser denominations and where the transaction s in one pice he will lose heavily What is the alternative for this? We have either to allow the smaller denominations of hali sicca to continue for a longer period or plead with the Central Government to give us a coin of a lesser denomination These are the only two measures which we can think of The higher the denomination the lesser one will lose, so much so after two rupees the exchange value will be equated and one will not lose much *We therefore strongly represented to* the Central Government that the one rupee notes and smaller denomination coins should continue to be legal tender for a longer period *If the higher denominational currency is* removed we do not mind, because it does not affect much People having higher denominational notes naturally reside in cities and as such that currency can be mopped up much more easily If the currency of smaller denominations and coins are demonetised immediately it will affect the very life of the poor people who are in possession of this currency and coins It will also take a longer time for mopping up these smaller denomination currency and coins because people do not know yet how to transact in I G currency All these things I wanted to place before the House in my reply to the debate on the 1st reading of this Bill the other day and plead for your co-operation in this matter but in the mean while I had to go over to Delhi

I have represented all these factors to the Central Government and we have come to a reasonable agreement The Government of India told me that they had already repealed the Hyderabad Paper Currency Act, but they had brought

in a new Bill which had been passed in the Council of States and which would have been possibly moved in the House of the People today This new Bill would enable both the higher denom nation notes and the small coins to continue to be legal tender for a period of two years more So far as this is concerned it is very good That by itself will not satisfy us because once the Hyderabad Currency A t is repealed this currency may continue as legal tender but it will be a legal tender only for the purpose of withd awing and not for the purpose of issue The issue will be in I G Both the currencies will be recogn sed and if the Government pays in I G it cannot be refused We pleaded w th the Central Government that until they gave us coins of smaller denom nations in I G viz one pice they should give faci lities for exchanging into smaller denominational coins in O S to a reasonable extent The Central Government agreed with us in this respect In future one rupee coins and notes of the denominational value of one rupee and above would be mopped up by Government and will be gradually w thdrawn On the other hand hali sicca coins of small denominat ons up to 8 annas will be made available to a reasonable extent to every one and exchange facilities will be provided by the Government That means if a Government servant receives his pay in I G currency all that he has to do is to go to a shop and if his purchases amount to Rs 1 4 0 I can pay one ruppe in I G and the small change to be paid can be rounded off in hali sicca coins Alternatively he will have to carry the small coins of 8 annas and below and pay for their purchases in these coins Thus facility of extending the legal tender character and exchange into small coins for a period of two years will result in a great advantage to the people

Shri V D Deshpande I would like to know to what extent the Banks will give exchange facilities into small coins of O S

Dr G S Melkote To an adequate and reasonable extent It all depends upon several factors The Finance Minister at the Centre made it very clear and assured me that he would if necessary go to the extent of minting this money to the tune of some crores of rupees and allow their circulation That need not worry any of us This is one aspect

Secondly I have asked the Reserve Bank to supply us with adequate quantities (in lakhs) of I G pies *i e* 1/12th of an anna If instead of the 1/4th anna coin we take the 1/12th of anna *i e* 1 p e let us see how it will affect the poor man or the labourer If with one dub *vs* one pice it affects him to the extent of 75 per cent by this I G pie it will affect him to the extent of only 16 68 per cent and as the denomination goes up it will be less and after one anna the effect will be insignificant Thus if the 1/12th of an anna comes into circulation it will sometimes work out to a greater advantage because it is even less in value than one dub of hali sicca But it has to get into circulation and people have to get accustomed to it When this aspect of the question was placed before the Union Finance Minister he agreed to our suggestion and the Reserve Bank will be making available to us these I G pies

What was worrying us was how the general public would behave during the change over We have extended the life of the smaller denominational coins we are making available smaller denominations of I G coins *i e* I G pies and we are providing facilities for exchanging into O S small coins of 8 annas and less in adequate and sufficient quantities we are also arranging for propaganda and publicity In spite of all these things I am sure there will be certain amount of black marketing in O S coins What are the punitive measures that we can take in such an event? We have considered the question of punitive measures that we should take and whether any penal sections would be necessary On this point also we consulted the Centre In the currency Act itself there are certain punitive measures These are being examined and we want to take all measures that are possible to put down black marketing This is the third measure we intend taking

On the fourth measure I do not want to dilate very much because much has already appeared in the press and hon the Chief Minister has already placed the facts before the House The Education Department the Rent Control Order house taxes water taxes and the municipal taxes R T D fares— all these will be collected in equivalent standard rate of exchange in I G With these measures I feel we will be able

to remove the edge in the arguments of the opposition and also the acts of the unsocial elements which are making use of this opportunity for their own advantage

I tried to calculate roughly to what extent the people of Hyderabad would suffer if we had not done these things I may be wrong because I made only a rough calculation I think a few merchants acting collectively will dupe the people to the extent of 15 crores of Rupees But if one twelfths of an anna is made available and if the small halli sicca Coins are also made available for a period of two years the people will not be losing anything If I G one twelfths anna coins are available we may lose only a couple of lakhs of Rupees as against a couple of crores which we originally apprehended But if halli sicca is available for two years the poor man will not get duped because he will carry with him a sufficient stock of change This advantage will certainly satisfy the people of Hyderabad for the simple reason that we want to have one people one country and one currency All the difficulties that were apprehended have thus been sufficiently removed There is sufficient time for us because this is not going to inflate the prices in any manner The poorer sections can make small payments in Halli currency and if any difficulties crop up in their way we are prepared to remove them and listen to any advice that is given This is the stand of the Government of Hyderabad and these are *the measures they intend to take I feel we have done our* best and this House will appreciate and co operate with the Government to the fullest extent possible

Mr Speaker The question is

That L A Bill No VI of 1958 the Hyderabad Currency Demonetisation (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill be read a first time

The motion was adopted

Dr G S Melkote I beg to move

That L A Bill No VI of 1958 the Hyderabad Currency Demonetisation (Consequential and Miscellanous Provisions) Bill be read a second time

Mr Speaker The question is

That L A Bill No VI of 1958 the Hyderabad Currency Demonetization (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill be read a second time

The motion was adopted

Mr Speaker Some amendments were given notice of this Bill The first one is by Shri V D Deshpande which says After illustration to Clause 2 of the Bill add the following provisions namely— Provided that in respect of all salaries and wages payable to Government servants and employees it shall be construed as if references expressed or implied to amounts of salaries and wages up to Rs 150 per month in O S currency were references to the same amounts in I G Currency' and the other is by Shri G Sreeramulu

The question is whether these amendments can be admitted This amendment if accepted would involve extra expenditure by the Government and under Article 207 of the constitution this is a money bill and an amendment to money bill must be moved with the permission of the Rajpramukh

Shri V D Deshpande I would submit with due respect to your Sir that I cannot agree with the interpretation given by you If I remember correctly an amendment can be moved to this bill and only for bringing in bills permission of the Rajpramukh is necessary

Mr Speaker I will read Article 207

A Bill or amendment making provision for any of the matters specified in sub clauses (a) to (f) of clause (1) of Article 199 shall not be introduced or moved except on the recommendation of the Governor and a Bill making such provision shall not be introduced in a Legislative Council The word amendment is also included in this provision Rule No 34 of our Hyderabad Legislative Assembly Rules says that An amendment should be relevant and within the scope of the subject-matter to which it relates Now the subject of this bill is to fix a proportion between O S and I G currency The same argument will apply to the

amendment tabled by Shri G Sreeramulu In view of Rule 84 of the Assembly Rules of Procedure and also of Article 207 of the Constitution these amendments cannot be admitted

Shri G Sriramulu I request that the hon Member may be given an opportunity to explain their intentions for bringing in these amendments

Mr Speaker When the amendments themselves have not been admitted there is no question of discussion on them

Shri V D Deshpande It would have been much better if we were informed of this objection earlier I discussed this point with the Secretary but he did not tell me then Had we known this we would have bring in this matter in the first reading itself

Mr Speaker I waited for some time but no one rose

Shri V D Deshpande Our vote was taken on the second reading of the Bill with the understanding that the amendments would be moved later

Mr Speaker The amendments could be moved only if they are admitted

Shri V D Deshpande We wanted to participate in the discussions in the second reading That should be allowed now

Mr Speaker Dr G S Melkote will move an amendment and during that discussion the Members can state what they wish Now Dr Melkote will move the amendment

Dr G S Melkote I beg to move

"That after Clause 2 of the Bill insert the following proviso, namely—

'Provided that nothing in this Section shall preclude a person from paying his dues in equivalent O S currency to the extent and for the purposes for which the same continues as legal tender in Hyderabad State after the thirty first day of March, 1958'"

Mr Speaker Amendment moved

That after Clause 2 of the Bill insert the following proviso namely—

Provided that nothing in this Section shall preclude a person from paying his dues in equivalent O S currency to the extent and for the purposes for which the same continues as legal tender in Hyderabad State after the thirty first day of March 1958

Dr G S Melkote As the legal tender character of the Hali Sicca coins has changed this amendment in the original Bill has become necessary

Mr Speaker Copies of this amendment had not yet been circulated amongst the hon Members Now it is 7 minutes to five We will adjourn and meet again at 5 30 p m In the meantime copies of the amendments can be circulated amongst the Members

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock

The House reassembled after recess at Half Past Five of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Mr Speaker Dr G S Melkote

Dr G S Melkote Mr Speaker Sir As stated in the Statement of Objects and Reasons of the Bill when the O S currency ceases to be legal tender after the 31st March 1958 and I G currency becomes the sole legal tender in Hyderabad State the money that is payable to the Government in the shape of taxes and such other things will be in equivalent I G currency But now since hali currency will continue to be legal tender for two more years I have moved an amendment to allow people to pay taxes and other things in Hali Currency also

I hope the House will accept my amendment

* سری وی ڈی دیشپانڈے ہاؤس کے سامنے جو اسٹیٹمنٹ آیا ہے اس میں یہ کہا گیا کہ انڈین فنانس منسٹر نے ظاہر کیا تھا کہ حیدرآبادی کرنسی لیگل ٹنڈر کے طور پر باقی رہے گی اس لحاظ سے اگر کوئی شخص حیدرآبادی کرنسی میں ٹیکس یا دوسرے مطالبے ادا کرتا ہے تو اس کے لئے بھی پابندی نہیں رہیگی لیکن یہاں ایک چیز واضح ہونی بہت ضروری ہے جسکے بارے میں میں نے آنریبل فنانس منسٹر سے عرض کر رہا تھا جب دونوں سکے لیگل ٹنڈر کی حیثیت رکھینگے تو یک طرفہ سکہ ہے انکار کیسے کر سکتا ہے یعنی کہ جب کوئی شخص سکہ ہے کے سوکلدار روپیہ کے حالی لیا جاتا ہے تاکہ کسی حالت میں ادا کرے یا کوئی دوسری ادائی کرے یا کوئی شخص سکہ کلدار بنا ملیگی یا اسکو حالی کرنسی میں تبدیل کرنا چاہے تو کیا وہ اس طرح بینک سے حالی سکہ حاصل کر سکیگا

Mr Speaker I would like to invite the attention of the hon Member to the words to the extent and for the purposes occurring in Dr Melkote's amendment

Shri V D Deshpande Yes to the extent and for the purposes for which the same continues as legal tender in Hyderabad State after the thirty first day of March 1958

Mr Speaker That means only to the extent and for the purposes That is what appears to me I do not know what the hon Finance Minister has got to say

سری وی ڈی دیشپانڈے میں ایسے سکوں کو آنریبل فنانس منسٹر کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ہاؤس آف پیپلز (House of Peoples*) میں اس سلسلے میں جو ایک بحث ہوا ہے وہ یہ ہمارے سامنے ہے اور یہ پرویژن (Provide) کیا گیا ہے آنریبل منسٹر ذرا جا کر ایسے ہیں ممکن ہے کہ وہ جانتے ہوں لیکن میں کہونگا کہ جب ہم حالی میں ادائی کر سکتے ہیں تو حالی سکہ بینک سے ملنا چاہئے ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ پراویژن (Provision) برائے نام سمجھا جائیگا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ سلسلے کوئی اٹھا کر لے جا کر ادائی تو نہیں کریگا اسکی وضاحت ہونا ضروری ہے ۔ ایک اور چیز میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آج جب ایک روپیہ آپ اسے حالی کے سکے کو قبول کرنے والے ہیں تو بینک سے یہ سکے کیوں نہ ملیں ؟ میں آنریبل فنانس منسٹر سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں حکومت نے جو چھوٹے سکوں کے چلن کی اجازت دی ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔ ہماری بڑی مانگوں میں سے یہ بھی ایک مانگ تھی جسکو حکومت ہند نے مان لیا ہے

---

*Confirmation not received

اس کے لیے حکومت حیدرآباد نے جو قدم اٹھایا ہے اس پر میں اپنی خوشی کا اظہار عوام کی جانب سے کرتا ہوں اسکے ساتھ ساتھ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ابھی دو باتوں کی نسبت بھی تردد تھا میں [illegible] وضاحت کریں وہ یہ کہ ڈیمانی ٹائزیشن (Demonetization) کا اثر قیمتوں پر پڑے گا اس کے سلسلے میں قیمتوں کو کنٹرول کے بارے میں حکومت کو غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے یہ اندازہ کیا جا رہا ہے کہ اس میں اضافہ ہونے والا ہے یہ کس حد تک ہوگا کیونکہ ہوگا یہ ہم ابھی سے معلوم کرسکتے ہیں میں حکومت سے یہ اشورنس (Assurance) چاہتا ہوں کہ قیمتوں میں جس حدتک اضافہ ہوگا اس حد تک کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو ڈیفنس الاونس ملنا چاہیے یہ ہماری سب سے بڑی مانگ ہے جو حکومت کے سامنے رکھی گئی ہے اور کسان اور دوسرے طبقات بھی اسی مانگ کرنا چاہتے ہیں جو آرگنائزڈ کلاسز (Organised Classes) ہوتے ہیں وہ تو اپنی مانگ سامنے رکھدیتے ہیں جیسے این جی اوز (N G Os) اور مزدور طبقہ کی جانب سے مانگیں پیش ہوئی ہیں لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ دوسری کلاسز اس مانگ کی مخالفت کرتے ہیں ایسا سمجھنا غلط ہے دوسری چیز یہ کہ جو لوگ سہروں میں رہتے ہیں وہی سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اسلئے وہ اپنی مانگ پیش کرتے ہیں اس لیے اس عذر پر کہ پورا نوٹ سکہ بدلنے سے فائدہ نہیں ہے اسکو ریفیوز (Refuse) کرنا ٹھیک نہیں ہے میں کہونگا کہ اس کے لیے جو اسٹیبلائزیشن فنڈ (Stabilisation Fund) جو کروڑ کا ہے اور حکومت ہند کا ہے اسکو ہم استعمال کرسکتے ہیں اس ٹرانزیشن پیریڈ (Transition Period) میں اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے اس کے لیے حکومت ہند کو بھی سوچنا پڑیگا ہماری مشکلات حکومت ہند کے سامنے رکھی جاسکتی ہیں میں حکومت سے کہونگا کہ وہ اس بارے میں اقدام کرے

دوسری چیز یہ کہ حکومت عام طور پر دوسری سیاسی پارٹیوں کو مس انڈر اسٹانڈ (Misunderstand) کرتی ہے کل ہی میں نے پریس اسٹیٹمنٹ (Press statement) دیا ہے جس میں میں نے عوام اور خاص طور پر مرچنٹ کمیونٹی (Merchant Community) سے یہ اپیل کی ہے کہ اس ٹرانزیشن پیریڈ (Transition Period) میں پرائسس (Prices) پر حتی الامکان کنٹرول رکھا جائے اس طرح پی ڈی ایف کی جانب سے میں نے اپیل کی ہے ہمارا اپروچ (Approach) پازیٹیو (Positive) ہے اور ہم حکومت کو امبراس (Embarass) کرنا یا مشکلات پیدا کرنا نہیں چاہتے نہ تو یہ ہمارا منصب العین ہے اور نہ ہوسکتا ہے ہم پارٹیوں آگے آتے ہیں بلاک مارکٹنگ کو روکنے کے سلسلے میں ہمارے سامنے نایاب عمر یہ ہے یہ بھی ہوسکتا

ہے کہ محصول میں اضافہ نہ روکا جاسکے اس لیے حکومت سے مانگ کی گئی کہ ڈیمانی ٹائزیشن (Demonetization) الویس اٹھایا جانا چاہیے رینٹ (Rent) کی حد تک جو کنٹرول کرنا حکومت کے امکان میں ہے میں حکومت سے مطالبہ کرونگا کہ آزاد مین کے ریمنٹ ہاؤس میں لاکر اکسی اور طریقہ سے بھی رینٹس (Rents) پر کنٹرول کیا جائے جیسا ہو کہ آج جس مکان کا کرایہ روپیہ حالی دیا جاتا ہے آئندہ مالک مکان روپیہ کلدار کرایہ کا مطالبہ نہ کرے یہ اسلیے ضروری ہے کہ حیدرآباد میں ہر شخص کو اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ کرایہ مکان میں ادا کرنا پڑتا ہے اور اگر اس پر کنٹرول نہ ہو تو اسکا کافی اثر ہوگا مثال کے طور پر میں ایک واقعہ سامنے رکھتا ہوں کہ کانگریس کے ریسپشن کمیٹی (Reception Committee) کے سکریٹری میری واقف ہیں تاکہ ہمارے سالیے صاحب ہیں یہ کاغذ لکھوائے ہیں کہ اسٹ اپریل سے جب کلدار سکہ آجائیگا تو وہ اپنے مکان کا کرایہ روپے حالی کی بجائے روپے کلدار دینگے

مسٹر محی شاہانا تانی ایسے بہت سے لوگ ہیں

شری وی ڈی دیشپانڈے ہاں بہت سے ہیں میں نے ایک مثال آپ کے سامنے رکھی ہے بہت سے مالک ایسے ہیں جو لوگوں نے چاہے ہیں اس کے متعلق ندا ہیں اظہار کرتی ہوں ایسے حالات میں اس سلسلہ میں حکومت کو قدم اٹھانا چاہیے تاکہ ایسی باتوں کی روک تھام ہو میں امید کرتا ہوں کہ اس کے بارے میں قدم اٹھائے جائینگے دیگر چیزوں کے بارے میں بھی دیس ہیں مثلاً کنٹرول کے بارے میں کس طرح کنٹرول قائم کیا جاسکتا ہے کیونکہ کوئی ریگولر (Regular) کنٹرول حکومت آج بھی ہے سیلز ٹیکس (Sales Tax) کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ اس میں اضافہ نہ ہوگا لیکن اپریل کے بعد جو محصول میں دوسائی رائے کے لیے اضافہ ہوگا اس کو روکنے کے لئے کوئی موثر مشنری (Machinery) قائم کرلی جانی چاہیے تاکہ محصول میں اضافہ کو روکا جاسکے اون پر جو ڈالا جاسکے ہیں اور نہ انتظام کیا جاسکتا کہ او ایس (OS) کی بجائے آئی جی (IG) میں سولہ روپیہ میں آنے کے اکسچینج ریٹ (Exchange rate) کو ملحوظ رکھتے ہوئے چیزیں ملیں اور قیمتیں برقرار رکھی جاسکیں جو چیزیں بارہ آنے حالی میں ملا کرتی تھی اب اس کو یا تو بارہ آنے حالی میں ملنا چاہیے یا نو آنے کلدار میں ملنا چاہیے اس طرح اس طرف خاص توجہ دیکر رائزنگ پرائس (Rising Prices) کو روکا جاسکتا ہے میں جانتا ہوں کہ آپ کرونگا کہ عوام اور سیاسی پارٹیوں کے خیالات جو اس بارے میں ہیں ان کو میں اندر سمجھ (Misunderstand) نہ کیا جائے جو طریقے اس سلسلہ میں حکومت استعمال کر رہی ہے

اس وجہ سے زمانہ میں بند ہونے والی ہیں مجھے آج ہی اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ
ٹریڈ یونینس (Unions) کے کارکن پھر ایک مرتبہ لاٹھی چارج کے خلاف کل احتجاج
کرنے والے ہیں میں نہیں معلوم وہ کس حد تک دفعہ (۴) کا لحاظ کرینگے وہ اپنی
ایک ہلکی سی میٹنگ کرنا چاہتے ہیں اور لاٹھی چارج کے خلاف احتجاج کرنا چاہتے ہیں
ان کے لئے ایسے موقع نہ دینا مناسب نہ ہوگا جب آنریبل چیف منسٹر ہوم منسٹر
اور منسٹر صاحبین سمجھتے ہیں کہ ہم ایسے حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں جس سے کوئی
گڑبڑ نہ ہو تو ایسی حالت میں اگر وہ لوگ کوئی جلوس (Procession) نکالنا
چاہتے ہیں کوئی میٹنگ کرنا چاہتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں خلل کیسے
پیدا ہوگا حکومت نے اس اقدام کا اعلان کیا ہے کہ وہ ایک روپیہ کے سکہ
کو قائم رکھنا چاہتی ہے اس سے جو خوشی ہوئی اور اس سے جو بے چینی کم ہوجائیگی
اس لئے میں یہ اپیل کرونگا کہ دفعہ (۴۴) بھی فوراً برخاست کردیا جائے تاکہ ہم اسکی
کیونکہ ہم عوام کے سامنے وضاحت رکھ سکیں حکومت کی جانب سے جو نیک رویہ
(Positive) قدم اٹھایا گیا ہے ہم اوس کو ویلکم (Welcome)
کرتے ہیں آنریبل ہوم منسٹر نے کہا کہ میں پتھر کی دیوار نہیں ہوں اگر ایسا ہے
تو میں ان سے امید کرتا ہوں کہ وہ دفعہ (۴) کو فوراً برخاست کردینگے میں
کم از کم اپنی پارٹی کی جانب سے حکومت کو یقین دلانا چاہتا ہوں
کہ اس میں خلل ہماری طرف سے نہ ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ اور بھی جو پارٹیاں
ہیں وہ بھی اس میں خلل نہیں ڈالینگی تاکہ عوام کی رائے کو آپ کے سامنے رکھسکیں
میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے دفعہ (۴) فوراً برخاست کردیا
جائیگا اور اس کا موقع دیا جائیگا کہ ہم اپنی مانگیں حکومت کے سامنے رکھنا چاہتے
ہیں اوس میں رکاوٹ نہ ہو ہم کو اس بات کا حق ہے کہ ہم حکومت کے سامنے ہماری
مانگیں رکھیں خود جب آنریبل چیف منسٹر نے یہ کہا کہ ہم بھی عوام کا ایک
حصہ ہیں تو عوام کو بھی اس بات کا موقع دیا جانا چاہئے کہ وہ اپنی مانگیں آپ کے
سامنے رکھ سکیں میں حکومت کو اس حد تک اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ کوئی امن
میں خلل واقع نہیں ہوگا اس وجہ سے میں پھر ایک بار حکومت سے اپیل کرتا ہوں
کہ دفعہ (۴) فوراً برخاست کردیا جائے اور عوام کو اپنی میٹنگ بلانے کا موقع دیا
جائے اسکے علاوہ سکوں کے بارے میں بھی جو دقتیں ہیں اوس کو محسوس کیا جائے
اور اس معاملہ کو بھی صاف کیا جائے اتنا عرض کرتے ہوئے میں اس امنڈمنٹ
(Amendment) کی جو ہاؤز کے سامنے آیا ہوا ہے تائید کرتا ہوں

چیف منسٹر (سری بی رام کشن راؤ) مسٹر اسپیکر سر میں تھوڑا سا کلاریفکیشن
(Clarification) کرنا چاہتا ہوں اور آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے
ابھی جن جن شکوک و شبہات کا اظہار کیا ہے ان کو رفع کرنا چاہتا ہوں مجھے

پاس ہو ل اس وقت وجو ہے و کل هی کونسل آف سٹ س (Council of States)
میں پیش ہوا ہے پہلے یہ بل ہاوس اف دی پیپلز (House of the Peoples) میں
پیش کیا گیا پاس میں یہ حیدرآباد پیپر کرنسی ایکٹ (Hyderabad Paper Curr
ency Act) کو پوری طرح سے ری پل (Repeal) کرنے کے لیے یہ کلاز رکھا گیا ہے

Notwithstanding such repeal currency notes of denominational value exceeding one rupee issued under the provisions of repealed Act and in circulation as legal tender in the State of Hyderabad immediately before the commencement of this Act shall be legal tender in this State for such period or periods not exceeding three years from such commencement and to such extent and subject to such conditions if any as the Central Government may by notification in the Official Gazette determine

یہ ڈرافٹ بل پہلا ہو ہاوز آف دی پیپلز میں پیش کیا گیا تھا لیکن اس میں کوئی
وسری سیونگس (Savings) نہیں تھی اس کے بعد ہم نے یہ محسوس
کیا کہ اس کی وجہ سے ہمارے عوام کو تکلیف ہوگی اس لحاظ سے اس میں ہونی میں
ترمیم کی ضرورت ہوگی اس کے لیگل ٹنڈر (Legal Tender) کے بارے میں
انہوں نے یہ اس حد تک کہا تھا کہ یہ ایک ری پل ہونے کے بعد وہ لیگل ٹنڈ
رہیگا اس کے علاوہ اس میں کچھ اس کا ذکر نہیں تھا لیکن جب جان ر لوگوں کی
جانب سے اس کے متعلق کہا گیا اور ہم نے بھی اور (pressure) ڈالا
تو وہاں دہلی میں یہ ہوا کہ کونسل آف اسٹیٹس میں دوسرا بل پیش کیا گیا اس کا
مقصد یہ تھا

to extend the period during which Hyderabad coins and notes of the denominational value of one rupee may continue to be legal tender to repeal Hyderabad Paper Currency Act No 2 of 1327 F and make certain other incidental provisions

اس طرح اس میں جو خامیاں تھیں ہمارے ری پریزنٹیشن (Representation) کے
بعد طور اون کو درست کردیا گیا اور ایک بل کونسل آف اسٹیٹس میں پیش کیا گیا اور
جو بل کہ ہاوز آف دی پیپلز میں پیش ہوا تھا اون کو کانسیل کیا گیا (Withdraw)
کرلیا گیا ہے یہ بل پارلیمنٹ میں پیش ہونے والا ہے اس کے ذریعہ حیدرآباد پیپر کرنسی
ایکٹ (Hyderabad Paper Currency Act) کو پوری طرح سے ری پل
(Repeal) کردیا گیا ہے اس بل کے منظور ہو جانے کے بعد اس کا نہ ہو
ہوگا کہ ہمارا حیدرآباد سکہ کے سلسلہ میں ایک روپیہ کی نوٹ کا چلن ختم ہو جائیگا

کیونکہ سکہ عثمانیہ کے ایک روپیہ کے نوٹ حیدرآباد یو کرنسی ایکٹ کے تحت پرنٹ
(Print) ہوا کرتے تھے جب وہ ایکٹ ری پیل (Repeal) ہوگا
تو ایک روپیہ کے نوٹ بھی لازماً منسوخ ہو سکتے ہیں وجہ ہے کہ گورنمنٹ آف
انڈیا نے جاری اس لئے کیا کیونکہ ایک روپیہ کے نوٹ کا چلن باقی رکھا جائے سول
نہیں کیا ... جب ہمارے آنریبل ... اس سلسلہ میں ... ڈھل گئے ہیں وہ ابھوں
نے ابھی آئے اور دس کے سکے کا میں (Coins) کی ... کہ ہم چاہتے
تھے اسکارپ ... ہوتے ہیں ... کو ان کا لیگل ٹینڈر کر (Legal Tender
(Character) کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک پہلو لیگل ٹینڈر فار دی پرپس اف ایکسپٹنس
(Legal tender for the purposes of acceptance) ہوتا ہے اور دوسرا پہلو لیگل
ٹینڈر فار دی پرپس آف اشو (Legal tender for the purposes of issue) ہوتا ہے
اس میں شک نہیں کہ اس بل میں تھوڑی سی گنجائش ہے کہ لیگل ٹینڈر کے معنوں
میں لیگل ٹینڈر فار ایکسپٹنس اور اشو دونوں شامل ہیں لیکن جس لجسلیشن
(Legislation) کے ذریعہ اسکو لیگل ٹینڈر مانا جاتا ہے اگر اوس میں قواعد بنائے
جائیں جیسا کہ اس سلسلہ میں بنایا گیا ہے

shall continue to be legal tender in that State for such period or periods not exceeding two years from such commencement and to such extent and subject to such conditions if any as the Central Government may by notification in the Official Gazette determine

تو اگر اس قانون کی روسے وہ قواعد اور شرائط کی پابندی عائد کریں (اور ظاہر ہے کہ
نوٹیفکیشن (Notification) پاس ہوسکتا ہے) تو ہم اس پر غور
نہیں کرسکتے کہ اس لیگل ٹینڈر کو ان اغراض کے لیے لیگل ٹینڈر ہونا چاہیے حالیس کروڑ
کی عثمانیہ کرنسی گریجولی (Gradually) دو سال کے اندر وِدڈرا
(Withdraw) ہو جائیگی اور کم از کم ... کے بعد پھر
کوئی عثمانیہ کرنسی چالو نہیں رہیگی ... لیگل ٹینڈر کو قائم کرنے کی وجہ سے ہی اس
کا وِدڈرال (Withdrawal) ہوتا ہے اس کو چالو کرنے کی وجہ سے
نہیں البتہ اس اصول سے ہٹ کر ہمارے یہاں کے اور خاص طور پر لوور انکم (Lower income)
رکھنے والوں کی مشکلات کو اور ان کے احتیاج کو مدنظر رکھ کر آپ نے ہے لیکن اوس
کے سکے کے کوائن (Coin) و (Issue) کیے جاسکیں اور ایک ریزن
ایبل (Reasonable) مقدار میں مہیا کیے جاسکیں اس سے صاف ظاہر ہے
کہ آپ آنے سے اوپر کا چاندی سکہ اشو (Issue) نہیں ہوگا اوس کو ہیک اقبیو
نہیں کریگا البتہ اوس کو ایکسپٹ (Accept) کیا جائیگا گورنمنٹ بھی

اکسپٹ کرے گی اور بینک بھی اکسپٹ کریگا اور اوپن مارکٹ (Private Transaction) میں بھی وہ اکسپٹ (Accept) ہوگا جب یہ روپیہ اکسپٹ ہوکر ودھ ڈرال (Withdrawel) ہو جائیگا تب وہ اسی میں رہیگا اور یہ دو سالوں تک جو سکلاس رہینگی ان کے لیے انہوں نے ہمارے لیے ایک سہولت دی ہے ایک جب ہی سہولت دی ہے جو کنسیومرس (Consumers) ہیں اون کے لیے جو [illegible] ہوسکتی ہیں وہ [illegible] ی حد تک دور ہو سکتی اور ان کا یہ اثر (Effect) ہے اس کے لحاظ سے یہ رقم بازار میں رکھی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسکو قبول کرلیا جائیگا کیونکہ اس کی وجہ سے اب ایک بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ ہی گورنمنٹ کی جانب سے یہ اشورنس (Assurance) بھی دیتا ہوں کہ ہمارے موجود حالات کے مطابق پرائس (Prices) پر کنٹرول کرنے کی جو گنجائش ہے اوس سے کام لیکر پرائس پر کنٹرول کیا جائیگا ہمارے سرکار (सरकार) میں اس کے لیے سرکار (शासन) ہیں ہم ان سے کام لینگے اس کے علاوہ ہمارے آنریبل فنانس منسٹر نے گورنمنٹ آف انڈیا کو عثمانیہ کوین (Osmania Coin) کے سلسلہ میں بلیک مارکٹ (Black market) کو روکنے کے متعلق توجہ دلائی ہے اور اس سلسلہ میں ایک وہ نوٹیفکیشن (Notification) جاری کرنے والے ہیں کہ اگر عثمانیہ کرنسی کی بلیک مارکٹ ہوگا اون کو پینالٹی (Penalty) مقرر دیا جائے جس سے اس سلسلہ میں بھی اطمینان کرلیے گئے ہیں [illegible] رہی ہیں اون کے متعلق میں نے کل ہی ایک پریس کانفرنس (Press Conference) میں واضح کر دیا ہے اب رہی ڈیمانیٹائزیشن الونس (Demonetization Allowance) کی بابت تو اس کے فینانشیل اسپکٹس (Financial aspects) کا ذکر کیا جا سکتا ہے میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کے انٹنشنس (Intentions) کو مس انڈرسٹانڈ (Misunderstand) کرنا نہیں چاہتی اور نہ ہی کوئی ان سمپیتھٹک (Unsympathetic) طریقہ ان جی اوز (N G O s) لوگوں [illegible] کے بارے میں اختیار کرنا چاہتی ہے جو پریکٹیکل اسپکٹس (Practical aspects) اون کے پیش نظر ہیں اکے لحاظ سے میں یہ یقین دلاسکتا کہ ڈیمانیٹائزیشن الونس دیاجائیگا ان فیسلٹیس (Facilities) کو عمل میں لانے کے بعد بھی اگر دقتیں محسوس ہوں تو یقیناً ہم اس پر غور کرسکینگے میں نے اس کے لیے بھی عرض کیا ہے کہ ڈیمانیٹائزیشن (Demonetization) کے سلسلہ میں ایک ایڈوائزری کمیٹی (Advisory Committee) قائم کی جارہی ہے [illegible] تک اس کا اعلان ہو جائیگا [illegible] اس سلسلہ میں [illegible]

اون در سوز کو کی نہ ضروری ہی ہیں کہ ڈیمانیٹائزیشن الوس دیا جائے بلکہ
اگر کوئی دشواری پیدا ہوگی تو دوسرے طریقہ سے بھی ریلیف (Relief)
دیا جاسکتی ہے لوور انکم امپلائز (Lower income employees) کے سلسلہ
میں بعض باتیں غور کیا جاسکتا ہے لیکن آن دی ایو آف دس لیجسلیشن
(On the eve of this legislation) ڈیمانیٹائزیشن الوس کا مطالبہ ہی کیا جاسکتا
گورنمنٹ پبلک آرگنائزیشنس (Public Organisations) کو مس انڈر سٹانڈ
(Misunderstand) نہیں کر رہی ہے بلکہ پبلک آرگنائزیشنس کے
لیڈروں گورنمنٹ کو مس انڈرسٹانڈ کررہے ہیں اور ڈیل ریکگ واولا کو ڈیمانسٹریشن
(Demonstrations) اور پروسیشنس (Processions) لانا چاہتے
ہیں میں مانتا ہوں ادب کے ساتھ عاجزانہ کہنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس کے لیے
تیار نہیں بڑی ہی پبلک لمیٹ کے ساتھ پروسیشنس نکالنے کے ارادے کئے جاسکتے ہیں
لیکن حکومت کو ایک بات ہی ملحوظ رکھنا ہے حیدرآباد اور سکندرآباد کے شہروں میں ہوا
ہے لیکن عوام لیڈر اس ہی اور (NGOs) کے مسائل کے سلسلہ میں
پروسیشن (Procession) نکالنے کے یہ میتھڈز (Methods)
نہیں ہوسکتے آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن (Hon leader of the Opposition) نے
خود مان لیا ہے کہ بعض سہولتیں مل گئی ہیں گورنمنٹ خود اس بات کی کوشش کر
رہی ہے کہ عوام مشکلات میں مبتلا نہ ہونے پائیں لیکن اس کے باوجود کچھ
ریپریزنٹیشن (Representation) ضروری معلوم ہو تو اس کے لیے یہ بہتر
طریقہ ہے کہ ایک ڈپوٹیشن (Deputation) پانچ دس آدمیوں کا گورنمنٹ
کے پاس بھیجا جائے لیکن اس طرح ارادوں میں پروسیشن نکالنے کی اجازت دے کر لا
اینڈ آرڈر (Law and Order) کو خطرہ میں نہیں ڈالا جاسکتا ہم آنریبل لیڈر
آف دی اپوزیشن کے اشورنس (Assurance) پر اپنے ملک کو روک نہیں
سکتے پچھلے تجربہ کی بنا پر ہم آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کے اطمینان دلانے پر
بھروسہ نہیں کرسکتے جب کہ کل ہی جو پروسیشن (Procession) ہوا آنریبل
لیڈر آف دی اپوزیشن اوس پر کنٹرول نہیں کرسکے ہوسکتا ہے کہ اس میں ہماری ہی
کچھ غلطیاں ہوں لیکن میں اس بحث کو چھوڑ دیتا ہوں پروسیشن جو ہوا وہ اس
کے ہوں یا نہ ہوں جب کبھی ماس مینٹالیٹی (Mass mentality) پیدا
ہو جاتی ہے تو بڑے سے بڑے لیڈر کے لیے بھی اوس پر کنٹرول کرنا ناممکن ہو جاتا
ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی حیدرآبادی جو عوام کا ویل وشر (Well wisher)
ہو اور جو چاہتا ہے کہ اسٹیبل گورنمنٹ (Stable Govt) چلانے کی خواہش
رکھتا ہو وہ آج پروسیشن نکالنے کی اجازت نہیں دے سکتا دفعہ (۱۴۴) [illegible]

بنا سے حوصلہ پیدا ہوتا ہوں اگر یہ ہے کہ اطمینان ہو جائے کہ پروسیشن اور ڈیمانسٹریشن نہیں کیے جاسکیں گے کم از کم آٹھ دس روز تک یہ اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ لوگ گورنمنٹ سے کوآپریٹ (Co operate) کرینگے اور ایجیٹیشن کرنا چاہتے ہیں اور حکومت کو ایمبراس (Embarass) نہ کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً ہم نے جو آرڈر دیا ہے اوس کو آٹھ دس روز میں اٹھالیں گے اسکے بعد میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو اطمینان دلانے کے لیے ان سے کوئی وعدہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں جب تک اس کا اطمینان ہو جائے کہ آرگنائزیشن (Organisations) یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ہم کو اس سلسلہ میں ڈیمانسٹریشن (demonstrations) کرنے یا پروسیشن (Processions) نکالنے کی ضرورت نہیں ہے اور مجھے جب یہ معلوم ہو جائے کہ اب امن کو کوئی خطر لاحق ہونے والا نہیں ہے اور سکشن (۱۴۴) کو جاری رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی ان ٹو ورڈ (Untoward) واقعہ ہونے والا نہیں ہے تو اوس وقت ہم دفعہ (۱۴۴) کو اٹھالیں گے لیکن موجودہ حالت میں اس کے لیے ہم تیار نہیں ہیں کہ یہ دفعہ برخاست کردیا جائے ہماری کیبنٹ اور گورنمنٹ کی مرضی یہی ہے کہ چاہتے ہیں کہ پبلک کے کوآپریشن کے ساتھ سہولت اور آسانی کے ساتھ ڈیمانی ٹائزیشن (Demonetization) کے قانون کا امپلیمینٹیشن (Impla mentation) کیا جائے ایسی حالت میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اور دیگر پارٹیوں کے لیڈر جو یہاں موجود ہیں وہ کیوں خواہ مخواہ اس امر پر اصرار کرتے ہیں کہ پروسیشن نکالنے اور میٹنگ کرنے کی اجازت دی جائے؟ اگر ان کے ساتھ کوئی میٹنگ کرنا چاہتے ہیں اور عوام کو سمجھانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے کمشنر پولیس سے اجازت ملیگی لیکن اگر اس سے ڈرانا دھمکانا مقصود ہو تو پھر اس کے نتائج دوسرے ہونگے اگر لوگوں کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں اور لوگوں میں ایک اچھی سائیکالوجی (Psychology) پیدا کرنا چاہتے ہیں تو پولیس کمشنر ایسی میٹنگ کی اجازت دے سکتے ہیں دفعہ (۱۴۴) کے تحت بھی ایسی میٹنگ کرنے کی اجازت مل سکتی ہے لیکن ایسے پروسیشن (Processions) ڈیمانسٹریشن (Demonstrations) کے لیے جس سے امن کے لیے خطر ہو میں اجازت دینے کے لیے تیار نہیں ہوں

Mr Speaker I shall now put the amendment to vote The question is

'That after clause 2 of the Bill, the following proviso, namely

Provided that nothing in this Section shall preclude a person from paying his dues in equivalent O S currency to the extent and for the purposes for which the same continues as legal tender in Hyderabad State after the thirty first day of March 1958
be inserted

The motion was adopted

Shri L K Shroff Mr Speaker Sir I have got a doubt about the grammatical construction of the second clause

Mr Speaker The grammatical construction will be seen by the Legal Advisor

The question is

That clause 2 as amended and the illustration stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 2 was added to the Bill

Mr Speaker I shall now take up Clause 3 There are amendments to this clause to be moved by Shri B Ramakrishna Rao

Shri B Ramakrishna Rao I beg to move

That Clause 3 of the Bill be omitted

Mr Speaker There are other consequential amendments to clauses 4 5 and 6 They may also be moved

Shri B Ramakrishna Rao I beg to move

That consequentially clauses 4 5 and 6 of the Bill be renumbered as clauses 3 4 and 5 respectively and

'That in line 3 of clause 3 of the Bill as so renumbered the words and figures or section 3 be omitted "

Mr Speaker Motions moved

'That clause 3 of the Bill be omitted

That consequentially clauses 4 5 and 6 of the Bill be renumbered as clauses 3 4 and 5 respectively and

That in line 3 of clause 8 of the Bill as so re num bered the words and figures or section 3 be omitted

Shri B Ramakrishna Rao I just want to say a few words in clarification of the above amendments

In the Bill as proposed there is clause 3 which refers particularly to the Sales tax Act and the rates at which sales tax is going to be collected As a matter of fact it is redund ant and it is not exactly within the purview of this Bill which is just a consequential legislation after the Bill pa sed in the Parliam nt Therefore I do not think it legitimately forms part of he Bill That is why I am propo ing that it may be omitted The other amendment is just for renumbering the clauses and is a necessary consequence The reference to Section 3 should a so be omitted because Clause 3 is being omitted according to my amendment

Mr Speaker There is an illustration under clause 3 When clause 3 is omitted that illustration will also have to be omitted

Shri B Ramakrishna Rao Yes the illustration also will be omitted

شری وی ڈی دیسپانڈے کلاز او ب (Omit) کیا جارہا ہے
جس کے ساتھ ساتھ کچھ سیکلاز ن آسکی کلدار ایک روپیہ کا ار جار او ے
کا سوال کسطرح حل کیا جائیگا یہ معلوم نہیں ہوا یہ حضور کا جارہا ہے کہ حالی
میں حملہ کاروار ہوسکے نکی ھمیں و ا کی امید ہے کہ حملہ کاروار کلدار ہی میں
چلیگے / آج ہو ارہا ہے او کا ساد حال کیا جا رہا ہے آر ل ما ہیں مسٹر دوسرا
ل ملس ٹیکس کا لاسکے اسمیں سا د اسکی صراحت ہوگی ساڑھے سات ہزار حالی کی
جائے ساڑھے سات ہزار کلدار کی لمٹ (Limit) ہوگی اس طرح اسمیں کچھ
رلیف (Relief) ہونے والی ہے اسلئے میں خاموش رہا / آج جو جاری کرنے کا
وعدہ کیا جارہا ہے و جلد پورا کیا جائے تو بہتر ہوگا تاکہ د ہن دور ہوں

Dr G S Melkote Mr Speaker Sir clause 3 in the original Bill as inserted not as an amendment to the Sales-tax Act but as a consequence of the demonetization that is

proposed The Leader of the Opposition has inferred correctly I am going to bring up amendments to the Sales tax Act probably during the course of next week and then many matters pertaining to Sales tax can be discussed Whether any other facilities will be given in the matter of sales tax will be known to the hon Members when the amendments to the Sales tax Act are brought up before the House Today it is too early for me to say anything in this matter The consideration that prompted the inclusion of this clause was demonetization of Hali Sicca currency and if the currency is demonetized what should be the rate at which Sales-tax should be collected The rate of sales tax that would be collected would be reflected in the amendments that would be brought up before the House to the Sales tax Act in due course The Leader of the Opposition can express his views at the time of discussing those amendments As at present however the amendment proposed by the Chief Minister makes the clause redundant

Mr Speaker The question is

That clause 3 of the Bill be omitted

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That consequentially clauses 4 5 and 6 of the Bill be renumbered as Clauses 3 4 and 5 respectively

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That in line 3 of clause 3 of the Bill as so renumbered the words and figures or section 3 be omitted

The motion was adopted

Mr Speaker Now I shall put the other clauses to vote Clause No 3 is dropped

The question is

That clause No 4 5 and 6 as they stand originally or clauses No 3 4 and 5 as amended stand part of the Bill

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That the preamble short title explanation and commencement stand part of the Bill

The motion was adopted

Dr G S Melkote I beg to move

That L A Bill No VI of 1953 the Hyderabad Currency Demonetization (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill be read a third time and passed

Mr Speaker The question is

That L A Bill No VI of 1953 the Hyderabad Currency Demonetization (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill be read a third time and passed

The motion was adopted

Discussion on Further Demands for Grants

Mr Speaker Now, we shall take up the next item in the agenda motions for reduction to Demand No 58

Demand No 58 (Head of Account 57 Misc D)—Rs 1 64 57 000 Payments to H E H and Jagirdars

Payment of Compensation to the Nizam

Shri G Sreeramulu I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 64 00 000

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 64 00 000

Payment to H E H and Jagirdars

Shri M Buchiah I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1,60,07 000

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 60 07 000 '

Payment to H E H and Jagirdars

Mr Speaker I think this is the same as the rest of the amendments All these amendments practically cover the same subject

Shri Annajirao Gavane There is a difference in the amounts to be reduced Sir I do not want to reduce all the amounts I want to give something (Laughter)

Mr Speaker In any case the nature of the motion does not change The hon Member can move the motion

Shri Annajirao Gavane I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 91 71 500

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 91 71 500 '

Economy in Payment to the Nizam

Shri V D Deshpande I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 42 86 000 "

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 42,86 000 "

Payments of Conditional Grants

Shri A Raj Reddy (Sultanabad) I beg to move

' That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 8 48 000 '

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 3 48 000

Economy in Payments to Jagirdars

Shri V D Deshpande I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 00 000

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 00 000

Advisability of Continuation of Payments to H E H and the Jagirdars

Shri Ankush Rao Ghare (Partur) I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

Interim Payment to Jagirdars

Shri K Venkatram Rao (Chinna Kondur) I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

Mr Speaker Now we will proceed with general discussion on the motions for reduction The time at our disposal is very short Shall we have the general discussion till 7-30? The Minister in charge can then reply

Shri V D Deshpande I do not think it will be sufficient We may have to sit till 8 30 today and carry on general discussion till 8 This must have come before the House much earlier but was delayed because the Government could not make sure whether this is a charged item or not

Mr Speaker This subject is discussed almost every alternative day

Shri V D Deshpande We have not discussed the demand as such

Mr Speaker There will be general discussion till 8 and after that the Minister concerned will reply

*श्री वी राजारतम (आरमूर) —मिस्टर स्पीकर सर आज जिस अवान के सामने करीब अक साल बाद अिस बजट के दौरान म अिस म गपर कि जो पसा निजाम साहबको तरफ खास की गरज से दिया जा रहा ह और जागीरदारो को जागीरी अब लिशन के सिलसिले म जो रुपया दिया जा रहा ह असपर आज हाअस बहस कर सकती ह और अुसपर वोट लेकर हाअस अुसे मजूर या नामजूर कर सकती ह अलबत्ता पिछले साल हमने यह महसूस किया कि ग वर्नमट यह चाहती थी कि अिस मसले को वोट पर न रखा जाय अब न म अिस पर बहस हो सकती थी लेकिन अुसे वोट पर नही रखा जा सकता था अिसलिअ असे चाज अकाअट के तहत रखा गया था हम जानते ह अस वक्त गवर्नमट यह न ही चाहती थी कि अिसपर कुछ बहस हो या अिसे वोट पर रखा जाय क्योकि जनरल अिलेक्शान के अय न म आपने अवाम के सामने जो वादे किय थे असे आप पूरा नही कर सकते थे और जो यहा पर मिनिस्ट्री ग वर्नमट की जानिब निजाम साहब को यह रुपया गर जरूरी तरीके पर दिया था अिसपर कुछ अवाम का वोट नही लिया गया था अिस मसलेपर कांग्रेस म भी कुछ अकतलाफ राय थी लेकिन बाद म कुछ कोम्प्रोमाअिज करके यह तय किया गय कि अब अिस बजट सेशन म अिस आयटम को वोट पर रखने म कुछ हरज नही ह फिर आज यह हमारे सामने लाया जा रहा ह कि हम अिसपर वोट ले सके कुछ समझौता आपस म किया गया कि जागीरदारो को और निजाम साहब को किस तरह पसा मजूर किया जाय

[Mr Deputy Speaker in the Chair]

कांग्रेस पार्टी अिस चीज को किस नजरिअे से देखती ह और निजाम साहब और अनके साथ अनके सिस्टम म जो गरीब थे असे जागीरदारों से हमदर्दी बताकर आज अनको मुआवजा देना ठीक कुछ बजा होगा जिनके खिलाफ कांग्रेस वाले रूब म शुरू ही से आज हमदर्दी बताजी जा रही है म कल ही सोच रहा था कि आज जो मोजू अवान के सामने आनवाला ह अुसपर बहस करूगा और यह साफ करने की कोशिश करूगा कि अिस बहस म क्या वकायक हो सकते ह और क्या क्या बाते बयान की जा सकती ह

लेकिन अिसके कब्ल आनरेबल फ न न्स मिनिस्टर ने जो अभियादी नजरिया पेश किया ह कि निजाम साहब को या जागीरदारो को जो रकम काम्पेनसेशन के तौर पर दी जा रही ह अुसे हम आज नही बद कर सकते क्योकि हमारी हुकूमत न अुनके साथ कुछ कमेटमेन्ट्स किय ह और अुसके तहत यह रकम अुन्ह द जा रही है हम अिसको अभी कम करने के लिअ तयार नही ह और मे यह भी

*Confirmation not received

कह सकते हैं कि हमने मुखतलिफ औकातपर यह कहा है कि अिस मसले के बारे में अपोजिशन ने अपना ओपिनियन (Opinion) कुछ अेक्सप्रेस कर दिया है कि हम जागीरदारों को और निजाम साहब को बचाना चाहते हैं और अुनका मुआवजा कम करने के लिये तैयार नहीं हैं लेकिन बात असा है कि यह अुनको कॉन्स्टिट्युशन के तहत दिया जा रहा है यह बात सही है लेकिन मैं पूछना चाहता हूं क्या कॉन्स्टिट्यूशन में रहकर भी अिसे कम नहीं कर सकते हैं या हम कॉन्स्टीट्यूशन को नहीं बदल सकते हैं? लेकिन हम चाहते हैं कि आवाम का गव्हर्नमेंट में विश्वास होना चाहिये कि गव्हर्नमेंट कुछ न कुछ कर रही है और अिस लिये निजाम और जागीरदारोंका मुआवजा बन्द करना चाहिये

कांग्रेस पार्टी ने जनरल अिलेक्शन के जमाने में जो चीज करने का वादा आवाम से किया और जो अैलान किया था वह सब ताकात में आनेके बाद कॉंग्रेस पार्टी भूल गयी और जो चीज अुस वक्त करने के लिये कहा था वह भी भुला दी गयी और अिस नारे के पीछे जो जोर था कि हम निजाम को निकाल देंगे वह पॉवर में आने के बाद खतम हो गया ये लोग समझने लगे हैं कि अब पोलिस अॅक्शन के बाद अुस हस्ती की यानी निजाम साहब की हैसियत ही क्या रही है और अब अुनके हाथ में अैसी कौनसी ताकत रही है? अब तो वे हमारे हाथ की कठपुतली बनकर बैठे हैं और चाहे जब हम अुन्हें निकाल सकते हैं तो अैसी हालत में अुनको कुछ मुआवजा देने में क्या हर्ज है? हम जब अुनसे सरफखास की जमीन ले रहे हैं तो अुन्हें कुछ मुआविजा तो देना ही चाहिये और कांग्रेस पार्टी के लोग यदि यह समझ रहे हैं कि आपके अिस बात को मानने के लिये आज यहां की आवाम तैयार है तो मुझे कहना है यह आप बड़ी गलती कर रहे हैं

अिसके सिलसिले में मैं साफ तौर पर कहना चाहता हूं कि अिस अिशूपर (Issue) कि गव्हर्नमेंट ने निजाम साहब को ५ लाख रुपये सालाना देने चाहिये या नहीं या जागिरदारों को मुआविजा देना चाहिये या नहीं अिस पर किसी अेक कॉन्स्टिट्युअन्सी में अिलेक्शन कर के देखा जाय कि आवाम सही मानें में क्या चाहती है अिसलिये मैं अपनी कॉन्स्टिट्युअन्सी की मेरी सीट खाली करने के लिये तैयार हूं और अिसी अिशूपर अेक अिलेक्शन हो जाय अगर आप जीत कर आये तो मैं समझूंगा कि आपका जो फैसला है वह आवाम को मंजूर है मैं अपनी सीट छोड दूंगा और यदि आप अिस अिलेक्शन में हार गये तो आप को फिर यह हुकूमत चलाने का कोअी अधिकार नहीं है

लेकिन यह अेक बिलकुल बुनियादी मसला है और अहम मसला है कि क्यासा निजाम को यह कॉर्पोरेशन दिया था य था नहीं आज निजाम साहब की जो सरफखास जमीन सरकारने लेली है अुसके कॉम्पेनसेशन के तौर पर अुन्हें यह ५ लाख रुपये सालाना की रक्कम दी जा रही है यह अफसोस की बात है यह सरफखास की अेक खास हिस्ट्री रही है यह जो सरफेखास की जमीन थी वह निजाम साहब की थी और अिसकी जो नगदी आमदनी टैक्स आदि के तौर पर आया करती थी वह निजाम साहब को मिलती थी और अुसके लिये निजाम साहब खुद फायदा अुठा सकते थे और सरफेखास पर जो खर्च हुआ करता था वह गव्हर्नमेंट बरदाश्त करती थी आज तो निजाम साहब को प्रिव्ही पर्स (Privy Purse) के तौर पर ५ लाख रुपये दिये जा रहे हैं और सरफे खास के

लोग पर फिर मजीद ५ लाख रुपय देने की क्या जरूरत है ? यह तो अच्छी किसम के बायटमपर वाइग पेमट हो रहा है तो यह सरफखास पर और रकम देन की जरूरत नही मालूम होती सरफखास और प्रिन्सी पस के क्या मान है ? तो जिस तरह अच्छी किसम के भदाव पर दुबारा पेमेंट करन की क्या जरूरत है ? म नही समझ सका कि अिसमे गवर्नमट का क्या मकसद है म कोम्प्रम पाटी को यह कहना चाहता हु कि अिस तरह वारा पेमट करन की क्या जरूरत है ? कुछ जरूरत नही है हालात का यह तकाजा है कि आपको यह रकम बद करनी पडगी आवाम जिस चीज को कभी बर्दास्त नही कर सकती है आपको जमहुरी ताकत के सामन सिर झुकानाही पडगा हैदराबाद मे तो आज जमहुरी ताकत को कुचलने की कोशिश और धलोगो की जानिब से हो रही है मै फोरन गव्हर्नमेंट को वॉन करना मुनासिब समझता हू कि हम असा महसूस हो रहा ह मुझे असी कुछ अित्तलाअ मिली ह कि जिस फिरकेवाराना जहनियत को खतम करन के लिय हमन जितनी कुर्बानी आज तक की है वह फिरकेवाराना जहनियत फिर से अपना सिर अुठा रही ह निजाम साहब के सर्फेखास म जो हिंदू लोग काम कर रहे थ अु हे निकाल कर जिस जगह नय लोग लेन की कोशिश की जा रही ह और हैदराबाद म फिरसे फिरकेवाराना जहनियत के लोग काम करने लग गय ह और फिरसे कम्युनल विष फैलाया जा रहा है जिसकी वजह से सरकार को पहले भी काफी नुकसान अुठाना पडा यही चाले फिर से चली गयी तो अुसके लिय सरकार ही जिम्मेदार होगी यह बात म आज जिस अवाम के सामने रखना चाहता हू जिस निजाम साहब को आज आप ५ लाख रुपया दे रहे है वही निजाम साहब और अुनके साथी नये रूप म यह कम्युनल की जिग फैलाना चाहते है और अुनके आसपास रहनेवाले लोग जिस बाबत की बराबर कोशिश कर रहे ह आज अैसे लोगो को रहम दिली से नही छोडना चाहिये ये सारे लोग अिकट्ठा होकर फिर से साजिश कर रहे ह और यह कोशिश की जा रही है कि हैदराबाद में आज जो हिंदु और मुसलिम आवाम अमन से रह रही है अुसमे कुछ न कुछ झगडा पैदा हो जाय अमन मे खलल पडे जिससे फायदा अुठा कर हम फिर से अपना राज शुरू करे और जमहूर दौर आया है अुसे खतम करे

मुझको यह भी मालूम हुआ है की निजाम साहब का जो खानक सिपासालार है अुसन निजाम साहब को यह कहा और यह मशविरा दिया कि सरफ खास के अदर जो हिंदु मुलाजिम आज काम कर रहे ह अुनको निकाला जाय बरखास्त किया जाय अगर अैसा कोअी हिंदु मुलाजिम ह जिसकी अुमर ७५५ वर्ष की हो तो अुसे कपलसरी रिटायरमेट किया जाय और जो नये लोग लगाय गय है अुनको किसी न किसी तरह निकाला जाय और अुनकी जगह पर सब मुसलमान लोगो को लिया जाय और मैने सुना है कि अिस बात को निजाम साहब ने मजूर भी कर लिया है तो मै कहना चाहता हू कि यह फिरकेवाराना जो बात है वह आजकल फिरसे म रही है किसी भी जगह पर तर्जीह देते समय काबिल मियार और काबिलियत का लिहाज होना जरूरी है और सभी अच्छे लोग मिल सकते है और गव्हर्नमेंट को किसी ख्यालात को तर्जीह देनी चाहिये और जिनकी मेयारे काबिलियत अुस जगह के लिय काफी हो अुन्ही को तर्जीह देनी चाहिय मजहब फिरकेवाराना जहनियत को लेकर यदि किसी को तर्जीह दी जाती है तो ठीक नही है मै गव्हर्नमेंट का ध्यान अिस ओर दिलाना चाहता हू कि असी जो कार्रवाअीया हो रही है अुन पर सख्ती के साथ निगरानी रखी जाय और यह जो नापाक कोशिश हो रही है अुनको बिलकुल सख्ती के साथ रोका जाय

अिसके बाद मैं यह बात भी कहना चाहता हूं कि शायद निजाम साहब दुनिया के दौलतमंदों में दूसरे नंबर पर आते हैं लेकिन शायद कांग्रेस लोगों का यह ख्याल होगा कि अुनको दूसरे नंबर पर क्यों हम अुनको पहले नंबर पर लाना चाहते हैं और चाहते हैं कि हमारे राजप्रमुख पहले नंबर पर आयें। अिधर हैदराबाद की जो सनतें हैं वह पैसे की कमी की वजह से तबाह हो रही हैं और अेक तरफ आप निजाम साहब को ५० लाख रुपया दे रहे हैं। सनतों को फरोग देने के लिये कॅपिटल नहीं मिल रहा है और यहां कुछ लोगों के पास करोड़ों रुपये का कॅपिटल बेकार पड़ा है। यह जो निजाम साहब के पास करोड़ों रुपये पड़े हैं वह सनतों के लिये हासिल करने की कोशिश करनी चाहिये। यह तो हुकूमत नहीं कर रही है और अुलटे निजाम साहब को ५० लाख रुपये सालाना दिये जा रहे हैं। निजाम साहब के पास आज जो रकम है अुसका अंदाजा कोअी लगाता है कि अुनके पास ५ अरब रुपया है तो कोअी कहता है कि अुनके पास १ अरब रुपया है। अगर आप चाहते हैं कि हमारे यहां की सनतें बढ़ें तो आपको अुसको कॅपिटल देने की बहुत जरूरत है और अिसके लिये आपको निजाम साहब को कहना चाहिये आपको कॅपिटल देना चाहिये। आप यह सवाल नहीं चाहते हैं शायद आपको डर होगा कि यह बात यदि हम मानते हैं कि राजप्रमुख को कुछ न दिया जाय तो फिर हम यहां बैठने के लिये नहीं मिलेगा। लेकिन मैं बताना चाहता हूं कि आप यदि यह मुआवजा बंद भी करेंगे तो भी कोअी वजह नहीं है कि आपको अिसमें कोअी शिकस्त मानी जाय। मैं आपको यकीन दिलाना चाहता हूं कि आप यह बिमाड फेल भी होती है तो हम अैसा नहीं मानेंगे कि यह गवर्नमेंट पर अविश्वास है और गवर्नमेंट को अपनी जगह छोड़नी चाहिये। आप यदि यहां मान रहे हैं तो यह बिना बुनियाद बात है। आप अिस बिमाड को फेल हो जाने दीजिये लेकिन फिर भी हम आपको दूसरी बेंच पर रखने के लिये तैयार हैं। हम अैसा नहीं मानेंगे कि यदि यह बिमाड फेल होता है तो अुसका मतलब गवर्नमेंट पर अविश्वास है। किसी नंबर से यदि गवर्नमेंट अिसका वेट रही है तो अिसके लिये करने की कोअी बात नहीं है। गवर्नमेंट को यह नहीं सोचना चाहिये कि यदि यह बिमाड फेल होती है तो हमारी गवर्नमेंट गिर जायगी और सिर्फ अिस लिये यह बिमाड पास होनी चाहिये अैसी कोअी बात नहीं है। यह बिमाड न मंजूर करने में आपका कोअी डिफिकल्टी नहीं है। यदि हम अिसको नामंजूर करें और अिसका जो जमा पैसा है अुसे यदि आज जो बहुतसी फॅक्टरियां डिफिकल्ट हो रही हैं अुनको मदद देने के लिये खर्च करें तो बहुत अच्छा होगा। निजाम के पास भी आज जो जितनी रकम जमा है वह कहां से आयी है? गत ७-८ सालसे हैदराबाद को चूसकर और नजरानों की शकल में और दूसरी मुख्तलिफ शकलम यह निजाम साहब ने हासिल की है। अिस सारी रकम पर आवाम का राअीट (Right) होना चाहिये और हमारा यह जो राअीट है अुसे हुकूमत ने भी तसलीम करना चाहिये। हुकूमत आज यह बात मंजूर करने के लिये तैयार नहीं है। लेकिन यही देखा तो अिस पैसे पर हुकूमत का कब्जा होना चाहिये। लेकिन यदि हुकूमत यह रकम लोनशन की शकल में भी निजाम से ले पचास करोड़ लें तो अच्छा होगा क्योंकि यह निजाम साहब को मुआविजे के तौर पर दे रही है। आज हम अिस शकल में निजाम साहब को मिनिट भर के लिये भी बरदाश्त नहीं कर सकते हैं।

मैंने सुना है कि खुद निजाम साहब ने अैसी अिच्छा प्रगट की थी और वे खुद अपने २५ लाख रुपये छोड़ने के लिये तैयार थे और अिस तरह की ऑफर अुन्होंने गवर्नमेंट के पास रखी थी। लेकिन हमारी गवर्नमेंट अुसको कम करने के लिये तो तैयार नहीं है बल्कि अुसको ज्यादा बढ़ायगी

मुझको मालूम है कि आप जरूर मंजूर करनेवाले हैं क्योंकि वे तो आपके अन्नदाता हैं ना ? उनको आप कैसे छोड़ सकते हैं वह अन्नदाता का काम कर रहे हैं हम मालूम है कि आप जरूर देने वाले हैं आप तो उनकी नमक हलाली करने वाले हैं आपके आज तक के काम का हिन्दुस्तान में काफी टेस्ट हुआ है

दूसरा जो दूसरा आइटम है वह है जागीरदारों को कम्पेन्सेशन देने का उनके कारनामे भी निजाम साहब से कम नहीं हैं कि उनको कुछ रियायत दी जाय हमारे दस्तूर की बात नहीं जाती है दस्तूर में यह प्राविजन है कि किसी की जायदाद लेनी हो तो उसके लिए मुआविजा देना चाहिये और आज हम दस्तूर मजबूर करता है कि हम निजाम साहब को और जागीरदारों को भी मुआविजा देना चाहिये लेकिन मैं यह कहना चाहता हूं कि दस्तूर में यह नहीं बतलाया गया है कि कम्पेन्सेशन का रेट क्या होना चाहिये हिन्दुस्तान के सामने भी यह मसला है लेकिन अगर दिल से चाहते हैं तो इसे भी सुलझाया जा सकता है जैसे काश्मीर ने अपने देश में रिफार्म के लिए कांस्टिट्यूशन होते हुए भी कुछ न कुछ रास्ता निकाला ही लिया था उसकी मिसाल हमारे सामने है हमारी हुकूमत चाहे तो सब कुछ कर सकती है और इस कांस्टिट्यूशन में से भी रास्ता निकल सकता है और हम ५ लाख रुपये या जागीरदारों को भी ज्यादा मुआविजा देने की जरूरत नहीं है हम कम्पेन्सेशन के रेट अपने तौर पर भी फिक्स कर सकते हैं आज तक करीब रुपये की रकम सिर्फ जागीरदारों के मुआविजे के लिए दी जा रही है यह बहुत ज्यादा है हम चाहें तो इसे कम कर सकते हैं लेकिन आपकी इच्छा ही नहीं है जब इस तरह लेकिन रेट्स तय करने के बारे में तो दस्तूर में कुछ नहीं कहा गया है कांस्टिट्यूशन में सिर्फ इतना ही कहा है कि मुआविजा देना चाहिये उसके बिना कोई पार्टी नहीं ली जा सकती है लेकिन कम्पेन्सेशन का रेट तो आप तय कर सकते हैं इसी तरह किस चीज को ज्यादा प्रायारिटी (Priority) दी जा सकती है इसे भी आप तय कर सकते हैं मायनर इरिगेशन वर्क्स जो हैं उसके लिए लोग ५ परसेंट अपने से जमा करने के लिए तैयार हैं और वे कहते हैं कि सिर्फ बाकी ५ परसेंट हमें गवर्नमेंट के पास से मिलना चाहिये अवाम ५ परसेंट देने के लिए तैयार होते हुए भी गवर्नमेंट ५ परसेंट अखराजात बरदाश्त करने के लिये तैयार नहीं है इतना ही नहीं बल्कि हुकूमत के पास तो अवाम को कर्ज देने के लिए भी पैसा नहीं है कहा जाता है स्टेट एक्सचेकर (State Exchequer) के पास पैसा नहीं है अवाम को पैसा न होते हुए भी प्रायारिटि निजाम साहब को और जागीरदारों को मुआविजा देने के लिये दी जा रही है और मुझे पहले यह कम्पेन्सेशन दिया जाता है और फिर कहा जाता है कि हमारे पास पैसा नहीं है प्रायरटी लिस्ट में किस चीज को प्रायारिटी दी जाय यह तो सोचने का सवाल है अलग तरीकों से प्रायरिटी लिस्ट हो सकती है लेकिन आज की आपकी लिस्ट में तो जागीरदार और निजाम ही पहले आते हैं जो इसे स्टेट असेम्बली है उसे रेट आफ कम्पेन्सेशन्स तय करने का अख्तियार है लेकिन जब यह रेट्स तय किये गये तब कोई लेजिस्लेटिव बाडी तो थी नहीं और पुराने जो ऑफिशियल्स थे उन्होंने रेट्स यह तय किये थे जिसका नतीजा यह हुआ कि ज्यादा रेट्स कोट (Rates quote) हुए और मंजूर किये गये लेकिन आज तो यह मसला लेजिस्लेटिव असेम्बली के सामने पहली मर्तबा आया है और इसलिए अवाम को इसपर काफी संजीदगी के साथ सोचना चाहिये और इस पर गौर करना चाहिये कि क्या कम्पेन्सेशन कमसे कम दिया जा सकता है और उसका रेट क्या होना चाहिये आज

का रेट आफ काम्पेंसेशन(Rate of Compensation)है वह बहुत ही अक्सार्बिटेंट(Exorbitant)है। मैं यों बड़ा गिरदार हूं व कोथी निजाम साहब से कम नहीं हूं मैं यह नहीं कहना चाहता कि सभी जमींदारों को या जागीरदारों को बिलकुल काम्पेंसेशन ही न दिया जाय मैं जानता हूं कि जो छोटे छोटे जागीरदार थे और जिनके पास आमदनीका दूसरा कोथी जरिया नहीं था और जिनकी जागीरें सरकार ने ली हैं असे लोगों को जरूर काम्पेन्सेशन देना चाहिये। असि सिलसिले में मैं यह कहना चाहता हूं कि जो जागीरदार असे हैं कि जिनका मुआविजा १२ रुपय सालाना तय किया गया है और जो उनको मिलता है असे जागीरदारोंको वह मुआविजा ६ साल तक उनको देना चाहिये और जिनका मुआविजा १२ रुपय ज्यादा का सालाना है उनके यह सरकार गौर नजर करनी चाहिये मैं यो बड़े बड़े जमींदार या जागीरदार हैं उनको मुआविजा देने की कोथी जरूरत नहीं है लेकिन जिसके बारे में तो गवर्नमेंट कुछ नहीं कर रही है यह यदि किया जाय तो फिर स्टेट अक्सचेकर पर ज्यादा बार नहीं पड़ेगा और हुकूमत के लिये पसे महय्या कर सकेगी और तरक्की के कामों के लिये ज्यादा रुपया दिया जा सकेगा लेकिन जिन लोगों को ज्यादा से ज्यादा रुपया देने में ही गवर्नमेंट अपनी तरक्की समझ रही है

चीफ मिनिस्टर साहब ने कहा कि अपोजिशन के लोग जो तकरीरें करते हैं वह रघुपतिराघव राजाराम के असे अक साथ की रटती हैं और असी तकरीरें मेरे ऊपर कोथी असर नहीं करने वाली हैं तो असी हालत में अब मेरा ज्यादा बोलना बेकार साबित होगा चुनांचे अब मैं ज्यादा बोलना नहीं चाहता हूं आखिर में कोपस बचेस और ठाकरी बचेस से यह अपील करना चाहता हूं कि आप असि बिमारस को न पास करें और जो असि अिनक्वालिटी (Inequality) आज समाज में है असे दूर करने की यह जो अक साधी है उसपर अपना ध्यान दें। अितना कहकर मैं अपना भाषण समाप्त करता हूं

مسٹر ایسے راج ریڈی مسٹر ا سپکر سر جو رپے سامنے ہو سکا اعوا ہے
جاگیرداروں کے معاوضہ کے بارے میں ... صاحب کے ... کے معاوضہ کے بارے
میں ... سلسلہ میں معاوضہ دینے کی حوالت اور عوام کے اس بارے میں ... احساس
ہیں ... کی مشکلات ... گئے ہیں (کیونکہ ... کی ... کافی رقم ...
ڈالی ہے) کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ... میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں عوام کی ...
اس ... کی ... نہیں ہو سکیں ... الگ بات ہے ایک جماعت ... ...
آجانے کے بعد کچھ مشکلات ... اور ... اس کے ... میں ... کرے
جاگیرداروں کو ... بیس کروڑ روپیہ ... سال کے عرصہ میں
دیے جا سکے ... ہم کو چارجڈ آئٹمس (Charged items) کے تحت
... گئی ہے ... جو ہم سے کبھی چارجڈ ہے ... کہ جو معاوضہ ہم دے
رہے ہیں ... رہے ہیں ... ہمارا کا ... کہنا ہے کہ معاوضہ
دیا جائے ... ہم معاوضہ دینے ... ورنہ ہم ... چاہیے ہے کہ معاوضہ
دیں اس قسم کی ... کے کا ... کا کور (Cover) ... کی
کوشش ...

کہ (Charged or Uncharged) کا تعلق ہے وہ کا اعلان ہو چکا ہے کہ و
ہم نے چارجڈ (Charged) بھی کی جا سکتی ہیں کہا گیا کہ وہ ختم ہو گا میں
وہیں رہا میں نے کہا کہ اُن حالات میں جو ہیں آج تھا اگر اس رول میں
(Jagir Abolition Regulation and Jagir Commutation Regulation)
کے درمیان آئے گی وہ وہی وقت ایسی اور کمیونٹی میں ہو اور وہ ہے اب ہے وہ
ہے تاکہ جاری کر کے کہا وہی وقت ہو (Assessments) ہو
ہے وہی وقت جب کہ جاگیرات ختم کئے گئے تھے ان کے بعد درج ہم نہ کر سکے
کر رہی ہیں یہ چار کروڑ کی رقم ایسی ہے کہ جو ادا کی جانے کے لیے کچھ بجائے ہم اس کو آگے رکھ سکتے ہیں یہ رقم کچھ بقایا رقم
ہے ان کے بارے میں وہی وقت ہو رکھوا دی جائے گی کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ دستور کی جو شق ہے اسکو بنا کر جا رہا ہے اور جلا رہا ہے میں سمجھتا
ہوں کہ یہ اب صحیح نہیں ہو سکتی ان کے لیے بھی ان کے اندر ایک معزز
رکن ان کی جانب سے یہ وضاحت کر دی گئی تھی کہ معاوضہ ادا کرنے کے سلسلہ میں
دستور کی جو شق آ رہی ہے وہ اور بھی ہے ایک وہم ہے ایسی کی سرور
کو جو جانے کے لیے کور (Cover) ہے ورنہ جاگیر اب ان کے
زمینداروں کا احساس ہونے لگا اور جو جلا ہے اس میں چیلنج (Challenge) کیے
جانے لگے اور ایک دوسرے ایکٹ کے ذریعہ دستور میں ترمیم عدالتوں کو دخل اندازی کا
اختیار بھی ختم کیا گیا اور کلاز (۳) (اے) اور (۳۱) (ب) کا اضافہ کیا گیا جس میں ان
جاگیروں کے بارے میں جب موجود ہے اس آرٹیکل کو پڑھ کر بتانے کی ضرورت نہیں
لیکن میں مختصر طور پر بتلا دوں گا کہ ہر ریاست کی مجلس مقننہ (State Legislature)
اور پارلیمنٹ (Parliament) بلا معاوضہ زمینداروں کو ختم کر سکتی ہیں
اس میں صاف طور پر اسٹیٹ کی گئی ہے اور اسٹیٹ (Estate) کی تعریف کرتے
ہوئے یہ بتلایا گیا ہے کہ لوکل لینڈ ٹینیور سسٹم (Local land tenure system)
کے لحاظ سے یعنی زمینداری سسٹم یا محل واری سسٹم یا رعیت واری سسٹم جو بھی ہو
مقامی حالات کے لحاظ سے جو زمین سے تعلق رکھتے ہیں اس کے لیے ایسی زمین
اور ان (Any rights therein) کے الفاظ بھی اس میں کہے گئے ہیں
یہی وجہ ہے ہر قسم کے رائٹس مثلاً جاگیرداروں کی ہر طرح کی زمین وغیرہ
یا جو دوسرے رائٹس ہیں سب اس میں آ جاتے ہیں اس لیے یہ کہنا کہ دستور کے لحاظ
سے ہم بلا معاوضہ ختم نہیں کر سکتے بالکل غلط تصور ہے یہ ہو سکتا ہے کہ کسی
کی برابری کو ختم کرنے کے سلسلہ میں حالات کے سامنے کے مطابق سوشل جسٹس
(Social Justice) کرنا ضروری ہو تاکہ اپنی جان ہے اور گزر اوقات
زندگی وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ ضرور دیکھا جا سکتا ہے کہ کوئی معاوضہ دیا جائے
یا نہ دیا جائے یہ الگ بات ہے لیکن دستور کی آڑ لیکر یہ بہانے کی کوشش کرنا کہ ہم

اٹھایا گیا ہے مجبور ہیں یہ کہ بلا معاوضہ کرنا یہ دستور اسکی اجازت نہیں دیتا تا ہم آرٹیکل (۳۱) (ب) میں شیڈول (۹) کا بھی حوالہ دیا گیا ہے اور (۹) کے تحت ان ریگولیشن میں اور جاگیر ابالیشن اور کمیوٹیشن ان دونوں کا وہاں اندراج کیا گیا ہے یہ خیال تھا کہ عدالتوں میں جس طرح دستور کے تحت دوسرے ایکٹوں کو چیلنج کیا جا سکتا ہے اس طرح جاگیر ابالیشن ریگولیشن (Jagir Abolition Regulation) اور جاگیر کمیوٹیشن ریگولیشن (Jagir Commutation Regulation) کو بھی چیلنج کیا جا سکتا اس کی بناء پر ہی دستور میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ یہ ریگولیشن عدالت کی دسترس سے باہر ہیں اس لیے یہ حکم کالعدم قرار نہیں دی جا سکتی ۔ آرٹیکل (۳۱) رہنے کے وجود ہی شیڈول (۹) کے اندر جو درج کی گئی ہیں نہیں عدالت کالعدم قرار نہیں دے سکتی یہ جانا چاہئے اگر (۳۱) (ب) کو ملاحظہ فرمایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں سبجکٹ ٹو اماینڈمنٹس بائے دی کامپیٹنٹ لجسلیچر (Subject to amendments by the competent Legislature کے الفاظ کا استعمال ہوا ہے ایک طرف تو اس کو قابل ترمیم بنایا گیا ہے اور دوسری طرف عدالتوں کے دسترس سے باہر قرار دیا گیا ہے جاگیر ابالیشن اور کمیوٹیشن ریگولیشن کے وجود میں آنے سے پہلے جو اسسمنٹ (Assessment) کیا گیا اوس کی بناء پر جاگیرداروں کی رقم جو ان لوگوں کے حوالہ کی جا رہی ہے یہ اب تک نہیں اس کے متعلق ہم کو غور کرنا ہے اور یہ بھی ہم کو سوچنا ہے کہ آیا اس وقت اس حکم کو جاری رکھنا چاہئے یا نہیں رکھنا چاہئے اگر نہیں رکھنا چاہئے تو کس حد تک اور رکھنا چاہئے تو کس حد تک رکھنا چاہئے یہ سوالات دراصل ہمارے سامنے ہیں اور اس پر پوری سنجیدگی کے ساتھ سوچنے کی ضرورت ہے

میں خاص طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور برابر عرض کرتا رہونگا کہ آج کانگریس کس کی نمائندگی کرتی ہے کیا وہ سرمایہ داروں اور زمینداروں کی نمائندگی کرتی ہے یا عوام کی نمائندگی کرتی ہے اگر عوام کی نمائندگی کرتی ہے تو پھر یہ سماج کا طبقاتی تصور کیوں پیدا کرتی ہے کیا اوس کا یہ تصور ہے کہ ملک کے دونوں طبقات ایک دوسرے کا تتمہ ہیں یا ایک دوسرے کا تکملہ ہیں یہ کبھی ایک دوسرے کا تتمہ یا تکملہ نہیں ہو سکتے ایک لوٹنے والا طبقہ ہے اور دوسرا لٹنے والا ایک کی موت دوسرے کی زیست ہے ایک کی شکست دوسرے کی فتح ہے ایک کا نقصان دوسرے کے فائدہ کا باعث ہے بہر اندازِ حاصل لاکھ اس کو چھپائیں ہم کو تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک خاص طبقہ کے یعنی فیوڈل کم لینڈ لارڈ (Feudal cum Landlord) طبقہ کے مفادات کی حفاظت کر رہی ہے اور وہ انٹرسٹ کی پاسداری کر رہی ہے حالانکہ اس طبقہ کے مقابلہ میں دوسری طرف ہم دیکھ رہے ہیں کہ لاکھوں کروڑوں آدمی بیکار ہوگئے ہیں اور لاکھوں آدمی بھیک مانگ رہے ہیں ضرورت حال بدتر ہیں ضرورت حاصل ہے ادھر دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے خلاف نہیں جا رہے ہیں اگر مسئلہ ملتا ہے

تو ملک کامیاب ہو جائے گا۔ میں کہوں گا کہ اس طرح سے سب سے کوئی کام ہونے والا
نہیں ہے۔ ایک طرف تو اس طرح عوامی حربے سے ان لوگوں کو روپیہ دیتے ہیں اور
دوسری طرف کہتے ہیں کہ ہم عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ میں کہوں گا کہ آپ
ایک ہی وقت میں دو گھوڑوں پر سواری نہیں کر سکتے۔ یا تو ادھر ہو جائیے یا ادھر
ہو جائیے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے طور پر کے ساتھ بیٹھ جائیں کبھی ...
لیکن اسی طور پر سامنے ... ایک ہی ہونی چاہیے۔ یا آپ لوٹنے والوں کی امداد
کیجئے یا لٹنے والوں کی۔ لیکن آپ ... دونوں کو خوش کرنے کی کوشش
کرتے ہیں۔ یہ ثبوت ہے کہ آپ ... کر رہے ہیں۔ جب آپ ...
سے کریں اچھے دل سے کریں ... کہا جاتا ہے کہ آبجکٹولی
(Objectively) ملاحظہ آج آپ کس طبقہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ کس طبقہ
کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کی وجہ سے کن لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے
اگر آپ ... سوچیں تو معلوم ہوگا کہ آپ کس طبقہ کی نمائندگی کر رہے ہیں
آپ ایک طرف دیکھئے کہ ہمیں مالی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ہماری اکانومی
گر رہی ہے اور دوسری طرف آپ ان لوگوں کو کافی رقم دے رہے ہیں۔ ...
... مسائل پیدا ہو رہے ہیں جن پر فوری غور کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ یہ صرف
غور کرنا بلکہ اس کا حل نکالنا لازمی ہو جاتا ہے۔ آخر کب تک آپ ... آدمی کے لئے ...
عیش و عشرت کا انتظام مہیا کر رہے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ... اللہ ... و
راجہ ... وغیرہ۔ لیکن کیا یہ وجہ کافی ہے کہ لوگوں سے لوٹ کر ... اس روپیہ
جمع کرنے ... عوام کی ... لوٹ کر ... کو رکھا ہے اسکے علاوہ ...
معاوضہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ یہ رقم دوسرے علاقوں میں خرچ کرنا چاہتے ہیں حالانکہ
... بیروزگاری بڑھی ہوئی ہے۔ میں پوچھتا ہوں ایسی صورت میں آپ ...
... یہ رقم نکال کر کیوں ان کے منہ کا نوالہ بنانا ... ہیں۔ ایک طرف
راج پرمکھ کی حیثیت سے پروی پرس (Privy purse) ... لاکھ ...
جاتا ہے اور دوسری طرف صرف ... کے معاوضہ کے طور پر ( ) لاکھ الگ دے جاتے
ہیں۔ ... طرح سے ایک بڑی رقم ان کو ملتی ہے۔ میں یہیں سمجھتا کہ اس رقم کو
روکنے کے لئے اس ... واپس ... نہ صرف معاوضہ ... بلکہ نظام
کی پوری دولت جو نہ ... واپس آ جانی چاہیے۔ اس کے لئے عوام ہمیشہ ...
... چاہئے آپ ان کی لاکھوں حفاظت کریں

मिस्टर डिप्टी स्पीकर — — कुछ तरफके कॉंग्रेसी मेंबरों को बिल पर बोलने की जरूरत नहीं है ।

कई माननीय सदस्य — हमको भी बोलने की जरूरत है

यह मसला बहुत अहम है इसलिये इस पर हम लोगों को भी वक्त दिया जाय तो मुनासिब होगा । एक उधर से और एक इधर से इस तरह से बोलने का मौका दिया जाय तो अच्छा होगा ।

मिस्टर अ ध्यक्ष स्पीकर अ पको भी मौका मिलेगा

विरोधी पक्ष के सदस्य अ प स्टेटमेण्ट्स देते तो बोलन क चाह त थी

श्री अम्. बस रेड्डी अ पके सजेशन क जरूरत नहीं ह

श्री हो वी देशपांडे डिसकशन अडजर्न कीजिये

डा चन्न रेड्डी यह बलग बात ह

श्री अब्दुल वहीद अ गाबु ग आज क मसला बहुत अहम ह और बहुत से स स सदस्य ख्यालात का इज़हार कर चुके ह जिसके पहले भी यह मामला इ अ स के स मन आय ह मिडाइ के दौरान भी अ म हो लेकिन कभी मतदान जिस पर बहस ह चुक ह जिवाम और जागीरदार को ज मआवजा दिया जाता ह उसको कम करन या बंद करन के मत क्या यहा सब न अपन ख्यालात ज हर किय ह और च फ मिनिस्टर साहब का जवाब म नही भ हू उनसे कह गय थ कि जागीरदारो क मआवजा कम किय जाय त अ ह न कह था कि हम जागीरदार को अकान मिक फाक नही करना च हते अ प देखग कि जाम और जा जागीरदार का पूरा मआवजा खत्म करन के लिए मत अमेण्डमेंट नही रखा ह लेकिन उनको कुछ देना चाहिय ऐसा मत कह थ और आज भी म यही कहना चाहता हू अ एक च फ मिनि मिनिस्टर य कन्सर्न्ड मिनिस्टर (Co ce ned M n ste) य बस पालिसी के मबर से जब यह कह जाता ह कि म ठवाड म और तेलंगाना म कहत ह और क बि यस क म लोग परेशान ह उनके लिए न्याय पसा खच करन चाहिय तो कह जाता ह कि फ नांश शियल सरकम सेस (F nanc al c rcumstances) ऐसे ह कि हम न्यादा खच नही कर सकते म पूछन चाहता हू जसे कि अभी अकबर मरेकर मबर न कह कि अ प इंटरेस्ट बिटरेस्ट Ves ed nterest) को न माविसती करते ह परन्तु अ प लोग हमेशा मिक्स्ड बकान मी (M xed e onomy) की ब ते करते ह हम मानते ह लेकिन यह मिक्स्ड एकानामी यह कहती ह कि यस लाख लोग मुहासिर हो तो उनके लिए सिर्फ १ लाख रुपय खच किय जाय और जो लोग पहले से सारा पसा अपन पास म लिये बठ ह उनको और ज्यादा पहु चायी जाय क्य यह कभी मिक्स्ड अकानामी का प्रिंसिपल हो सकता ह जिस तरह क यह मिक्स्ड अकानामी ह आप निजाम को सफ्खास के लिए लाख का मुआवजा देते ह हम किस च ज के लिए निजाम को मआवजा देन जा रहे ह जिस पर गौर करन चाहिय क्या यह सफ्खास निजाम की जायदाद ह आप अगर हिस्ट्री को देखग तो पता चलेगा कि यह जिस स्टेट के अन्दर होन क हसीयत देते उनको खच चल न के लिए दूसरो से कुछ रकम देन के बजाय उनको यह अख्तियार दिय गया था कि सफखास के जरिये से जो कुछ आमदनी होगी उसम से सारे अखराजात जान के बाद जो रकम रहेगी उसम यह अपन जबदाय चला सकते ह आज मिनिस्टरो को बगले दिय गय ह उनको मकान का किराया देन के बजाय हम कहते ह कि बिना किराया दिये बगलो म मुफ्त म रहिये लेकिन जिस मिनिस्ट्री से हटन के बाद वे यह समझ कि यह जायदाद हमारी ह जिस दृष्टि से क्या आप सफखास निजाम की जायदाद कहन के लिये तयार ह निजाम अक जमाने म हदराबाद के अन्दर थ उनको कोई रोकनेवाला नही था जिसलिए उ होन ऐसा इंतजाम किया था कि अपन जबदाय

के लिये जितनी रकम मिलनी च हिये आखिर अस वक्त जो अडमिनिस्ट्रेटर्स (Adm n s trators) मुकरर किये गये थे अ ो की तरफ से किये गये थ   ये व्हीं के साथी थे अडमिनिस्ट्रेशन का खत्म नाम के बाद जो रकम बचेगी वह मेरे लिये होगी जिस तरह का जिन्तजाम अन्होंने करवा लिया था   अब जब हैदराबाद स्टट ही बाकी नहीं रही ह तो सर्फेखास का मुआवजा देने की भी क्य जरूरत ह मी कान्स्टीट्यूशन म कह कहती ह कि यह मुआवजा देना चाहिये   निजाम को सर्फेखास का मुआवजा देने की बात कान्स्टीट्यूशन की आड म या अुसके तहत कही जाती ह कि यह देना ही चाहिये   लेकिन कान्स्टीट्यूशन म अैसी कोअी चीज नहीं ह कि जिसकी वजह से यह मुआवजा की रकम रखी जाय   म मानता हू जसे कि आनरेबल चीफ मिनिस्टर न कह ह कि हम अनकानामिक कदम नहीं करना चाहते   क्या आप यह कहने के लिये तैयार हैं कि ५ लाख कम करने से आला हजरत की बीबी और बच्चे भूख म मुब्तिला होनवाले हैं ? निजाम के पास जो पसा ह वह कहा से आया ? जब पूछा जाय तो यह पसा यहा के लोगों का ह   यहा के लोगो से निजाम ने लटखसोट कर के जु म कर के हासिल किया ह   अुस पर हमारा पूरा हक ह   लेकिन जिस बात को अगर बताया जाय तो चीफ मिनिस्टर साहब कहते हैं कि आप जगह बताते ह कि यहा डाका डालो लेकिन म डाका डालनवाला नहीं हू   जो चीज हमारी ह अुस पर कब्जा करने का मतलब डाका डालना नहीं हो सकता] जिस पर हम हक हक रखते ह जिसको जु म के तौर पर हमसे लिया गया ह अुसको वापिस लेना डाका नहीं हो सकता   यह हालत होने के बावजूद जब हम अुनको पचास लाख रुपय देते ह तो यह किस तरह से सही कहा जा सकता ह   हैदराबाद की नाजुक हालत के बारे म हर वक्त कअी चीज यहा पेश की जाती हैं और अ वाम की भलाअी की कोअी चीज रखी जाती ह तो हर वक्त फाअीनान्शियल स्टेटमेन्ट्स हमारे सामने रखते ह और कहते हैं कि हम फिनान्स अकानामी को मानते ह   यह किस तरह की फिनान्स अकानामी ह ? निजाम जो अपने पास जवाहिरात और करोडों रुपये की जायदाद रखते हैं अुनको और ५ लाख रुपय देने के लिये आप तयार हैं लेकिन दूसरे लोग जो फाकाकशी म मुब्तिला हैं अनके लिये पस खर्च करने के लिये तयार नहीं हैं कान्स्टीट्यूशन के तहत जागीरदारों को मुआवजा दिया जाना चाहिये म नहीं जिसके बारत आनरेबल मेम्बरान को हम समझाने की कोशिश करते हैं लेकिन आनरेबल मेम्बरान समझना नहीं चाहते   किसी चीज को समझाय जा सकता ह लेकिन अगर कोअी समझना नहीं चाहता तो अुसके लिये दुनिया म कोअी दवा नहीं ह   जागीरदारों को मुआवजा देना जरूरी ह जिस चीज को अगर अ प तसलीम करते ह तो आनरेबल मिनिस्टर य गवनमट जिसको और तरीके से हल कर सकते थ   म पूछना चाहता हू कि क्या गवनमेंट ने जागीरदारो की पूरी जायदाद अुनके मकानात अुनकी आराजियात सब पर कब्जा किय ह ? असा नहीं किया गया ह   सिर्फ अुनका अडमिनिस्ट्रेशन लिया है   तारीख बताती ह कि जागीरदारो न जु म और जबर्दस्ती से जायदाद हासिल की ह और वे अुससे फायदा हासिल कर रहे ह   लेकिन अब जागीरदारो की जागीरात का अडमिनिस्ट्रेशन लेने के बावजूद वे फाकाकशी म मुब्तिला नहीं हुअ हैं   अुनकी अकानामिक कमी नहीं हो रही है   जिसके बावजूद भी अुनको १८ करोड मुआवजा के तौर पर देने का फसला किया जा रहा ह   जिसकी क्या जरूरत ह ? निजाम के राज में जितने जुल्म लोगो पर होते थ अुससे कअी गुना जुल्म जागीरदारों ने अपनी रिआया पर किय हैं

अिल्लेजीटीमेटली (Illegitimately) रिआया की लूटखसोट की गयी है । लोगों की हालत बरबाद की गयी थी और अुनको जीना भी मुश्किल कर दिया था । असे लोगों को मुआवजा दिया जा रहा है तो क्या कहा जाय ? अगर आप समझते हैं कि कान्स्टीट्यूशनकी अुनको कुछ न कुछ मुआवजा देना चाहिये तो मैं कश्मीर का अुदाहरण आपके सामने पेश करने के लिए [illegible] हूं । वहां पर जागीरदारों को कितना मुआवजा दिया गया और किस तरह से अुनको खत्म किया गया ? कान्स्टीट्यूशन का लिहाज रखते हुए अुनको कश्मीर में खत्म किया गया । कान्स्टीट्यूशन को बालायेताक रख कर नहीं किया गया । जिला और पुंछ की जागीरात थी । जिला की जागीरदारों का सालाना अिनकम ४ हजार के करीब था । लेकिन जब अुनकी जागीरात गवर्नमेंट ने अपने कब्जे में ली तो यह तय किया गया कि अुनको सौ या दो सौ रुपया माहवार अुनकी जिंदगी तक दिया जाय । अुनके फैमिली मेम्बर्स को देखते हुए यह रकम तय की गयी और कोओी जायदाद अुनके पास नहीं छोड़ी गयी । जिस तरह से यहां के जागीरदारों ने जुल्म और जबरदस्ती से लोगों से जायदाद हासिल की थी अुसी तरह से वहां के जागीरदारों ने भी की थी । लेकिन वहां पूरी जायदाद गवर्नमेंट ने अपने कब्जे में ले ली । अिसी तरह से पुंछ की जागीरात की हालत थी । वहां तो अेक अेक जागीरदार की आमदनी दस दस लाख की होती थी और वहां के जागीरदार की यह शान थी कि वे किसी किसान की ओनरशिप टू दि प्रापर्टी (Ownership to the property) नहीं मानते थे । और किसानों की यह हालत थी कि आज किसान यहां है तो कल वहां है । लेकिन अब अुन सब को खत्म कर दिया गया है । मैं अब कहूंगा कि यहां के जागीरदारों को अितनी बड़ी रकम देने की क्या जरूरत है ? स्टेटमेंट्स में जो बताया गया है कि सन् १९५४-५७ [illegible] और ९२ लाख और ४२ लाख जो निजाम को दिये जा रहे हैं यह देने की जरूरत नहीं है अेक पाओी भी देने की जरूरत नहीं है । बाकी जो पचास होती है अुनको दी जाय । लेकिन मैं यह कहूंगा कि अुनको पचास दस या सौ रुपया माहवार देने के बजाय अेक मुश्त रकम दी जाय ताकि वे अपने जीवननिर्वाह का कुछ साधन ढूंढ सकें कुछ धंधा कर सकें । आज हमारे यहां बहुत कम असे जागीरदार हैं जिनकी हालत बहुत खराब है । असे जागीरदारों को अिमदाद देने के खिलाफ हम अतराज नहीं है । लेकिन जो बड़े बड़े जागीरदार हैं अुनको किसी तरह का मुआवजा देने की जरूरत नहीं है । अगर कान्स्टीट्यूशन का सवाल पैदा होता है तो कश्मीर की तरह अुनके मेन्टेनेन्स (Maintenance) के लिए आप कुछ रकम अुनको देना चाहते हैं तो सौ या दो सौ रुपया माहवार दे सकते हैं । अिस तरह से आपकी कान्स्टीट्यूशन का झगड़ा भी खत्म हो सकता है । लेकिन आप अिसको नहीं करना चाहते । जहां खर्च करना चाहिये वहां खर्च नहीं किया जाता लेकिन जहां जरूरत नहीं है वहां ज्यादा रकम खर्च की जाती है । मालूम होता है कि निजाम के जवाहरात यहां से बम्बई जाते हैं और वहां से लन्दन जाते हैं या और कहां जाते हैं मालूम नहीं । गवर्नमेंट अिसको अच्छी तरह से जानती होगी । यहां के लोगों की जायदाद जिस तरह से यहां से खिसक रही है । बजाय यहां की रिआया को अिस जायदाद का फायदा मिलने के वह आहिस्ता आहिस्ता बाहर जा रही है और बाहर भेजने की कोशिश हो रही है । अेक आनरेबल मेंबर ने कहा कि यहां क्या क्या बातें हो रही हैं लेकिन अुनका कुछ जिक्र न होने से मैं अुस पर तकरीर नहीं करूंगा । लेकिन कान्स्टीट्यूशन की आड़ लेकर करोड़ रुपया जो पचास लाख देने की हमारे गवर्नमेंट को कोओी जरूरत नहीं है । मुमकिन

है कि यह जवाब आयेगा कि हमने उनके साथ वादा किया था । हमारे नेताओं ने उनके साथ वादा किया था । इसलिए ऐसा पड़ता है लेकिन मैं पूछना चाहता हूं कि क्या उन्होंने या आपके नेताओं ने अवाम से जो वादे किये थे उनको भी पूरा किया है ? एक शख्स का वादा पूरा करना चाहते हैं लेकिन अवाम के साथ किये गये हमारी वादों को पूरा नहीं करते उनको भूल जाते हैं । खुसूसन जब कि यह जितनी मुश्किलात में पड़ी हुई है ऐसी हालत में जो रकम मांगी जाती है उसको कैसे माना जा सकता है ? वादा तो ऐसे शख्स से किया जा सकता है जिसने अपनी रियाया के लिये या कम से कम अपने मुल्क के लिए कुछ अच्छा काम किया है जिसने अपनी रिआया को लूटा है उस पर जुल्म किये हैं जबरदस्ती की है औरतों की इज्जत को धक्का पहुंचाया है ऐसे शख्स के वादे की पाबंदी करने के लिए आप तैयार हैं लेकिन अवाम से जो वादे किये गये थे वे पूरे करने के लिए आप तैयार नहीं हैं । अवाम के वादे पहले पूरे करने चाहिए चाहिये । अगर आपके नेताओं ने ऐसे गलत वादे किसी से किये हैं तो आपको कहना चाहिये कि हम उस वादे को पूरा करने के लिये तैयार नहीं हैं और इसलिये हम इस रकम की मंजूरी के लिए इजाजत नहीं दे सकते ।

شری محمد داؤر حسین (نظام آباد) مسٹر سپیکر سر ج تاریخ کا ایک ور ا ا
وری لٹ کر اس ایوان میں آیا ہے علی حضرت میر عثمان علی خان

شری وی ڈی دیسپانڈے ہنگامی حالی

سری داؤر حسین اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان ہنگامی حالی معالی حلد اللہ ملکہ کو وراثت و سنگاں میں جاگیرداروں کو دعائے ولی رویات بیے ڈھائی کی روپے دے سکتی ہیں ا میں یہ مسئلہ آج ایوان میں ر ہے ہے اعلیٰحضرت میر عثمان علی خان بد طینت کے گذشتہ کارناموں سے متعلق اور ان رقم کی منظوری سے متعلق خیالات اور میں جذبات کا اظہار وہی جاتا ہے کے آنر ل ممبرس نے کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کے آ ل ممبرس کے جذبات ایوں سے کچھ کم نہیں ہیں اس مسئلہ پر ہم سب متفق ہیں کہ حیدرآباد کے سیاسی ڈھانچے کے جمع واسطہ ہموار کرنے میں سب ر ب ور بد ذاتی کی ذمہ دار اگر کوئی شخصیت ہوسکتی ہے تو وہ یہ اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان کی ہی ہے انکی ر یہ دوستان اور سازشیں اگر نا ہ ہوتیں تو میں آپکو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں عوامی حکومت جب سے پہلے قائم ہوچکی ہوتی اس زمانے میں جب کہ اسٹیٹ میں موجود سیاسی اصول نا ہ یدر باد اسٹیٹ کانگرس کا وجود نہیں تھا اوسوقت بھی حیدرآباد کے مختلف طبقات اور فرقوں نے جن میں مسلمان ہندو پارسی عیسائی سب ہی شریک ہے اور جنکے دلوں میں عوامی حلقے کی تڑپ تھی اس امر کی کوشش کی تھی کہ ملک میں کسی نہ کسی قسم کی عوامی حکومت قائم ہو

[Mr Speaker in the Chair]

نہ اوس زمانے کی بات ہے جب میں کالج میں زیر تعلیم تھا کالج سے باہر نکلکر میں نے بھی اس ڈھنگ سے کام کرنے کی کوشش کی تھی ہم نے ایک انجمن بنائی تھی جس

نے ذمہ دار حکومت (Responsible Govt) قائم کرنے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھکر کام کرنے کی کوشش کی جماعت اتحاد و ترقی (Congress Union) کے نام سے بنائی گئی تھی لیکن اسکے خلاف بھی دربار کی سازشیں کارفرما تھیں ایک وقت جب مسلمان اور ... ہندو اس جماعت کے رکن ہوگئے تھے دربار کی سازش کا شکار ہوگئے دو ... ہی روز انکے مکان پر رضاکاروں نے حملہ کیا جماعت کا جوان ... حال میں ... خاموش کر ... کہ انہوں نے ایک روز یہ کہا کہ یہ جماعت مسلمانوں کے خلاف جانے والی جماعت ہے اور میں نے استعفا دیدیا دوسرے ہی روز انکے اس جماعت سے ... جانا ہے ... ذمہ داروں کے ... اوس زمانے میں جماعت کی کیا اہمیت تھی اس سے آپ واقف ہیں انکے اس اقدام کو گویا ... دکان خالی ... ہوگئی اسلئے میں کہونگا کہ حیدرآباد کی عوامی حکومت کو قائم ہونے سے روکنے کی اگر کوئی شخصیت ذمہ دار ہے تو وہ ... یہاں عثمان علی خان کی واحد شخصیت ہے ... لائق دوست لیڈر آف دی سوشلسٹ پارٹی نے ... کہ ایسی سازشیں آج بھی ہورہی ہیں اور ... میں ... داخلی کے حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے مصداق اس شعر کے کہ

سلاطین سلف سب ہوگئے نذر اجل عیاں
مسلمانوں کا ... سلطنت ہے ہے ... باں

میں میرے دوست سے ادب کے ساتھ یہ کہونگا کہ وہ مسلمانوں کو اتنا بھولا اور کم عقل سمجھتے ہیں کہ ... اور عثمان علی خاں کی ... دوامیوں کا شکار ہونے کا امکان ہے تو یہ انکی بھول ہے حیدرآباد کا مسلمان ماضی میں ... کے لگائے ہوئے ... میں آکر اپنا سب کچھ کھو چکا ہے اور صرف ... اور ... گراری کے ... زندگی بسر کر رہا ہے ... آج بڑی حد تک ... ہیں ... سے دوچار ہونے کے بعد مسلمان دردر کی ٹھوکریں کھارہے ہیں اب وہ کسی طرح اسی ... کا (اگر اس میں ... کوئی اصلیت ہے) شکار نہیں ہوسکتے ... آج دکن کے مسلمان پریشان ہیں انکے دماغ پراگندہ ہیں لیکن ان پریشان حال افراد سے حکومت کی حریف سیاسی جماعتیں ہمدردی کا اظہار اس طریقہ سے کررہی ہیں اور ایسا ... لگاتی ہیں جو ان پریشان دماغوں میں ... اور پریشانی پیدا کرکے ان میں جھوٹی امید ... قائم کرادیں ایسا ... کے نام ... حملہ سیاسی جماعتوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اگر ان میں ... کی ذرا برابر بھی ... باقی ہے وہ ان کو ہرگز یہ ... کہ وہ مسلمانوں کی ... سیاسی اغراض کیلئے ناجائز فائدہ حاصل کریں بلکہ صحیح اور اصولی نقطہ نظر سے ... اہل ملک کے ساتھ انکے فائدہ کیلئے جو ہوسکتا ہے وہ کیا جائے مسلمان کی حالت ... ہوں سے زیادہ ... ہوتا ہے کیونکہ حیدرآباد کے ... کے ذریعہ ... ہی ... مسلمان اپنے لیے صحیح طریقہ عمل ... حالات کی ... ہیں کرسکتے ہیں انکے ... راہ پر لیجانے والے نہیں ہوسکتے اور نہ یہ انکے لیے کوئی صحیح حل ...

اگر کسی جماعت کو واقعی ان کے مشکلات سے ہمدردی ہے تو وہ ہمدردی کے اور ملک کے ساتھ وفاداری اور بھائی چارے کے ساتھ کی جائے اور ان کو حالات سے مطابقت پیدا کرنے کی طرف لانے کی کوشش کی جائے تا کہ وہ بھائی چارے کے راستے پر رہکر صحیح طریقے سے اپنی محبت وفاداری اور زیادہ کوششوں سے دیگر اہل ملک کے ساتھ اپنا پست حالی کے درجہ سے نکلنے کی کوشش کریں آج کا مسلمان اتنا بھولا نہیں ہے کہ وہ میر عثمان علی خاں کی طرح دوبارہ سازشوں کا مکرر شکار ہوجائے آج مسلمان اس قدر بھی کمزور نہیں ہیں کہ وہ کسی طرح سے میر عثمان علی خاں کی سازشوں کا شکار ہوجائیں

شری جی۔ راجہ رام: اسپیکر سر آنریبل ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے میں نے عام مسلمانوں کے بارے میں نہیں کہا ہے اس زمانے میں نظام صاحب کے طرف جو لوگ رہے ہیں جو ان سازشوں میں شریک رہے ہیں میں نے ان سے متعلق کہا تھا کہ آج پھر وہ ایسی کارروائیاں شروع کر رہے ہیں میں نے عام مسلمانوں سے متعلق نہیں کہا

ڈاکٹر ایم چنا ریڈی: جناب آنریبل ممبر کی رائے بدل گئی ہے

شری داؤد حسین: میں جناب سپیکر کے ساتھ کہونگا کہ کہا گیا کہ میر عثمان علی خاں ابھی برسی میں مبتلا ہیں ہندوؤں کو ہندو ہونے کی وجہ سے ایسے اس سے سازشوں سے نکال رہے ہیں اس کا کیا مفہوم ہوسکتا ہے بہرحال میں نے ابھی حد تک آنریبل ممبر کی تقریر کا جو مفہوم سمجھا ہے ان کا یہ ہے کہ کیا حیدرآباد کا مسلمان سازشوں میں اتحاد المسلمین کے نعروں کا شکار ہوا تھا اتحاد المسلمین کا نام اور اسکی لیڈر اب جا رہے ہیں اور اعلان جاتا ہے کہ واحد میر عثمان علی خاں کی بنیاد پر سازشوں اور درپردہ رضاکاروں کا منصوبہ تھی انڈین یونین سے جو معاہدہ ہونے والا تھا اگر وہ مکمل پاجاتا حیدرآباد پر پولیس ایکشن نہیں ہوتا مگر میر عثمان علی خاں کی سازشوں اور انکے سرکار کارکے رضاکاروں سے یہ معاہدہ عمل میں نہیں آسکا اور حیدرآباد میں پولیس ایکشن کی نوبت آئی ان سازشوں میں شریک رہنے والی ایک ہستی کا بھی نام لینے کی اجازت دیجئے نواب دین یار جنگ جو اس زمانے میں کمشنر کوتوالی تھے عوام کے اس مجمع کو یہ روک سکے جو معاہدہ لیکر جانے والے پلین (Plane) کو روکنے کیلئے جا رہا تھا حالانکہ کسی طرح باور نہیں کیا جاسکتا کہ ایک معتبر کمشنر پولیس فوج کی بھاری تعداد کے باوجود اس مجمع کو روکنے میں ناکام رہ سکتا تھا اس سازش کے باعث حیدرآباد اور انڈین گورنمنٹ کے درمیان پیسفل اگریمنٹ (Peaceful agreement) نہ ہوسکا یہی وجہ ہے کہ دین یار جنگ یا اسی قسم کے اور لوگوں کو انکی سابقہ وفاداریوں کے انعام میں میر عثمان علی خاں نے اب ابھی تک نوکری سے وابستہ کر دیا ہے تو یہ میر عثمان علی خاں کی طرف وار نہیں بلکہ اپنے مقصد کے دعا اروں کو برقرار کرتا ہے جس سے عام مسلمانوں کو کوئی تعلق نہیں ہوسکتا اور وقت بھی اعلیحضرت کی ذات سے صرف ایک خاص گروپ کے لوگ ہی اسکاتہ

کرتے تھے محض حیدرآباد کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کسی کو سمجھ نہیں آ
جاتا تھا میں موجود ہوں جس نے ساتھ ہی پڑھے ہوئے کا مرحوم مخدوم محی الدین آنریبل رکن
منصور نگر بھی یہاں موجود ہیں وہ جانتے ہیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ ہم اس
زمانے میں بھی اپنی محنت سے کما کر اپنی کالج کی فیس ادا کرتے تھے اپنی کمائی کی روٹی
کھاتے تھے اور کوئی بھی محض مسلمان ہونے کی بنا پر ہماری مدد نہیں کرتا تھا برخلاف
اسکے باہر سے آئے ہوئے لوگوں کو جو اکثر واسکان سے ہوتے آتے ہی وظیفہ جاری
کردیا جاتا بہرحال کسی مسلمان کے ساتھ میر عثمان علی خان نے یا کسی جاگیردار نے
محض مسلمان ہونے کی بنا پر بھی امتیازی سلوک نہیں کیا صرفخاص اور جاگیرات کے
معاوضہ کی ادائی قبول کرنے کی بنا یہ تھی کہ ان حصوں نے جنہوں نے حیدرآباد کے
انقلاب کو کم سے کم نقصان رسان بنانے کیلئے کوشش کی تھی اس ہاوس کے آنریبل
ممبرس جانتے ہیں کہ حیدرآباد اسٹیٹ کا ایک بہاں سے زیادہ حصہ جاگیرداروں کے ظلم
و استبداد کا شکار تھا رہا ہر جگہ سسکتی رہتی تھی یہ آنجہانی سردار پٹیل کی کوششوں
کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اس بلا سے نجات پاسکے ہیں انہوں نے اس انقلاب کا اہتمام کو
حتی الامکان پر امن طریقہ پر سر انجام دیا اس سلسلہ میں نظام اور جاگیرداروں سے کچھ
کمٹمنٹس (Commitments) کئے گئے ایک برسراقتدار حکومت کی حیثیت سے
ہمارا فرض ہے کہ اپنی پیشرو حکومت کے ان معاہدوں کا احترام کریں انکا یہ مقصد نہ
تھا کہ اس طبقہ کو زیادہ دولت مند بنایا جائے یا انکے گھر بھرے جائیں بلکہ مقصد
دراصل انقلاب کو کم سے کم نقصان رسان اور پیسفل (Peaceful) رکھنا تھا
چنانچہ ایسے ہی معاہدات کے تحت صرفخاص اور جاگیرات ضم ہوئے نوین گورنمنٹ
نے صرفخاص اور جاگیرات کے معاوضے دینے کا معاہدہ کیا اور سابقہ حکومت نے جو
تحت ہوائی حکومت کے خارج لوہے سے مل سار کیا تھا اس میں اس معاوضہ کے آئٹم (Item)
کو چارجڈ آئٹم (Charged item) کی حیثیت دی تھی تاکہ یہ آئندہ معرض بحث میں
نہ آسکیں لیکن عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے حکومت میں آنے کے بعد ہم محسوس
کررہے تھے کہ اس آئٹم کو بھی قابل رائے دہی ہونا چاہئے ہم نے اسکی کوشش کی
شاید اوس جانب کے آنریبل ممبرس کو ان کوششوں کا کسی نہ کسی طرح علم ہوگا تو
انہوں نے بھی اسکی مانگ کردی بہرحال یہ آئٹم ووٹیبل (Votable) قرار دیدیا
گیا ہے اور جس پر آج بحث ہورہی ہے آج ہم اس ڈیمانڈ پر اسلئے ووٹ دینا چاہتے ہیں کہ
اصحاب کو آزمانا ہیں اور یہ دیکھیں کہ میر عثمان علی خان السابق کے حدتہ سے کسقدر
کام لیکر عوام کی مدد کیلئے آگے بڑھتے ہیں کس حد تک ہمارے جاگیردار عوام کے
مسائل سمجھ کر عوام سے تعاون کرتے ہیں ماضی میں تو انہوں نے عوام سے ہمدردی کا
کوئی خاص ثبوت نہیں دیا عجیب و غریب بات تو یہ ہے کہ جہاں کہ ایک بہت بڑے جاگیردار نے
پائی جاتے ہوئے پوشیدہ طور پر زیورات و مال و دولت وغیرہ برآمد کرنے کی مجرمانہ کوشش
کی ایسے ہی جاگیردار جو عوام کے مفادات اور رجحانات کے خلاف کام کرتے رہے ہیں

انکی بسبب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ و آ ۔ عوام کا کس حد تک خیال رکھتے ہیں اور کس حد تک عوام کیلئے مدد ثابت ہوسکتے ہیں اگر ہمارے اس محکمہ میں و ناکام ثابت ہوں تو آئندہ سال ہم اس کو کم کر سکتے ہیں ایسی صورت میں ہم ولفیئر ورو اور ان نساؤں سے جو اس کے مد ار ہیں یہ مطالبہ کرینگے کہ ان معاهدات میں تبدیلی کریں ہم ظاہر ہے یہی مطالبہ کرسکتے کہ وہ جو ابھی میں ہے اس رقم کو بند کر کے عوامی ہمدردی کا مطالبہ کریں و یہ عوام کے فائدہ کیلئے ہم اسے حق کو استعمال کر سکتے ہیں کیا یہ صورت پیدا ہو ان مندرجہ الفاظ کے ساتھ میں حکومت کے مطالبہ کی تائید کرتا ہوں

* شری پی ڈی دیشپانڈے مجھے یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ یہ آئیم (Item) اودھو کے ان کی کوششوں کی وجہ سے ہاؤس میں ڈسکشن (Discussion) کیلئے آتا ہے میں مبارکباد دیتا ہوں اور میں دلی مبارکباد دونگا کہ اوس جانب کے آنریبل ممبرس اس ڈیمانڈ (Demand) کو ٹھکرادیں میں ان آنریبل ممبرس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر و اس ڈیمانڈ کو ووٹ نہ دیکر اسکو ناکام کردیں تو اوسکے معنی کبھی نوکانفیڈنس (No confidence) کے نہ ہونگے ہم اسکو ٹھکراسکتے ہیں بمعہ طور ر ٹھکرا سکتے ہیں اگر آپ اسے ٹھکرادیں تو اسکے معنی عدم اعتماد کے ہونگے اس میں کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چند لوگ دھوکہ میں ہیں او چند دھوکہ میں آرہے ہیں سوال یہ ہے کہ جہاں دھوکہ کون دیتا ہے او دھوکہ میں کون آتا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس آئیم (Item) کو یہیں رکھنا چاہتے ہیں حکومت ۔ ۔ مشور دی ہے کہ ہم نے اسکو منظور کیا ہے آپ بھی آئندہ اسکو منظور کیجئے ورنہ وارث کا سوال اٹھایا گیا ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ مسلمان نظام کے پیچھے پڑے ہیں ایسی صورت میں آنہ کونسی حیرانی حائل ہے؟ بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ اگر تمام مسلمان بھی نظام کے مخالف ہوں تو اسطرح اتنی بڑی رقم پیرا سائٹ (Parasite) کو نہیں دینا چاہئے اور میں کہونگا کہ میرے اس مطالبہ کو ملک کے ۹۹ فیصد لوگ ماننے کیلئے تیار ہیں ایکی ایک طبقاتی کانسی میں (Con sciousness) آپ کے دل میں ہے کانگریس پارٹی کے ۔ ا ۔ دار کو ذمہ دار اسکی ا ترجیح نہیں دے حالانکہ انکے ۔ ار میں کریں دل ہاتھ سے جانے نہیں ہوئی عموماً آنریبل ممبر ۔ ی داو حسینی (معاف کیجئے مجھے انکی کانسٹی ٹیونسی (Constituency) یاد نہیں ہے) انہوں نے کوئی حیرانی پیش نہیں کی جس سے یہ معلوم ہو کہ معاوضہ کے روکنے میں کوئی رکاوٹ ہے آ ل ۔ ب میرے ایک ۔ نے کہا تھا کہ نظام کا اسمی ہوب (Institute) ایک ڈیڈ ہارس (dead horse) کا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انڈین گورنمنٹ نے ۔ میں یہ ڈیڈ ہارس کیوں پریزنٹ (Present) کیا ہے ہم ایسے ا ر گھر میں رکھے ہوئے ہیں او اسکی درگذمی ( )

*Confirmation not received.

پھیل رہی ہے کیوں ایسے اہم ھسک میں دیا جاتا ؟ ہے کہا ہے کہ ہم بدھا ہی
ہ حکومت ھند ے بی پریزنٹ (Present) کیا ہے جس مالانہ ایک کروڑ
رو پہ کھلایا جاتا ہے ری ہ ب عسب اس بدھا ہی کا اکا احرج و اسب میں
کر سکی میں حکومت دیسے کہنا جا ے کہ و اے اس ہی کو و من ے ے اس
کے اس سے نام عام ھیں وھاں و اکو ل کی ہے کی ہماری کرسب کامی
(Bankrupt economy) ہے داسب میں کہ کی عوام اسکے سا ھ میں
ہے ہ کہو گیا ہ کہ جدرآباد کے عوام ی حیدرا د کے مستقبل کی سب متصلہ
کرینگے حب جہاں کہ وزوں عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ نظام ہوتا رہے و آ ل
دے لسر ا وم سسر ا امی سسر پنشن دیسے کہ ان من کہیے کہ عام کو رکھک
اس رکیوں ہمارے ملک کا ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ؟ میں کہونگا کہ اگر آپ
وھپ (whip) اٹھا لیں ہ کر ی اور کھلے طور پر رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے
تو میں کہونگا کہ آپ کے یہ دونوں ڈیمانڈس (Demands) کر سکتے ہیں
لیکن آپ کی مکس اکانمی (Mix economy) سرمایہ دارانہ اور جاگیردار یہ
انٹرسٹس (Interests) کا تحفظ کرتی ہے میں د یہ کے سا ہ کم ہوں کہ
مکس اکانمی آج ٹیل (Tail) ہوچکی ہے آج یہ آپ کے اس کامیاب نہیں ہوسکی
نظام ہیں یہ کہو گا کہ وہ لاکھ معاوضہ میں کم از کم فیصد کی کمی کرکے صرف
۲ لاکھ روپیہ لیں پھر معلوم ہوا ہوں نے کہا کہ نظام کے رشتہ ہیں انکے
خاندان کے ہ ہزار لوگ ۲ لاکھ روپے سے ووٹرس ملے ہیں او ماں رو پیہ و لیے
ہیں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ خود اکا دانی ہوگی کروڑ روپیہ ہے اس میں سے ان
لوگوں کیلئے کیوں خرچ نہیں کرلیے ؟ اور آپ ہیں کہ اسی ڈھنگ کو چلانا چاہتے ہیں
حالانکہ نظام کے پاس اس وقت اسی قدر ہے کہ و ان لوگوں کی سب درست تاکم از کم
؛ سب تک آسانی سے دو میں کرسکتے ہیں جس ایک ای دینے کی ضرورت ہوگی
میں ھملسم کرتا ہوں کہ اسے کسی بھی کانسی ٹیوینسی (Constituency)
کو کال کر وھاں ووٹ لے لیجیے آپ وھپ (Whip)
استعمال نہ کیجیے عوام کی رائے نظام کی بہ ب صاف صاف واضح جائیگی کری کس
تک سوں کے آڑ میں چھپی رہیگی ؟ ایک یہ ایک ن و و اہم آسکی آپ نظام کے
خلاف علم اٹھانے کیلئے کیوں ڈرتے ہیں حب کہ آپ سمجھتے ہیں کہ عوام آپ کے ساتھ
ہیں میں یہ جانتا ہوں کہ خود آپ کے بنچس (Benches) میں کئی آنریبل ممبر
اسکو پسند نہیں کرتے وہ یہ ے ہیں کہ اس ال لاکھ کی رقم بند کر دیا جائے اور
پرائیوی پرس کیلئے دیے والی رقم آہستہ سال سے بند کر دینے کیلئے حکومت ھند سے
خواہش کی جائے تاکہ کم از کم یہ رقم ختم کر دی جائیں جب آپ گریجولزم
(Gradualism) پر عمل کرنا چاہتے ہیں و اس میں آپ کی طرف سے کچھ نہ کچھ
کٹ (Cut) کیا جانا چاہیے تھا کب موسں انا جانا چاہیے تھا آپ پوری رقم منظور
کرتے ہیں مرھی میں انکا کم قیمتی ہے کہ کسی ہورہے اگر کھانے کیلئے ڈھونڈ رہی

تو جب تک کہا جاتا کہا ہے لیکن یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اس کا دعوی درست یا صحیح ہے میں یہ بات ایوان کے توسط سے ڈپٹی اور حکومت ہند کے اس سمجھانا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اکیلے نظام ہی کا ہوا وعدہ زیادہ اہم سمجھتے ہیں یا جو دیے ہوئے دو کروڑ انسانوں سے جو وعدہ کیا ہے وہ زیادہ اہم ہے؟ یا کس حد تک جائز ہے کہ ہم ایک کروڑ روپیہ اٹھا کر ایک شخص کے حوالہ کردیں؟ جب جو کو آج جسطرح آندھرا کے عوام کے بارے میں عوام کی مانگ کو ٹھکرا دیا اسی طرح اگر آج اس ایوان سے متفقہ طور پر یہ مانگ کی جائے کہ نظام کو دیا جانے والا ( ) لاکھ روپیہ بند کیا جائے تو کوئی شک نہیں کہ ان عوام کا یہ مطالبہ مانا ہی پڑیگا (Cheers) میں پھر یہ عرض کرونگا کہ آپ کی مکسڈ اکانمی (Mixed economy) ہے جس میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا خیال ہے وہ یقیناً ان کو اس بارے میں روکے رہینگے

دوسری چیز یہ جاگیرداروں کے متعلق ہے میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں میں نے ہاؤس کے سامنے پہلے بھی ایک اپیل (Appeal) اور پروپوزل (Proposal) رکھا تھا لیکن اس کو نہیں مانا گیا پچھلے دس سالوں میں جاگیرداروں نے لاکھوں کروڑوں کا معاوضہ حاصل کرلیا ہے۔ یہ بھی اگر یہ مان لیا جائے کہ کاشتکاری کے حق معاوضہ دیا جانا چاہیے تو وہی معاوضہ دیا جانا چاہیے جو مناسب کمپنسیشن ہوسکتا ہو میں نے اس سلسلہ میں معلوم کرنے کی کوشش کی تو یہ پتہ چلا کہ اس سال ایک کروڑ سے ایک کروڑ کتنے لاکھ تک روپیہ معاوضہ دینے کے لیے رکھے گئے ہیں پچھلے دو ڈھائی سالوں میں جو معاوضہ ان کو دیا گیا وہ چار کروڑ بیس لاکھ ہے جب اتنا معاوضہ ان کو مل گیا ہے تو پھر یہ انہیں کروڑ اسٹیٹ کے اس سال میں کیوں دیے جا رہے ہیں؟ انہیں تو ایک چوتھائی معاوضہ مل گیا ابھی صوبہ میں اتفاقاً میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس سے زیادہ معاوضہ ان کو ملنا چاہیے تھا؟ جب جاگیرداروں کو معاوضہ دینا طے کیا گیا تھا اس وقت ان چیزوں کو بھی مدنظر رکھا گیا کہ اس وقت جاگیری علاقوں میں کیا اسسمنٹ (Assessment) تھا وہاں تو دیوانی کے مقابلہ میں دو گنا تگنا ہو گیا دیوان عام تھا ایکشن ایبل ہیڈس (Auctionable heads) کے جو معافی دیوانی علاقوں میں دی گئی وہ وہاں نہیں دی گئی دیوانی علاقے میں جو کمپنسیشن (Compensation) دیا گیا وہ دس آنے آٹھ آنے تھا لیکن وہاں جو کمپنسیشن دیا گیا وہ دس آنے تھا اس طرح ایک چوتھائی کم کر کے دیا گیا ہے اس کے علاوہ ان جاگیری علاقوں میں کوئی بھی ڈیولپمنٹ کے کام نہیں ہوئے اس لیے اگر ہم یہ کہیں کہ ایسی صورت میں ( ) کروڑ کے معاوضہ میں سے صرف ایک چوتھائی معاوضہ ہی ان کو ملنا چاہیے تو کیا ہم یہ کہنے میں حق بجانب نہیں ہوسکتے؟ اگر ان باتوں کو پیش نظر رکھا جائے جو میں نے ابھی کہی ہیں تو معلوم ہوگا کہ اب تک جو معاوضہ دیا گیا ہے وہ ان کے لیے کافی ہے وہ ان کا واجبی معاوضہ ہے اس سے بڑھکر کچھ نہیں دیا جاسکتا ان کو ایک چوتھائی معاوضہ مل چکا ہے اگر آپ کمپنسیشن

ایکٹ (Commutation Act) کے تحت معاوضہ دیا جا رہا ہے ہیں تو بھی … ریے
چار کروڑ کا معاوضہ قابل ہے اور بھی … جاگیری علاقوں میں … تک کے
نام ہوئے ہوں یا وہاں کے زمین کم کیے گئے ہوں … کوئی بھی شخص معاوضہ کا
مستحق نہیں ہو سکتا … جاگیری علاقوں میں … زیادہ اور … کروڑ روپیہ
وصول کیے گئے ہیں اور … ان کے عرصہ کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ
انہوں نے وہاں سے کافی انکم (Income) حاصل کیا ہے اس لیے یہ لوگ اب
چار کروڑ روپیہ معاوضہ کے مستحق نہیں ہو سکتے … وائی کے … کے معیار
کو … طور رکھکر ان کے معاوضہ کا … کیا جائے تو میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ
ساڑھے کروڑ سے ایک پائی بھی زیادہ ان جاگیرداروں کو نہیں مل سکتی پچھلے ڈھائی
سالوں میں انہیں … اور معاوضہ مل گیا اور … کا … کے تحت انہیں ایک پائی
بھی نہیں دیا جا سکتی … اس امر کے ساتھ … یہ بھی کہوں گا کہ … سکتا بھی
نہیں ہیں کہ ان … کو … وں کو … اول حصہ … کو جن کے پاس
اس آمدنی کے … دوسرا کوئی ذریعہ نہیں … کون … دیکھا جا رہا ہے ہیں … ارمل
… نے کہا کہ … ان جاگیرداروں کو ادھر ادھر گھومتے ہوئے دیکھا
جا رہے ہیں ؟ … ان لوگوں کو راستوں پر … دیکھا جاتے ہیں ؟ … ہم نے
نہیں سوچا ہم … ہیں کہ ایک … فنڈ (Rehabilitation Fund)
ایسے لوگوں کے لیے قائم کیا جا سکتا ہے جن کو ایک … معاوضہ … کر دے … ہے
… ہوگا … ہاؤس کے معلومات کے لیے کچھ فگرس ہاؤس کے سامنے لانا چاہتا ہوں
جن جاگیرداروں کو … دیا جا رہا ہے ان کی تعداد (۲ ۳) ہے ان کے (۳)
حصہ دار ہیں اور گرانٹ (۹۹۸) ہیں ان میں سے اگر لائنس شیر (Lion s share)
کے طور … لوگوں کو سالانہ … روپیہ سے کم آمدنی ملتی ہے ان کو نکالا جائے تو
ان کی تعداد (۸) ہوگی … اسے جاگیردار ہیں جن کا معاوضہ ایک روپیہ سے لیکر
… سو روپیہ سالانہ تک ہے … سے … چلتا ہے کہ ان (۲ ۳) جاگیرداروں میں سے
(۸) ایسے جاگیر … ہیں جن کو تھوڑا سا معاوضہ ملتا ہے اور … ہیں … زیاد
رقم ملتی ہے حصہ … ان کی تعداد (۹۳) ہے ان میں سے (۳) ایسے … ہیں
جن کو … سو سے کم رقم ملتی ہے … بہت سے لوگوں کو زیادہ رقم ملتی ہے اسی
طرح (۹۹۸) گزارہ داروں میں سے (۸) ایسے لوگ ہیں جنہیں … سو سے کم رقم
ملتی ہے … اور کی ملازمت … بھر لوگوں کو ملتی ہے … ہاؤس سے پوچھنا
چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کا معاوضہ کیوں بند نہیں کیا جاتا ؟ جیسا کہ میں نے کہا …
سو سے … جن کو رقم ملتی ہے ان کو معاوضہ جاری … چاہیے لیکن … سو سے اوپر
جو لوگ ہیں ان کی رقم بند کر دی جائے … ان کے … کہ … سال تک جاری
رکھا جائے … سال تک … کو … دیا جانا چاہیے اگر اس طرح عمل کیا جائے
تو معلوم ہوگا کہ … صرف (۴) لاکھ روپیہ … سالوں میں … گویا

سالا (۲) لاکھ و ہ ن ہ گیر اون کو کے ہ ایک رو ہے لکر یا سو
رو ہ سالانہ معاوضہ لیے ہیں ون کی حد تک میں ہ ما ہے کہ ا ہوں کہ آ ب
بی لوں تک نہیں معاوضہ یا ا جاے کی ہ رہے بڑے ہ گیرا ہیں جن
کے پ س بری ی جا ن ہیں لاکھوں رو ون کے جرھرب ہیں وہیں معاوضہ بند
کر یا جاے جب اب تک رہے جاگیری نظام کو ال ہے ہیں و ہر جھوٹے جھوٹے
جا ہ ن کو بھی کہ ن ال رہے ہیں ؟ جب ملک میں رہے و ا ہ ہ روزگاری پھیلی
ہوئی ہے و ہر آپ کے ن ا ی ری ہم ہ ح کرے ہیں ؟ میں جاورہے او وس جانب
کے دوستوں سے ادنا عرض کرونگا کہ کاستی بوس ر عمل کرے ہوئے اپنے حسابات
قائم رکھے ہوئے نہ معاوضہ بند کرسکتے ہیں دیوان کے دھاروں کو اگر جس طرح
رکھا جاے اور اوس کے معاملہ میں جاگیری علاقوں کے دھاروں کو بھی س طرح رکھا
جاے تو معلوم ہوگا لکہ میں اس رکو یا ہے کر ونگا کہ آج تک اون کو جو معاوضہ
دیا گیا ہے وہ کافی ہے مجھے اس سلسلہ میں سٹیٹمنٹ پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی
ورنہ میری اسٹیٹمنٹ کا مقصد یہی تھا کیونکہ اب تک جو معاوضہ دیا گیا ہے و
کافی ہے لہذا آئندہ کوئی کمپوینسیشن ان کو نہ دیا جانا چاہیے لیکن جو چھوٹے چھوٹے
حصہ دار گزارہ یاب وغیرہ ہیں یا جو چھوٹے جاگیردار ہیں اون کی حد تک
ریہیبلیٹیشن فنڈ قائم کیا جائے اور بار سو روپیہ سے کم معاوضہ پانے والوں کو کمپوینسیشن
تین سال تک کے لیے دیا جاسکتا ہے اسی وجہ سے میں نے اسٹیٹمنٹ پیش کیا تھا
اس میں ایک کروڑ روپیہ کم کرنے کے لیے کہا تھا باقی (۲) لاکھ روپیہ جو رہتے
ہیں اون میں سے اون چھوٹے چھوٹے لوگوں کو معاوضہ دیا جاسکتا ہے جن (۸)
جاگیر دار (۳) حصہ دار اور (۸) گزارہ یابوں کا کمپوینسیشن قائم رکھا جاسکتا
ہے میرے پاس ان لوگوں کی نمائندگی ہوئی ہے ان لوگوں نے کہا کہ اگر آپ ہمارا
معاوضہ رکوادینگے تو ہم لوگ مرجاینگے اس لیے میں صراحت کے بعد میں امید کرتا
ہوں کہ ایک کروڑ اکیس لاکھ کی رقم جو جاگیر داروں کے لیے رکھی گئی ہے اوس
میں سے ایک کروڑ روپیہ نا منظور کیے جائیں اور نظام کو (۳۴) لاکھ کلدار اور ( ) لاکھ
حالی کی جو رقم دیجاتی ہے وہ بھی نامنظور کر دی جائے اگر آپ سچ مچ جمہوریت پر
چلنا چاہتے ہیں تو میں جاگیر دارانہ نظام کو ختم کرنا چاہیے اوسی وقت ہم آپ کے
جمہوریت کی داد دے سکینگے ہمارے اوس طرف کے دوست کہتے ہیں کہ ہم تو
جاگیر داروں کو ختم کرنا چاہتے ہیں نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہ تو مرے
ہوئے گھوڑے ہیں میں کہتا ہوں کہ ہمارے بھی تو ہاتھ لگائیے اور ان جاروں
ہاتھوں سے اس مرے ہوئے گھوڑے کو اٹھا کر پھینک دیجیے

* شری گوپال راؤ ایکبوٹے (چادرگھاٹ) مسٹر اسپیکر اس وقت ہاؤز کے
سامنے دو کار (दो प्रकार)کی کمپوناں (कवितिया) پیش ہوئی ہیں

Confirmation not received

ایک تو ططام کو جو (۳۲) لاکھ روپیہ دیے جانے والے ہیں اوس کے متعلق میں (सदस्य) ہے اور دوسری جاگیرداروں کو معاوضہ دینے کے متعلق ہے ہے جاگیر داروں کے معاوضہ کا جہاں تک تعلق ہے مجھے اس سلسلہ میں کچھ کہنا نہیں ہے کیونکہ اس پر آج ہی نہیں بلکہ اس کے پہلے بھی کئی مرتبہ وہی دلائل اور وہی مباحث ہم نے سنے جو آج کہے گئے اور اون کا جواب بھی دیا جاچکا ہے اون کا مزید جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے البتہ دو نقاط کی طرف میں ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں

ایک سال کے اس عرصہ میں آنریبل ممبر فار اپا گوڑ کے پاس ریپریزنٹیشن (Representation) ہونے کے بعد اس حد تک جو امر آئے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے جاگیر داروں کی حد تک معاوضہ دینا انہوں نے قبول کرلیا ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے ہم نے ری ہابلیٹیشن فنڈ (Rehabilitation Fund) قائم کرنے کے لیے کہا تھا اور نہ کوئی نئی بات نہیں میں نے پہلے بھی ایسا کہا تھا کہ جو چھوٹے چھوٹے لینڈ لارڈ (Landlord) ہیں جو چھوٹے چھوٹے جاگیر دار ہیں اور جن کا اور کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے ان کی حد تک ہمیں ری ہابلیٹیشن کا انتظام کرنا پڑیگا یہ کوئی نیا اصول نہیں ہے

شری گوپال راؤ اکبوٹے ممکن ہے رائے بدل سکتی ہو میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ اب وہ سنجیدگی سے اس پہلو پر غور کرنے لگے ہیں ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ اس مسئلہ کے متعلق ایموشنل اپروچ (Emotional approach) یا سینٹی مینٹل اپروچ (Sentimental approach) نہ کیا جائے میں آنریبل ممبر سے یہ ادب کے ساتھ عرض کرونگا کہ جب کسی مسئلہ پر بنیادی طور پر آپ غور کر رہے ہیں تو آپ کو ایموشنل نہیں ہونا چاہیے اس ایوان کے ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت سے ایوان کے سامنے عوام کے تعلق سے جو مسئلہ رکھا ہوا ہے اوس کے حل کے متعلق سوچنا چاہیے ایک سال کے عرصہ میں آپ پارشلی ریلسٹک (Partially realistic) بن گئے ہیں جو ریپریزنٹیشن آپ کے پاس ہوا اور ویسا ہو جو پاس آپ کے کانوں میں پڑی رہیں اوسکی بنا پر آپ پارشلی ریلسٹک ہوتے جا رہے ہیں مجھے کوئی تعجب نہ ہوگا اگر آپ آئندہ سال یہ کہیں کہ کانسٹی ٹیوشن بھی بالائے طاق رکھا جائے اور پورا معاوضہ بھی بالائے طاق رکھا جائے بائی لیٹرل اگریمنٹ (Bi lateral Agreement) تو اسکی جو کوشش وائلنٹ (Violent) اور آبجکشنیبل میتھڈس (Objectionable methods) کے ذریعہ کی جا رہی تھی وہ اب ہمیں ٹھیک نہیں معلوم ہو رہی ہے جو اگریمنٹ کیا گیا وہ چونکہ ایک ڈاکومنٹ (Document) ہے اس لیے اوس کو ریسپکٹ (Respect) دینا ضروری ہے (مداخلت) ممکن ہے کہ ہمارے دلائل بعد سال تک اس جانب کے آنریبل ممبر پیش کرسکے اور ایک ریلسٹک اپروچ کرکے ایک حد تک ہمارے ساتھ آجائینگے یہ کہنا کہ ایک

طرفہ معاہدہ کو توڑ جاسکتا ہے اور اس کا حل نکالا جاسکتا ہے درست نہیں بلکہ دونوں فریق کو اس مسئلہ کا حل نکالنا پڑیگا ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ع میں کانسٹی ٹیوینٹ اسمبلی (Constituent Assembly) کے میں اسپیچ دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ (Human memory is proverbially short) لیکن میرا کہنا ہے کہ (Politician's memory is still shorter) تو انہوں نے جو جملہ کہا وہ یہ تھا کہ (To meet in October 1949 is something vitally different from meeting in August 1947) اگست سنہ ۱۹۴۷ع میں دیش کو آزادی ملی تھی اور دیش کے بٹوارے کی وجہ سے پاکستان کا مسئلہ بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔ اوسی زمانہ میں انڈیپنڈنس ایکٹ (Independence Act) کے ذریعہ جو سو ریاستوں کا مسئلہ بھی اٹھ کھڑا ہوگیا تھا پیرامونٹسی (Paramountcy) لیپس (Lapse) ہوگئی تھی اور دفعہ (۷) کے حسب جو اصول بنائے گئے تھے اون سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان جو سو ریاستوں نے آزادی کا اعلان کردیا اور دیش کے لیے وبال جان بن گئیں ۔ ان مسائل کو ہتھیاروں کے ذریعہ حل نہیں کیا جاسکتا تھا بلکہ ڈپلومیٹکلی (Diplomatically) حل کیا جانا ضروری تھا ۔ اگست سنہ ۱۹۴۷ع سے سنہ ۱۹۴۹ع تک ان جو سو ریاستوں کا جس طرح نپٹارہ کیا گیا ہے اون کی تفصیلات میں ایوان کو لیجانا نہیں چاہتا لیکن حافظہ تازہ کرنے کے لیے چند باتیں ایوان کے سامنے رکھنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ اگست سنہ ۱۹۴۷ع تا اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ع کے حالات پر غور کرکے اس کا حل سنہ ۳ع کی فضا میں سوچ کر کرنے کی بجائے میں چاہتا ہوں کہ اگست سنہ ۱۹۴۷ع تا اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ع کے حالات کو پیش نظر رکھ کر ان مسائل کی طرف دیکھیں ۔ جو سو ریاستوں کا جو مسئلہ تھا اوس کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ وہ تو حل ہوگیا ۔ وہ کوئی غیر معمولی مسئلہ نہیں تھا کہ دوا دیکھا یا اور حل ہوگیا ۔ میں کہونگا کہ درحقیقت وہ مسئلہ ایسا آسان نہیں تھا ۔ جو زہر جان بوجھ کر انگریز چلا گیا تھا اوس کو ختم کرنا ایسا آسان نہیں تھا ۔ اوس مسئلہ سے نپٹنا تو ان ہی لوگوں کا کام تھا جنہوں نے لوہے کے چنے چبائے تھے ۔ انہوں نے اس کا حل نکالا اور یہ حل نکالا کہ ریاستوں کے مختلف حصے کرکے یا تو انہیں مرکز میں ضم کردیا یا پراونسس (Provinces) سے ان کو ملا دیا گیا یا ان کی یونینس (Unions) بنادی گئیں یا دو تین ریاستوں کو ملاکر ان کا ایک ویلیوایبل یونٹ (Valuable Unit) بنادیا گیا ۔ اس کو قائم رکھنے کے لیے انہوں نے کچھ ٹریٹیز (Treaties) یا معاہدے کیے چاہے وہ معاہدے پریوی پرسس (Privy purses) کے تعلق سے ہوئے ہوں یا چاہے وہ کانسٹی ٹیوشن کو ان ریاستوں سے متعلق کرنے یا نہ کرنے سے متعلق ہوں ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ع کا مہینہ ایک مبارک مہینہ تھا جس میں ان جو سو ریاستوں کو جو سپریمیسی (Supremacy) سے علحدہ ہوجانے کی وجہ سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتی تھیں، مہینہ ہوگیا ۔ اور نومبر سنہ ۱۹۴۹ع

کو نظام نے بھی فرمان نکالا اور ہمارے اس اصول کو تسلیم کرلیا کہ دستور جو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں منظور ہونے والا ہے اسکو میں حیدرآباد سے متعلق کرونگا اور وہ سارا دستوری ڈھانچہ جو اس سلسلہ میں قبول کیا گیا ہے وہ حیدرآباد سے متعلق کرلیا جائیگا۔ بہت ممکن ہے ح ۔ ۔ مارچ سنہ ۲ ع میں مجھ کر اس مسئلہ کی گہرائی اور اہمیت کو دور جو سکے فار ریچنگ امپلیکیشنس (Far reaching implications) ہوسکتے ہیں ان کو اس وقت ( ) سمجھنے سے قاصر رہیں لیکن جن لوگوں کے ہاتھ میں مسائل کی باگ ڈور ہوتی ہے ان پر مسائل کو سلجھانے کی ذمہ داری ہوتی ہے وہ مسائل کا حل نکالنے وقت تمام پہلوؤں پر غور کرتے ہیں ۲ جون سنہ ع کو پریوی پرس (Privy purse) کے متعلق نظام سے ایک اگریمنٹ (Agreement) کیا گیا اور ایک وائٹ پیپر (White paper) بھی شائع ہوا نومبر سنہ ۱۹۴۹ ع اور ۲ جنوری سنہ کو جو معاہدے ہوئے ان کے متعلق نظام نے جو فرمان نکالا اوسے اگر آپ ملاحظہ کریں تو معلوم ہوتا کہ بیسکلی (Basically) جو جمہوری پارٹ (بی) اسٹیٹ کے لئے ضروری تھی اوس کو انہوں نے قبول کیا ہماری بات تو اس کے خلاف عمل کرنے کی ہی ہے بہت ممکن ہے کہ اس کے متعلق سے آپ کے پاس کوئی ریسپکٹ (Respect) نہ ہو کیونکہ جہاں غیر ذمہ دارانہ طریقہ ہر مسئلہ پر غور کیا جاتا ہے وہاں اسی پہلوؤں کی اہمیت نہیں رہتی لیکن ہمیں سادی طور پر مسائل کو سلجھانا پڑتا ہے اگر بتایا جاتا ہے پریوی پرس کے متعلق سے جو ناکاسی نوٹس کو متعلق کرنے سے متعلق نامرضامندی کا معاوضہ دینے سے متعلق ہو ایک طرف وہ بائی لیٹرل اگریمنٹ (Bi lateral agreement) ہے اور دوسری طرف وہ دلائل ہیں جو میں ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں وہ دلائل یہ ہیں کہ اس شخص کے ہاتھ گندے ہیں ان کلین ہینڈس (Unclean hands) ہیں یہ پیسہ جو عدالت کی شکل میں یا مختلف طریقوں سے پیدا کرلیا گیا ہے وہ پیسہ عوام کا ہے اور عوام کے پاس واپس آنا چاہئے اور اس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے کہ صرف خاص کا جو معاوضہ دیا جاتا ہے اوس کو ختم کردیا جائے اون کا جو اسٹیٹ ہے وہ بھی واپس لے لیا جائے اور اون کو کوئی معاوضہ نہ دیا جائے

یہ دلائل ہیں جو ہاوز کے سامنے آرہے ہیں میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایسے ذرائع اور میس (Means) اس اینڈ (End) کو حاصل کرنے کے لئے کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں ؟ یہ تو ہمارا بھی مقصد ہے کہ جاگیر ارانہ نظام اور سرانجام ساری کو ختم ہو جانا چاہئے ہم اس پر غور کر رہے ہیں کہ اس کا لاسٹ ویسٹیج (Last vestige) بھی ختم ہو جانا چاہئے لیکن آپ میں اور ہم میں یہ فرق ہے کہ آپ کے ہاتھ ٹینٹڈ (Tainted) معلوم ہوتے ہیں ہمارے یہاں ہم ایسے میس (Means) ایسے ہی کلین (Clean) رکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ ہمارا اینڈ (End) کلین (Clean) ہے ایک طرف یہ دلائل پیش کئے

جا رہے ہیں کہ جو اب (पाप) سے کمایا ہوا ہے اس کو ناجائز
راستوں سے حاصل کیا گیا ہے وہ دھڑا مار کر چھین لیا جائے لیکن دوسری طرف میں
آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ظالم کے بعد جاگیرداروں سے جاگیرداروں کے
بعد زمینداروں سے اور زمینداروں کے بعد کیپٹلسٹوں سے غرض جن لوگوں کے پاس
آپ کے مقابلہ میں ذرا سی بھی زیادہ دولت ہو تو کیا آپ ان سے چھین لینا چاہتے ہیں؟
میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایسے ذرائع اختیار کرکے آپ ان کو ختم کرنا چاہتے ہیں؟
ہمارے پاس ایک کانسٹی ٹیوشن ہے ہم کانسٹی ٹیوشن کے مطابق عمل کرنا چاہتے ہیں
کنسپٹ آف پراپرٹی (Concept of property) کے متعلق سے کانسٹی ٹیوشن میں
تصورات ظاہر کر دیئے گئے ہیں پری ایمبل (Preamble) میں ظاہر کر دیئے
گئے ہیں فنڈامینٹل رائٹس کے پرنسپلز (Principles of fundamental rights)
ظاہر کر دیئے گئے ہیں ڈائرکٹیو پرنسپلز کے چارٹر (Charter of the directive
Principles) میں یہ چیزیں ظاہر کر دی گئی ہیں مجھے یہ
کہتے ہوئے ذرا سی بھی جھجک نہیں ہے کہ ہم نے کنسپٹ آف پراپرٹی (Concept of
property) کو قبول کیا ہے اور اس پر ڈٹے رہنا چاہتے ہیں اور ڈٹے
رہیں گے ہم نے کانسپٹ آف پراپرٹی کو کانسٹی ٹیوشن کے ذریعہ قبول کیا ہے اور ہماری
حکومت اب اس کو بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی ہم میں اور آپ میں یہی فرق
ہے آپ وائلنس (Violence) اور ناجائز راستوں کے ذریعہ ایسی تبدیلی
چاہتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس تو ایوری تھنگ از فیئر (Every thing is fair) کا اصول
ہے ۔

شری وی ڈی دیسپانڈے: ہم بھی اس ایوان کے ذریعہ تبدیلی لانا چاہتے ہیں

شری گوپال راؤ اکوٹے: ہم نے جاگیر ابالیشن ایکٹ (Jagir Abolition Act)
بالکل کر دیا ہے اور اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ آہستہ آہستہ یہ چیز ختم ہو لیکن آپ یہ
چاہتے ہیں کہ چونکہ ان کے پاس جائداد زیادہ ہے لہذا وہ لے لی جائے تلنگانہ میں جو
اصول آپ نے اختیار کیے تھے وہی اصول آپ ہر جگہ رائج کرنا چاہتے ہیں کمیونسٹ
پارٹی کو تو جانے دیجئے لیکن جب بھی دلائل سوشلسٹ پارٹی کی جانب سے پیش کیے
جاتے ہیں تو مجھے تعجب کے ساتھ ساتھ شرمندگی بھی ہوتی ہے کہ یہ سروودیہ سدھانت
(सर्वोदय सिद्धांत) کے ماننے والے بھی آج یہ کہہ رہے ہیں یہ دیکھ کر
مجھے افسوس اور دکھ ہوتا ہے کیا دھرم یہی سکھاتا ہے؟

شری جی راجہ رام: کیا دھرم یہی سکھاتا ہے کہ غداری کرنے والوں کا ساتھ
دیا جائے؟

شری گوپال راؤ اکوٹے: سوشلسٹ پارٹی خود جیسی ممبروں کو ہل کو ایسے
راستے پر چلنے کے لیے آمادہ نظر آرہی ہے جو تلنگانہ میں اختیار کیا گیا تھا انہوں نے

ایسے طریقے اختیار کئے جاسکتے تھے پاکستان میں ابھی ابھی جائدادیں ضبط کروانے کی نوبت تک آگئی ہوں ۔ جائدادوں کے ضبط کرانے کا ریکارڈ سٹ کیا ہے میں آپکو مشورہ دونگا کہ آپ اپنی سکیم (क्षति) کو اس طرح بنا کہ کیسے ہمیں دوسری طریقے اختیار کرنے چاہئیں جسے جو ہم نے منظور کیا ہے اسکے علاوہ جو طریقے ہم نے اختیار کئے ہیں نہیں چھوڑنا چاہئے میں یہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہر معاملہ میں آپ میں اور ہم میں اختلاف نہیں ہوسکتا بشرطیکہ آپ صحیح راستے اختیار کریں جہاں کی فائنینشل پوزیشن (Financial position) کمزور ہے اسکو درست کرنے اور اسکو مضبوط کرنے کے لئے جو طریقے ہمیں اختیار کرنے چاہئیں ان پر فائنینشل ایسپکٹس (Financial aspects) کے تحت غور کرنا چاہئے اور بائی لیٹرل اگریمنٹ (Bilateral agreement) کے تحت جس طرح ریڈکشن (Reduction) لانا چاہئے ایسے طریقے اختیار کئے جائیں تو میں ہے کہ جذبات جو مہنگائی کے ذریعہ ہم سب کچھ کرسکتے ہیں مانگنے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے حاصل کرنے کے اچھے راستوں سے جب وہ رقوم مل جائیں تو ہم ابھی نیشنل ڈیولپمنٹ (National development) ہر طرح کرسکتے ہیں جو کام ہم مہنگائی کو قائم رکھکر کرسکتے ہیں اہنسا (अहिंसा) کے اصولوں کو قائم رکھکر کرسکتے ہیں اوس میں جوا جذبات سے کام لینا میں سمجھتا ہوں کہ کوئی صحیح طریقہ نہیں ہے اینڈ (End) ایک ہی ہے ایم (Aim) ایک ہی ہے جہاں ہم جانا چاہتے ہیں وہ منزل مقصود ایک ہی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کا اور ہمارا راستہ الگ الگ ہے

شری بی۔ رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر ان دونوں ڈیمانڈس کے سلسلہ میں جو چرچائیں ہوئیں بدقسمتی سے ساری چرچائیں میں سن نہ سکا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نہ سننے کی وجہ سے میں نے کچھ کھویا نہیں ہے کیونکہ ان چرچاؤں کا سلسلہ کوئی نیا نہیں ہے مجھے اسکی توقع بھی نہ تھی کہ کوئی نئی بات سننے میں آئیگی مجھے خوشی ہے کہ میرے حساب میں بھی کوئی نئی بات نہیں کہی گئی میرے معزز آنریبل ممبر آپ دی اپوزیشن نے جب نئی باتیں کہیں انہوں نے کہا کہ نظام اور جاگیرداروں کی میں بلا کسی فیس کے وکالت کرنے والا وکیل ہوں مجھے اسکا اعتراف ہے کہ یہ رول (Role) مجھے ملے (Play) کرنا ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے وکالت بلا فیس نہیں ہے

شری بی رام کشن راؤ جی ہاں نظام (جو راج پرمکھ تھے) اور جاگیردار ان دونوں کی بلا فیس لئے ہوئے میں آج وکالت کر رہا ہوں یہ میرا فرض ہے میں اپنی ڈیوٹی ادا کر رہا ہوں ان مسائل کی طرف دیکھنے کا جو اصول ہمارا نقطہ نظر ہے اس میں فرق ہے اسکو بار بار دہرانے سے نہ فرق نہ کم ہوسکتا ہے اور نہ زیادہ

ابھی ابھی میرے ایک دوست آنریبل ممبر نے کہا کہ لینڈ ریفارمز کی اپوزیشن کا نقطۂ نظ
ہلے کے معاملہ میں کچھ نرم پڑتا نظر آرہا ہے میں نے بھی اس چیز کو محسوس کیا ہے
اور یہ کمپلیمنٹ (Compliment) دیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ گذشتہ سال کے
مقابلہ میں کچھ دوسرے نقطہ نظر سے غور کرنے کی کوشش لیڈر آف دی اپوزیشن کر رہے
ہیں اس میں در اصل دو چیزیں ہیں گذشتہ سال جب اس پر کچھ بحث ہوئی تو
اوس وقت کی حالت یہ تھی کہ جب تعمیمہ سابق سکو چارجڈ آئٹم (Charged item)
کی حیثیت سے رکھا گیا تھا باوجود چارجڈ آئٹم ہونے کے جتنا کہ وہ ڈسکشن میں آسکتا
تھا اسلئے جتنا بحث آج کی گئی وہ گذشتہ سال بھی کی گئی اسلئے میں اون
باتوں کا اس سال جو جواب دونگا وہ وہی ہوگا جو گذشتہ سال دیا تھا ہوں صرف لفظی
ہیر پھیر کے ساتھ وہی ہوگا آج ہم ملک کے جمہوریت کو چلانے اور مسائل
پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے لیے اسمبلی ہال میں بیٹھے ہیں کسی پبلک
میٹنگ (Public meeting) کو اڈریس (Address) نہیں کر رہے ہیں اور نہ
رعایا کے مظالم کی حکایات بیان کر کے احساسات کو بھڑکانے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں
بلکہ حکومت کا بجٹ پاس کرنے اور اصلاح و ترقی کے مفاد کو ملحوظ کرنے کے لیے یہاں
بیٹھے ہیں کہنے کے لیے تو جب سے ہم بیٹھے ہیں باتیں کہی جا سکتی ہیں نظام کو اس سے زیادہ کوسا
جا سکتا ہے جب سے تاریخ ہے جو باتیں سالہا سال ہیں وہ کہی جا سکتی ہیں لیکن ہارڈ
ورڈس بریک نو بونس (Hard words break no bones) اس ہماری عمل
کی میدان کے حالات میں جبکہ ہم سوچ رہے ہیں ملک کے جمہوریت کو چلانے
کے لیے بیٹھے ہیں اسلئے مسائل پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا یہ ہمارا منصب اچھا ہے
جذبات میں آکر یہ جانا صرف ہے بے سود ہے میں اسکو مانتا ہوں کہ جن باتوں کا
تذکرہ کیا گیا وہ مرور ہوئے ہونگے دس پندرہ سال سے حیدرآباد میں نظام شاہی بھی
مراعات شاہی بھی فیوڈلزم (Feudalism) تھا لیکن میں آپ سے پوچھنا
چاہتا ہوں کہ فیوڈلزم کیا صرف حیدرآباد اور ہندوستان ہی میں تھا ؟ اتنا ہی نہیں ہے
صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ مختلف ممالک میں فیوڈلزم تھا ہے وہاں کے لوگوں
نے اسکو ختم کرنے کے مختلف طریقے اختیار کیے خون کی ندیاں بہائیں بڑی بڑی
مصیبتوں کا انہیں سامنا کرنا پڑا جسکے نتیجہ میں نہ معلوم کتنے عرصہ کے بعد کہیں
کاوشوں کے بعد انہیں کامیابی نصیب ہوئی پھر اب تک ان ممالک میں فیوڈلزم کے آثار اب
موجود ہیں یہ تو آپکی اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے بھارت سے فیوڈلزم کے
وسٹیجیس (Vestiges) کاٹنے کے لیے کوئی لڑائی لڑی نہیں گئی بغیر کسی
کا خون بہے ایسا بلڈلیس آپریشن (Bloodless operation) ہوا خدا بھلا کرے
سردار ولبھ بھائی پٹیل کا اور ہمارے موجودہ پرائم منسٹر (Prime Minister)
پنڈت جی کا کہ ان کی دانشمندی اور معاملہ فہمی نے سارے ہندوستان سے مراعات شاہی
کا خاتمہ کردیا یہاں کچھ آوازیں گونجی ہیں صرف گونجی ہی نہیں بلکہ جب بھاڑے

والی آوازیں نکلیں ہیں اور گلا پھاڑ پھاڑ کر چلا رہا ہے میں وجہ جاننا چاہتا ہوں کہ اسکے سوا سب نے کیا کیا ؟ سب نے حصے کے سوا کونسا حق تھا

مسٹر وی ڈی دیشپانڈے حصے کی ضرورت ہے لگانے میں ہم نے حق جاتا ہے ؟ میں آپکو کہتا ہوں

مسٹر بی رام کشن راؤ ان میں جانتا ہوں دکن کا یہ کا اسٹرگل (Struggle) کیا تھا اوسکی کیا حیثیت بھی اوس کا کیا راز تھا وہ بالکل کھلی ہوئی حقیقت ہے اب کوئی راز باقی نہیں رہا دنیا کے کسی سے کوئی بات نہیں

ہندوستان کا موڈ بدلتا رہا اور نظام سابق ختم ہوئے ہیں کسی اور کے ساتھ ملک کی وجہ سے ان باتوں کو بھولکر کہ ہم نے کیا کیا اور کیا حقیقت ہندی کے خلاف ہے انہوں نے جو اسکے بعد اقدام کیا اگر وہ نہ کرتے تو آپ دیکھتے کہ کیا ہوتا اگر نظام صاحب کو حد سے اوس وقت ٹھیک ٹھیک سمجھ آتا اور وہ لاسٹ اگریمنٹ (Last Agreement) کو لیکر نہیں تو آپ کہہ رہے ہوئے اسکے بعد لکھتے کیوں اپنی ہسٹری (History) کو بھول گئے ہیں ؟ جانتے ہوئے دیدہ دانستہ پھر سے اپنی جان سے کرتے کہ گورنمنٹ ہند نے جو حیدرآباد میں کئے معاہدے ہیں آج کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے دیا ہے نظام کو پریوی پرس (Privy purse) دیدیا کیا ضروری تھا اسے دینا ؟ کیوں دیا گیا ؟ میں پوچھتا ہوں آپ اسکی جگہ ہوتے تو کیا کرتے ؟ میں دعوت فکر دیتا ہوں ذرا اس پر سوچئے کہ اگر آپ اس دور میں ہی اندر ہوتا تو آپ کس قسم کا اگریمنٹ کرتے یہ کہ اس وقت اب رکھیں یہ داری نہیں ہے اسلئے یہ ساری باتیں کہی جاسکتی ہیں ۔ دیکھی وہ وقت کہ حالت بھی پولیٹیکل ڈیولپمنٹ (Political development) کا زمانہ کیسا تھا ہندوستان کی کیا حالت تھی ؟ جس طرح انہوں نے سیٹلمنٹ (Settlement) کیا اوس طرح کوئی دوسرا ملک کی کوئی پولیٹیکل پارٹی یہی صفائی سے کرسکتی تھی اسکی مثال دنیا میں (Bloodless Revolution) اگر کسی اور طریقہ سے لانے کی کوشش کی جاتی تو میں سمجھتا ہوں کہ مدتوں تک انتظار کرنا پڑتا اسکے ساتھ ہم ایسے شکرگزار واقع ہوئے ہیں کہ ابھی چار سال نہیں ہوئے کہ انکے کیے ہوئے وعدوں کو انکے اگریمنٹس (Agreements) کو فراموش کرنا چاہتے ہیں ٹھکرانا چاہتے ہیں افسوس ہے ہمارے کیرکٹر (Character) پر افسوس ہے ہماری ہی (فالٹ) پر آپ کیوں کہتے ہیں کہ سردار پٹیل کو یہ دینا ہوا مل ہی ہمارے سامنے ہیں جسکے اب ان کے کیے ہوئے وعدوں کی بے قدری کرتے ہیں ؟ یہی اگریمنٹ کیے ہوئے جارہی ہیں نہیں ہوئے کہ ہم اگریمنٹ کو ٹھکرانا چاہتے ہیں میں کہونگا کہ آپکو گورنمنٹ آف انڈیا کے اور حکومت حیدرآباد کے سالم اگریمنٹس (Solemn Agreements) کی عزت رکھنی چاہیے اسلئے میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ

As representatives of the Indian People

ہندوستان کے عوام اور انکے مفاد کی حمایت کرنا ہے۔ وہ ہونے کی حیثیت سے ہم
ہی سکریسی (सरकार) کو صرف قائم کیا ہے بلکہ بڑھانا چاہیے جس کی وجہ
سے ہم اس نظام پر غور کرنا چاہیے یہ ظاہر ہے جو اگر یہ کیا گیا تو کن
حالات میں کیا گیا جاگیرداروں کو (Abolish) کرنا ضروری تھا ان
جاگیرداروں سے یہ طے ہوا تھا کہ نظام کا خاتمہ کر دیا جائے انکے
ساتھ بہتر سلوک (Fair treatment) کرنا ضروری تھا کیونکہ انہوں نے
سرنڈر (Surrender) کیا تھا ہمارے سیکرٹری کی یہ رائے ہے کہ جب
کوئی سرنڈر کرتا ہے تو اسکے ساتھ بہتر (Fair treatment) کرنا
چاہیے اسی طرح ہم نے ان لوگوں سے رکھا ہے زہریلے جانور کا زہر نکل جانے
کے بعد ہم نے سمجھا ہے اسکا زہر نکل گیا ہے کے بعد اس کا رہنا ہے؟ اب چاہیے یہ
کہ زہر کو پہلی نکل جانے کے بعد ہی اپنے گھر سے کھول دیا جائے

شری گوپالدی کنگار ڈی : اسکے دانت میں ہوتے ہیں۔

شریمتی رام کسن راؤ : ابھا مجھ کے پیٹ میں ہی ہوتے ہیں
یہ ہی اب معلوم ہوئی کہ مجھ کے پیٹ میں ہی ہوتے ہیں

مسر جی شاہ جہاں بیگم : لیکن مجھ کے بچے ایسی وقت نکالتے ہیں جب اسکی ماں
ختم ہو جاتی ہے یعنی ماں کی پیٹ سے ہی ہے اور وہ نکل رہے ہیں

شریمتی رام کسن راؤ : آپ نے یہ جواب کہا کہ مجھ ایسی وقت
پیدا ہوتا ہے جب اسکی ماں ختم ہو جاتی ہے مگر یہ دو سالیں ہیں جو جانیں اور
پوری طرح مطابق نہیں ہوتیں

تو بات یہ ہے کہ پولس ایکشن (Police Action) کے بعد جب سرفخاص
کے انٹگریشن (Integration) کا سلسلہ شروع ہوا تو ملٹری گورنر (Military
Governor) نے ظاہر ہے ایک اگریمنٹ (Agreement) کیا انہوں نے
اولا یہ معاہدہ کیا کہ پچاس لاکھ روپیہ بطور پر یوی پرس (Privy purse) دیے
جائینگے جسکی ذمہ داری گورنمنٹ آف انڈیا نے کانسٹی ٹیوشن کے تحت اپنے پر لی۔ رہا
سرفخاص کا معاوضہ تو دستور کے تحت جسطرح معمولی سے معمولی آدمی کی جائداد لیجاتی
ہے تو معاوضہ دیا جاتا ہے جسطرح اور لوگوں کو معاوضے دیے گئے اسی طرح اسکا بھی
تصفیہ کیا گیا۔ جب سرفخاص کا بجٹ دس کروڑ کا تھا تب اسمیں سے اخراجات جانے کے
بعد سوا کروڑ کی خالص بچت ہوا کرتی تھی۔ اسی علاقہ کو جسے سرفخاص کہا جاتا ہے
ضم کرلیا گیا اور اسکا معاوضہ مقرر کیا گیا یہ تصفیہ کیا گیا کہ انکم (Income) کے
معاوضہ میں ۲ لاکھ اور اسٹاف وغیرہ کے لیے ۲ لاکھ اسطرح لاکھ دیئے۔ یہ معاہدہ
اسوجہ سے کیا گیا تھا کہ اسٹاف وغیرہ کے جو اخراجات تھے ان سب کا سرفخاص کے تحت

پر اثر پڑتا تھا جب صرفخاص کا انٹی گریشن (Integration) ہوگیا تو ظاہر ہے کہ صرفخاص کے لائبی لٹیز (Liabilities) منتقل کرتے ہوئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ انکم کے معاوضہ میں کچھ دینا ضروری ہے چنانچہ ۲ لاکھ سالانہ وغیرہ کے خرچ کیلئے اور ۲ لاکھ انکم کے معاوضہ میں گویا اسطرح لاکھ دیے جاتے ہیں ۲ لاکھ روپے صرفخاص کے ۲ ہزار ملازمین کی تنخواہوں گریجویٹی (Gratuity) وغیرہ کیلئے دے جاتے ہیں ان حسابات کی طویل تفصیل میں ہے جسے اب میں بھول گیا ہوں کچھ عرصہ پہلے تک مجھے یہ نام یاد تھے راج پرمکھ نے مجھے یہ اطمینان دلایا ہے کہ وہ ان لاکھ روپیوں میں مزید ۳ ۴ لاکھ روپیہ سرنڈر کر کے سالانہ تقریباً ۲۸ لاکھ روپیہ اس آئیٹم (Item) پر خرچ کرتے ہیں اس کے علاوہ واقعہ یہ ہے کہ ہم ابھی جو لاکھ روپے دے رہے ہیں وہ صرف کاغذی عمل ہے صرف کاغذی مل جمع وخرچ ہوتا ہے لاکھ سکہ عثمانیہ کی جائے یہ لاکھ سکہ کلدار اب کے ڈیولپمنٹ پرپزز (Development purposes) کیلئے واپس کرتے ہیں اور یہ رقم سگھدرا پراجکٹ میں لگائی جاری ہے اسکے علاوہ کئی اور روپیات دیے ہیں

مسٹر ویرا ڈی دشانلے انکا سود کیا ہوتا ہے ؟

مسٹر بی رام کشن راؤ ہاں میں تفصیلات بتلاؤنگا اس میں شک نہیں کہ وہ ایک بڑے دھنوان ہیں تقریباً پورے ہندوستان میں انکے برابر کوئی دھنوان نہیں ہمارے ایک دوست نے اندازہ لگایا کہ انکے پاس ارب روپے ہیں افسوس ہے کہ میں تو انکی تحقیقات نہ کرسکا مجھے اس سے مطلب نہیں لیکن میں اتنا ضرور کہونگا کہ جب بھی انکے سامنے گورنمنٹ کی ضرورتوں کا اظہار کیا گیا پلانس (Plans) بنائے گئے انہوں نے رقم دی انہوں نے عرصہ ہوا ۲ کروڑ روپیہ حیدرآباد اسٹیٹ کی سکیوریٹیز (Securities) میں انوسٹ (Invest) کیا ہے ۱۸ کروڑ روپیہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سکیوریٹیز میں انوسٹ کیا ہے ساڑھے دس یا ساڑھے چار کروڑ روپیے بلاسودی قرض گورنمنٹ آف حیدرآباد نے لیے ہیں بعض رقومات میں سود کی شرح ۲ ۳/۴ فیصد بعض میں ۲ فیصد ہے بہرحال جنرل ریٹ آف انٹرسٹ (General rate of interest) سے کم بلکہ نصف شرح پر انہوں نے اپنی رقومات گورنمنٹ آف حیدرآباد کی سکیوریٹیز میں انوسٹ کی ہیں میں یہ صرف دلیل کے طور پر ہاؤس کے سامنے پیش نہیں کررہا ہوں بلکہ واقعات کو ہاؤس کے سامنے رکھ رہا ہوں جب بھی ضرورت ایسی ہوئی کہ گورنمنٹ نے اعلان نہیں کیا ہے تھوڑی دیر کیلئے اگر میں یہ مان بھی لیتا ہوں کہ وہ چونکہ معمولی آدمی ہیں اس لیے انہیں ( ) لاکھ روپیہ دیے جانے کی ضرورت نہیں لیکن جس کا حق ہے جس لیوس اور قانون کی ہم پابندی کرتے ہیں کم از کم اس میں اسطرح امیر اور غریب کی تمیز نہیں ہے اسلئے ہم ایسا امتیاز نہیں برت سکتے ہائی آ پہل مسٹر آف دی ایورمس کے اصولوں کے لحاظ سے یہ دلیل بیس کی خامکیوں ہے لیکن ہمارے معلنہ نظریے یہ درست نہیں ہوسکتا ہمارے کامن سینس کے لحاظ سے رج

امیر اور غریب (Rich and poor) کی برابری نہیں ہے ہمارے پاس اکوالٹی (Equality) ہے کوئی ڈسکریمنیشن (Discrimination) نہیں ہے اور یہی ہے کہ جب کسی کی رائے لینا ہے تو ممکن ہے ان اسٹ ریزنیبل اینڈ فیئر ویلیو (Reasonable and fair value) دینا ضروری ہے اسکی نسبت آپ کی رائے چاہے کچھ بھی ہو آپ کی رائے ہو سکتی ہے یہ غلط ہو لیکن جو کچھ بھی ہو یہ ہمارا موجود قانون ہے کانسٹی ٹیوشن ہے اسکو ہمنے قبول کیا ہے گورنمنٹ آف انڈیا نے ان کے لحاظ سے اگریمنٹس (Agreements) کیے ہیں ان کے بموجب ظاہر ہے آفر اینڈ اکسپٹنس (Offer and acceptance) ہوا ہے اور آج ہاؤس میں ان کی نسبت ڈیمانڈس (Demands) پیش ہیں ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس کو ووٹ ڈاون (Vote down) کرنے کیلئے کس طرح پلیڈ (Plead) کرسکتے ہیں؟ ہاں آپ اس قانون اور اس اصول کو بدلنے کیلئے دوسری تدابیر اختیار کرسکتے ہیں آپ ان سے نگوشیٹ (Negotiate) کیجئے انہیں بتلائیے کہ عوام کے یہ جذبات ہیں اسلئے ہم رقم نہیں دے سکتے یا صرف اتنی رقم دے سکتے ہیں آپ سیریسلی (Seriously) یہ کہہ سکتے ہیں مگر ایسا نہیں کیا جاتا مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اس مسئلہ کو اسمبلی میں لایا جاتا ہے میں تو سمجھونگا کہ آپ کو اس آئٹم (Item) کیلئے ووٹ (Vote) دینا ہوگا اور مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبرس بھی اس ڈیمانڈ کی تائید میں ووٹ دینگے اگر اسکی نسبت کوئی کانسٹی ٹیوشنل تبدیلی ہو تو ہم ضرور اس پر عمل کرسکتے لیکن جب تک ہم اسی کانسٹی ٹیوشن کو مانتے ہیں اور اسی پر ہمیں عمل کرنا ہے یہ حقیقت ہے کہ عام طور پر راج پرمکھوں کو زیادہ رقوم ہی دینی ہیں حیدرآباد گورنمنٹ اور انڈیا گورنمنٹ نے راج پرمکھ کے ساتھ ایسے اگریمنٹ کیے ہیں اسلئے انکی پابندی کرنا یہ ہماری ڈیوٹی ہے اسکے خلاف عمل کرنا ہماری سنسکرتی کے خلاف ہے ہمارے اصولوں کے خلاف ہے ہماری عزت کے خلاف ہے

شری مخدوم محی الدین (حضور نگر) لیکن کیا لاکھوں عوام کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کوئی چیز نہیں ؟

شری بی رام کشن راؤ عوام کے ساتھ کیے ہوئے وعدوں کا لحاظ کرتے ہوئے ہی عمل کیا جا رہا ہے آنریبل ممبر حضور نگر کی فلاسفی کے لحاظ سے ممکن ہے انکے نزدیک اگریمنٹ کے خلاف عمل کرنا قابل اعتراض بات نہ ہو وہ چاہتے ہیں کہ جو چیز بتدریج ہونے والی ہے وہ چشم زدن میں ہوجائے ایک لمحہ میں ہوجائے اگر میں ان کی فلاسفی کو قبول کروں تو ممکن ہے ایسا ہوسکے فوراً چلا جاؤنگا ہم فرلانگ نہ بھی تو کنگ کو بھی ہے چشم زدن میں آپ کا مقصد پورا ہوجائیگا لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ہمارے استاد نے ہمیں یہ بات نہیں سکھائی ہے کہی ہوئی باتوں کو میں پھر دہرانا ضروری نہیں سمجھتا

صرف ... سب میں جاگیرداروں کو دیے جانے والے معاوضہ کی نسبت کچھ عرض کر کے میں ... ختم کردونگا میں ... رہا ہوں کہ ... ایسی کرسی گروپ لے رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ... کی طرف توجہ لانا چاہتے ہیں میں بھی اسکو مانتا ہوں

جاگیرداروں کی نسبت میں اعداد و شمار زیادہ پیش کرنا نہیں چاہتا کہا گیا ہے کہ ۲۳ ... ہیں لیکن ہمارے ریکارڈ سے ان کی تعداد ۲ ... ہے ... ایک بل بھی اس سلسلے میں ... کیا تھا جاگیروں کے خاتمہ کیلئے تمام امور و مسائل (Solemnly) غور کرنے کے بعد اس وقت کی قانون ساز اسمبلی نے جاگیر ابالیشن ایکٹ بنایا کمیوٹیشن ریگولیشن (Commutation Regulation) پاس کیا ... گورنمنٹ نے ... مرضی سے پاس نہیں کردیا بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی اس میں دخل دیا ... اس مسئلہ پر غور کیا گیا ... جاگیرداروں سے بھی نگوسی ایشنس (Negotiations) ہوئے اور باہمی سمجھوتے کی بنا پر معاوضہ قرار پایا جسکو گورنمنٹ نے قانون کی شکل دیدی اور اتنا ہی نہیں بلکہ ہاؤس آف دی پیپلز (House of the Peoples) میں کانسٹی ٹیوشن کے (۴) ویں آرٹیکل میں ترمیم ہوئی اور ان دونوں قوانین کو شیڈول (۹) میں شامل کر کے کوشش کی گئی کہ انہیں کوئی چالنج (Challange) نہ کرسکے بہرحال یہ ہمارے ملک کا اکزسٹنگ لا (Existing law) ہے جسکے لحاظ سے ہم کو پیمنٹ (Payment) کرنا پڑتا ہے یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ ... یہ لوگ اپنی جاگیروں سے مستفید ہوتے آئے ہیں ان کے باپ دادا بھی ان جاگیرات سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور ہم بھی ابھی (۴) برس سے معاوضہ ادا کرتے آرہے ہیں لہٰذا اب اس معاوضہ کو بند کردینا چاہیے اس دلیل کو سمجھنے سے تو میرا دماغ قاصر ہے میں اس چیز کو نہیں سمجھ سکتا کہا جاتا ہے کہ ۱۲ سو روپیہ سالانہ تک پانے والے جاگیرداروں کو معاوضہ نہ ... کے بجائے ... ری ہیبلی ٹیشن الاونس (Rehabilitation Allowance) دیا جائے اور باقی تمام لوگوں کا معاوضہ ختم کردیا جائے میں اس فلاسفی کو بھی نہیں سمجھ سکا کہ آخر اسکا معیار کیا ہے ہم جو اسمبلی کے ممبرس ہیں (۲) روپیے ماہانہ الاونس لیتے ہیں اور ۲½ روپیہ روزانہ بھتہ لیتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ یہ معاوضہ بلحاظ ... ہونے والے کام کے زیادہ ہے یا ہم بہت مشقت ... کرتے ہیں

شری وی ڈی دیشپانڈے جاگیرداروں کی نسل ... جائے

شری وی رام کشن راؤ میں صرف معیار کی نسبت عرض کررہا ہوں (۱۲) روپیے سالانہ کا جو معیار بنایا جاتا ہے وہ کس بنا پر ہے ؟ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں

شری جی سری راملو اگر آپ نظام کا معاوضہ بند کردیں تو ہم بھی اپنا معاوضہ بند کرلینے کیلئے تیار ہیں

[illegible]

شری بی۔ رام کشن راؤ: آپ نظام کا نام ہزار بار لے چکے ہیں۔ میں نظام کا ذکر ہی کر چکا۔ میں اس مرحلہ سے گذر چکا ہوں اور اب جاگیرداروں کا ذکر کر رہا ہوں (Laughter) میں پوچھتا ہوں کہ کس بنا پر ہمارے سابق نظام کے لئے طے پایا تھا ( ) سے زیادہ آمدنی ہونے کا معیار قائم کیا جا رہا ہے؟ اگر آپ ہی معیار قائم کرنا چاہتے ہیں تو یہ معیار صرف جاگیرداروں کیلئے کیوں ہو؟ کسان ہیں، تاجر ہیں، وکیل ہیں اور اسی قسم کے پیشہ کرنے والے جو لوگ ہیں ان میں سے کسی شخص کی آمدنی اس معیار سے زیادہ کیوں ہو؟ یہ کہا جاتا ہے کہ جاگیرداروں کو یہ رقم بطور معاوضہ دی جاتی ہے اور وہ لوگ بہت چوری کر رہے ہیں لیکن انہوں نے کچھ کام کیا ہے۔

شری راجہ رام: انہوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ: میں دور ... کی ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔ یہ بہت تھوڑی سی ہے۔ ان لوگوں نے سرو (Services) کی ہیں جنکے معاوضے میں انہیں جاگیرات ملیں۔ ہم نے یہ جاگیرات لاکھوں روپے دیکر حاصل کر لی ہیں اس زمانے کے حکمرانوں نے انہیں بخشا۔ اور اگر کوئی بھی (Legislative and Executive powers) دے رکھے تھے انہوں نے یہ جاگیریں عطا کیں۔ یہ انکی جائیدادیں (Property) ہوگئیں۔ ہم ان ہی حکمرانوں کے قائم مقام ہیں۔ انکے معاہدات کی تکمیل کرانا ہمارے ذمہ لازمی ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے ری ہیبلیٹیشن الاونس (Rehabilitation allowance) دیجئے۔ ہمارے کانسٹی ٹیوشن میں یہ نہیں ہے۔ میں اس چیز پر زور دیکر یاد دلاتا ہوں کہ ہر سمجھدار نے قسوامیں سے ایک وعدہ کر کے اسکو اپنی ساری سلطنت دیدی اور اپنی وچن کو نبھانے کیلئے اسنے اپنی دھرم پتنی کو بھی بازار میں بیچ دیا۔ یہ مثال سامنے ہے۔ آپ کہہ سکتے کہ یہ بدھا پرانے ڈھکوسلے لیکر آتا ہے۔ بہرحال ان مسائل میں یہ جانتے ہوئے کہ یہ کھونگا کہ ہماری گورنمنٹ (Previous Government) نے اسے طے کیا ہے۔ اس بارے میں لیگل اڈوائس (Legal Advice) بھی لیجا سکتی ہے۔ اگر ہم اسکے خلاف عمل کریں تو وہ لوگ عدالت میں دعوی کر کے معہ سود و اخراجات ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ جارج ایام ...

شری ایس۔ راج ریڈی: ہم کو اسکا ہرج ہے ہم نائنتھ شیڈول (9th Schedule) کو بھی بدل سکتے ہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ: لیکن جب تک اس کو بدلا جائے آپ کو اس ڈیمانڈ کو منظور کرنا ہی پڑیگا۔ اس وقت تو شیڈول نائن (۹) ہمارے راستے میں حائل ہے یہ ہمارا ہی بنایا ہوا قانون ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے: یہ ہمارا بنایا ہوا نہیں ہے۔

شری بی رام کسن راؤ ارادھی بانا ہواہے بارے ڈمہ مں (Predecessors)
سے ایسے باتا آپ ر ہ مہ داری عاید ہوتی ہے کہ آپ اس کی امدی کریں میں یہ
گزارش کرونگا کہ مسائل کو حل کرنے کا یہ طریقہ نہیں میں حکومت کی جانب سے یہ
یقین دلاتا ہوں کہ یہ کوشش جہاں رہی جاری ہے ہم خود اس پر غور کررہے ہیں
گورنمنٹ آف آندھرا سے مراسلت ہورہی ہے اور حاجز شدا مرکے ذریعہ ان مسائل کو حل
کرنے کی کوشش کی جارہی ہے میں نے پرائم منسٹر (Prime Minister)
کے سامنے بھی یہ امر رکھی ہے جب تک اس میں فاوری مدلی نہ ہو ہم اس ڈیمانڈ کو
منظور کرنے پر مجبور ہیں اس لیے ڈھکر میں عرض کرنا نہیں چاہتا ہم ایک ذمہ دارانہ
حیثیت سے لیجسلیٹو اسمبلی میں آئے ہیں اور لیجسلیٹو اسمبلی کے ساتھ ذمہ دارانہ حل ممبرس
کی یہ حیثیت جہاں اسمبلی (सुपरिचित) ہیں ہمارا عرض ہے کہ گورنمنٹ کے
معاملات کہ پیش نظر رکھکر کام کریں اور ان دو ڈیمانڈس کے لیے ووٹ دیں

Mr Speaker I shall now put cut motions to vote

Payment of Compensation to the Nizam

Shri G Sreeramulu Sir I want my cut Motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 64 00 000

The Motion was negatived

Payment to H E H and Jagirdars

Shri M Buchiah Sir I want my cut Motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 60 07 000

The Motion was negatived

Shri M Buchiah Sir I demand a division

Division

Ayes—57 Noes—85

The Motion was negatived.

Payments to H E H and Jagirdars

Shri Annajirao Gavane Mr Speaker Sir I want my cut motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 91 71 500

The Motion was negatived

Economy in Payment to the Nizam

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir I want my cut motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 42 86 000

The Motion was negatived

Shri V D Deshpande I demand Division of the House

The House Divided

Ayes—57 Noes—85

The motion was negatived

Payment of Conditional Grants

Shri A Raj Reddy Mr Speaker I want my cut Motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 8 48 000'

The Motion was negatived

Economy in Payments to Jagirdars

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir I want my cut motion to be put to vote,

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 00 000

The Motion was negatived

Advisability of Continuation of Payment to H E H the Nizam and Jagirdars

Shri Ankush Rao Ghare Mr Speaker Sir I want my cut motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

The motion was negatived

Interim Payment to Jagirdars

Shri K Venkatrama Rao Mr Speaker Sir I want my cut motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

The Motion was negatived

Mr Speaker I shall now put the Demands to vote The question is

That a sum not exceeding Rs 3,48 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of Demand No 58—Miscellaneous —Mahal e-Sharat (Conditional Grants) The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That a sum not exceeding Rs 42 86 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day

of March 1954 in respect of Demand No 58—Miscellaneous —Payment to H E H The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That a sum not exceeding Rs 1 18,28 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1954 in respect of Demand No 58—Miscellaneous —Payment to Jagirdars The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

The motion was adopted

Mr Speaker I shall now take the supplementary demands

The question is

That a further sum not exceeding Rs 84 00 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges coming in course of payment during the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 58—Miscellaneous—Payments to Jagirdars The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That a further sum not exceeding Rs 42 86,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges coming in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of supplementary Demand No 58—Miscellaneous—Payment to H E H The Demand has the recommendation of the Rajpramukh '

The motion was adopted

***The House then adjourned till Three of the Clock on* 31st *March*, 1953**